UNIVERSAL
LIBRARY
OU_228951
UNIVERSAL
LIBRARY

کتب خانہ
۱۰۴۵۸

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب متضمن حالات حضرت خواجہ سید محمد
بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ دہلوی ثم گلبرگوی خلیفہ حضرت شاہ نصیر الدین محمود
روشن چراغ دہلی قدس اللہ سرہ العزیز

حالات دل گداز

معروف بہ

سوانح بندہ نواز

خادم صوفیہ کرام و علمائے عظام مرزا عبد الغفار مالک افضل المطابع دہلی
نے
جناب حکیم محمد عمر صاحب دہلوی ثم الہ آبادی سے تالیف و تصنیف کرا کر خاص اپنے مطبع

افضل المطابع واقع دہلی محلہ لال کنواں میں طبع کرا کر شائع کیا
۱۳۳۴

جملہ حقوق بنام رجسٹری بحق مطبع محفوظ ہیں

بار دوم

Tele: 3209

E-Adabiyat-E-Urdu

STITUTE OF URDU LITERATURE)
KHAIRATABAD-HYDERABAD-DN.-4
(ANDHRA PRADESH)

Hyderabad-A.P.
25th December 1959

LENDID ALL-INDIA OPPORTUNITY FOR TRADE PUBLICITY

DON'T MISS IT

I have ple... to forward herewith a Folder relating to the Institute Hindustani) Literature in Hyderabad—an Institution of National Service, nore than 25 years ago for Research work in Urdu, Hindi and Telugu.

Thanks to Public appreciation and support that the Institute has been able ct a building to house its Library, Museum, Assembly Hall, and some research scholars. It is proposed to have the Building inaugurated by Minister of India.

To mark the event, befitting its importance, it is proposed to publish gual Souvenir (Hindi - Telugu - English and Urdu) which, in view of the y of its character, is expected to command extensive circulation in India d because of the special significance of the occasion, and the valuable ons that it will contain from writers of note.

In view of its wide publicity, you will no doubt like to avail yourself portunity to publicise your organisation, its products, and manufactures in of the Souvenir. The publicity tariff is given at the end of the folder.

For further particulars, please address the Secretary of the Institute.

Yours sincerely,

(P. V. NARSING RAO)
Secretary, Commercial Public'

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	نسخۂ اکسیر بیاض حکیم	
بعد حمد خدا و نعت رسول	گوش کن با من ظلوم وجہول	

مین اس لمعاۃ اسرار کی تیاری کے لئے جب حضرت محمد ابو الفتح صدر الدین سید بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمۃ محمد تخلص کے حالات وملفوظات وغیرہ کو فراہم کر رہا تھا اُسوقت - میرے یار - وفاشعار مشہور روزگار - میرزا محمد عبد الغفار - ملک التجار - مالک فضل الاخیار - دہلی - مجھ پر سخت متقاضی ہوئے کہ جسقدر ذخیرۂ حالات وغیرہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمۃ فراہم کرلیا گیا ہے اسی کی مدد سے لمعاۃ الاسرار اب جلد مرتب کرکے دیدیا جائے - کیونکہ حضور کے عرس شریف پر جسکا زمانہ قریب تر آگیا - اِسے چھاپ کرا اپنے ساتھ ہی لیجانا مقصود ہے - کہ باتباع امر میں نے موجود سے ہی ترتیب دیکر تعمیل ارشاد کر دی تھی +

مگر میں اسکے بعد حضور کے اور متعلقہ حالات کا بدستور جویاں رہا اور جو کچھ وقتاً فوقتاً ہاتھ آتا گیا اسکو کتابت میں لاتا گیا - چونکہ اس تھوڑے سے عرصہ میں میرے پاس کچھ اور حالات وملفوظات اکٹھے ہو گئے تھے اور میرزا صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو لمعاۃ کے مکرر طبع کرانے کی ضرورت واقع ہوئی تو پھر ارشاد ہوا کہ اب طبع ثانی میں دوسرے سرمایہ کا بھی اضافہ کر دیا جائے - لیکن میں اپنی عدیم الفرصتی وضیق اوقات کی وجوہ سے فی الفور تعمیل نکر سکا - اب یکایک اسی اثنا میں اک خانگی حادثہ عظیم میں مجھے مبتلا ہونا پڑا اور اپنی سرکار سے مجکو رخصت لینے کی ضرورت ہی ہوئی بست روزہ رخصت حاصل ہو جانے پر عالم توحش میں اک روز قلب کو اشارۂ خاص کی بدولت معلوم ہوا کہ رات دن کے اس ہائے ہائے سے کیا نتیجہ اور شب و روز کی فریاد وفغاں سے کیا فائدہ - تسکین خاطر طول کے لیئے میرزا صاحب کی فرمایش کی جانب متوجہ ہونا چاہیئے کہ اس

مختصر فہرست کتب بک ایجنسی و دیگر اشتہار متعلقہ افضل المطابع دہلی

حضرات ناظرین ہم اوروں اشتہار والوں کی طرح عنان اوچھین کو پسند نہیں کرتے صرف یہ کہہ دینا کافی ہے کہ ہمارے کارخانہ میں عربی فارسی اردو کی مختلف کتابیں ہمیشہ حسبِ ضرورت ہیں طویل فہرست سے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ہماری ایجنسی جمیع علوم و فنون کی مختلف کتابوں کا بڑا ذخیرہ رکھتی انگریزی مدارس کی کتابیں شمس العلماء مولانا حالی اور شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب و شمس العلماء منشی ذکاءاللہ صاحب کی تصانیف کا پورا ناول آپکو ہماری ایجنسی سے بکفایت ملینگے ترجمہ و متن قرآن مجید تبرکات مقامات کے نقشہ جات دہلی بمبئی لندن کی مطبوعہ حمائلیں خط لکھنے کا کاغذ لفافہ دہلی کی مشہور چیزیں سادہ کار زیور۔ ٹوپیاں۔ جوتے۔ جیسے گھڑیاں اور انکے علاوہ دیگر ضروری چیزیں ہم بکفایت و احتیاط روانہ کرسکتے ہیں تمام علاوہ دیگر اشیاء کی درخواست کیساتھ نصف قیمت پیشگی آنی چاہیئے پانچ روپیہ کے زائد کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاتا ہے حسب تعداد خریداری کمیشن دیا جائیگا نیز ہمارے مطبع میں چھپائی بھی نہایت اعلےٰ درجہ کی ہوتی ہے خوشخطی اور صحت کا اہتمام کیا گیا ہے اردو عربی فارسی کتابیں ہر قسم کی نہایت ہم اپنی ذمہ داری سے چھاپتے ہیں سب سے بڑی بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ اہل وطن کی خدمت میں انکی فرمائش و تجربہ بہت وعدہ پر بھیجی جاتی ہیں اور چھپائی کا نام نہیں ہو خطوط کتابت کے پہنچتا ہے جو صاحب اپنی کتاب اس مطبع میں چھپوانا چاہینگے بشرطیکہ تعداد ہزار سے کم نہو تو کتاب کا اشتہار جو تقریباً سطر کا ہوگا افضل الاخبار میں مفت شائع کیا جائیگا اگر کوئی صاحب اپنی تازہ تصنیف اپنی لاگت سے چھپوانا چاہیں تو بشرط پسند مطبع اپنی لاگت سے چھاپ سکتا ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
سعادة الکونین فی فضائل الحسنین		**تذکرہ صابریہ**		شناخت شیخ زمین بوسی مشائخ اقسام خلافت سیر کرامات معاملات اولیاء اللہ شناخت فقراء اصلی و مصنوعی صفت مراقبہ تعریف سماع حال صوفیہ کرام کی تعریف صورت بیعت تحقیق اہل ذوق مشائخ رجعت الی اللہ کشف اولیاء اللہ و طیرہ وغیرہ بہت سے مفید اور ضروری مسائل ایسے لکھے گئے ہیں کہ شائقین تصوف کو عموماً اور اہالیان ملک دکن کے لئے خصوصاً نہایت مفید ہیں قیمت صرف
آجتک اس مذکور سراپا الم کے متعلق نظم و نثر مستقل کتابیں چھپی ہیں ازراہ تفریط کے سبب اسکی واقعات خلل میں نظر ہیں ہمنے تذکرہ اسکے متعلق یہ کتاب سعادة الکونین فی فضائل الحسنین نہایت مفصل چھاپی ہے جسکی ہر ایک روایت مستند حدیثوں اور معتبر کتابوں سے لی گئی ہے زبان کی سلاست اور محاورات کی نفاست ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ کتاب کو ہم خرچ کے اتنے سے رکھیں نفع عام کیلئے اسکی قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے پیسے فی جلد	۱۲ار	یعنے سوانح عمری مخدوم علاؤالدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ صابری پیران کلیری جسمیں آپکی پیدائش پرورش تعلیم بیعت شادی اور کلیر شریف میں تشریف لانا اور آپکی سکونت و ترک وطن دیگر کا حال نہایت تفصیل کیساتھ لکھا ہے قیمت	۳ر	
تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب		**بوستان غوثیہ**		**تحفة الموحدین**
خلفاء اربعہ کے فضائل و مناقب عشرہ مبشرہ کے محامد ازواج مطہرات کے فضائل تمام اہلبیت کے ستودہ خصائل حضرات حسنین کے برگزیدہ فضائل سب کو کیسے دریا کو کوزہ میں بند کردیا ہے ایک کالم عربی دوسرا اردو جسمیں عربی کا پورا پورا ترجمہ صفحہ بصفحہ سطر بسطر بلا تقدیم دیکھئے قیمت باوجود بڑی حجم کے بہت ہی کم ہے فی جلد صرف		یعنی سوانح عمری حضرت غوث بہاءالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ جسمیں آپکی ولادت شجرہ نسب طفولیت تعلیم بیعت کرامات لطیفے وصال اپنے صاحبزادگان و خلفاء وغیرہ کے بیان مفصل حالات مکمل بند کرکے لکھے ہیں یہ کتاب دلچسپ بے نظیر اور قابل دید ہے قیمت صرف فی جلد	۱۲ار	مصنفہ عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اسمیں شرک و بدعت کا رد اور توحید کا عقلی اور نقلی دلائل سے ثبوت قیمت صرف
جواہر الایقان فی حفظ الایمان		**سوانح عمری بندہ نواز**	۳ر	**افضل الاخبار**
فاتحہ سوم چہلم محفل میلاد وغیرہ کا ثبوت غیر مقلدوں کے عقائد فاسدہ کا رد عبدالوہاب نجدی کا ذکر اختلافی مسائل کے رد میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے قیمت صرف	۱۱ار	اسمیں حضرت خواجہ سید محمد بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شاہ نصیرالدین روشن چراغ دہلی کے حالات پیدائش نسب نامہ شجرہ شریف تحصیل علم حضرت روشن چراغ دہلی سے فیض حاصل کرنا آپکے اخلاق و علم کا بیان۔ وجہ تسمیہ بندہ نواز گیسو دراز ترک دہلی آپکی کرامات گلبرگہ شریف میں تشریف لیجانا اور لوگوں کو فیض پہنچانا اور آپکے وصال وغیرہ کا حال نہایت عمدہ طور پر لکھا گیا ہے آپکے ملفوظات عجیب و غریب تصوف کی دقیق اور لطیف باتیں درج کی گئی ہیں مثلاً مزامات وغیرہ سے بیعت	۱۱ر	یہ بتیس صفحہ کا ہفتہ وار تین ورق دہلی کا اخبار بوجہ اپنی بلا تعصب تمدنی اخلاقی کا نامہ قومی کارگذاریوں ملکی نیز خبروں تازہ تار برقیوں کے علاوہ جوہر طبیعت کے مذاق کا ایک پورا دلچسپ ذخیرہ ہے تمام ہندوستان میں اپنا آپ ہی نظیر ہے اور لطیفہ کے ظرافت دل بہلانیکو چار صفحے بطور ضمیمہ دہلی پنچ کے نام سے بھی شامل ہیں باوجود اتنی ضخامت کے قیمت سالانہ مع محصول ۳ روپیہ ہے نمونہ مفت

کتب خانہ

ہادیٔ سالک برہ مستقیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد باید مر خدائے پاک را | نعت شاید سید لولاک را

امابعد بندۂ ضعیف نحیف۔ فقیر حقیر محمد عمر۔ ابن حکیم محمد یحییٰ نبیرہ حکیم نجم الدین دہلوی ثم الالوری مدعا طراز کہ جہاں یہ ہیچمدان تاریخ بینی اور حالات سلف دریافت کرنے کی طرف خلقی میلان رکھتا ہے۔ اسی طرح صوفیۂ کرام و اولیائے عظام کے حالات و تصنیفات و تالیفات کے مطالعہ کا بھی بالطبع شائق

چنانچہ اسی اثنائے ذوق و شوق کتب بینی میں دو تین برس ہوئے جب سائل تصوف کا ایک نادر الوجود مجموعہ گیارہویں صدی کا لکھا ہوا بطریق مستعار معائنہ کے لئے ملگیا تھا۔ چونکہ اس مجموعہ میں ایک رسالہ مجلس حیران نام شوارق انوار کتاب الاثار حضرت شہباز بلند پرواز عالم راز سید بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود اودہی۔ ملقب روشن چراغ دہلی قدس سرہ نظر افروز ہوا تو پھر یہ لو لگی کہ اب آپکے اور بھی تصنیفات و تالیفات و ملفوظات بہم پہونچانے کے علاوہ کتب سیر وغیرہ سے آپکی سوانح عمری بھی جہاں تک ہاتھ لگیں اخذ کرکے بہیئت مجموعی ایک رسالہ میں ترتیب دئے جائیں تاکہ خاص و عام اُس سے متمتع ہوں اور اپنے لئے بھی ذریعۂ خیر و وسیلۂ بہبودی آخرت ہو۔

کہ اس ارادہ پورا کرنے کے لئے کتب سیر و متون تواریخ وغیرہ دیکھنا شروع کیا۔ فراہمی ملفوظات کے لئے بھی سعی وافر کی۔ اگرچہ اثنائے سعی و تلاش میں کوئی مستقل تصنیف آپکے حالات کے متعلق دستیاب نہیں ہوئے۔ مگر ہاں متون تواریخ و کتب سیر وغیرہ سے جو کچھ ملا اسکا اخذ و انتخاب کرتا ہوں۔

ایما کے ساتھ ہی فوراً میں نے لمعاۃ الاسرار کے دیگر الحاقی مضامین کو مرتب کرکے لمعاۃ میں داخل و شامل کرنا شروع کیا اور از سرِ نو سب کو صاف کرکے مجموعی حالت میں ایک نسخہ خوشخط نستعلیق لکھکر میرزا صاحب کو دیدیا جو طبع ثانی کی حالت میں نظر افروز ناظرین ہے۔ میں نے ابتدائً اس رسالہ کا نام لمعاۃ الاسرار رکھا تھا مگر میرزا صاحب نے سوانح بندہ نواز کا اُسپر اور اضافہ فرمایا۔ چونکہ سوانح بندہ نواز کے ساتھ۔ حالات دلگداز۔ کا ربط اچھا تھا اسلیئے اب۔ **حالات دلگداز**۔ معروف۔ **سوانح بندہ نواز** کے نام سے اس کتاب کو نامزد کیا گیا حق تعالیٰ مقبول خاص و عام فرمائے اور اسکی برکت سے میرے ہجوم غم و آلام کو رفع کرے

آمین آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

محررہ بندۂ اضعف و افقر۔ محمد عمر حفظ اللہ تعالیٰ عن الشر والضرر۔ ابن اعظم الاطبا۔ حکیم محمد یحییٰ بن حکیم غلام نجم الدین۔ بن حکیم غلام محی الدین بن حکیم حافظ بہاؤ الدین مرحومین مغفورین

المرقوم تاریخ ۲۶۔ ماہ شوال ۱۳۲۵ھ الہجریۃ النبویۃ۔

مطابق ۳۔ دسمبر ۱۹۰۷ء روز شنبہ

آپ ہی کے آبائے کرام نے جب ہندوستان کی جانب تشریف فرما ہو کر دہلی کی سکونت اختیار کی تو اُسکے متعلق یوں بھی آیا ہے کہ حضرت ابی الحسن الجنیدی رحمۃ اللہ علیہ بن سید حسین قدس سرہ ہمراہ ... دہلی فتح کرنے کیلئے آئے اور لشکر سے شکست کھا کر جسوقت آپ شہید ہوئے اور یہیں مسجد ایاز میں دفن کئے گئے تو اس ہنگامہ کے بعد آپکی اولاد دہلی میں آباد ہوئی

شجرہ نسب مبارک

سید محمد حسینی گیسو دراز بن سید یوسف بن سید علی بن سید محمد بن سید یوسف بن سید حسن بن سید محمد بن سید علی بن سید حمزہ بن سید داؤد بن سید زید بن سید ابی الحسن الجندی بن سید حسین ابن ابی عبداللہ بن سید محمد بن سید المظلوم امام زید شہید بن امام زین العابدین بن جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام

ارمغانی سلطانی کی مولف محمد سلطان سلمہ الرحمان نے آپ کا شجرہ نسب اسطرح نقل کیا ہے

حضرت خواجہ سید محمد حسینی بن یوسف بن علی بن محمد بن یوسف بن حسین بن محمد بن علی بن حمزہ بن داؤد بن زید بن ابوالحسن الجندی بن حسین بن ابی عبداللہ بن محمد بن عمر بن یحیےٰ ابن حسین بن زید مظلوم بن زین العابدین بن حسین السبط الشہدین ابوہ ابی الحسن العلی الوصی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اُمہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ولادت اقدس

چوتھی رجب المرجب ۷۲۰ھ ہجری کو دہلی میں آپ کی ولادت شریف واقع ہوئی - سیاد خواجہ اولیا - کے علاوہ جو تاریخیں لکھی گئیں وہ درج ذیل میں

اشرف اولاد آل مرتضےٰ	شیخ دین سید محمد پیشوا	ہادئے محبوب آل بوتراب
کن رقم تولید آن شاہ ہدا	مرشد دین ہمایون گفتہ اند	سال تولیدش تقبل اصفیا

ملفوظات میں سے پہلے فارسی انوار المجالس نامی ملفوظ کا اردو ترجمہ[۵۱] ملا۔ اسکے بعد جوامع الکلم نامی دوسرے[۵۲] فارسی ملفوظ کا نسخہ بھی ہاتھ لگ گیا۔

ازاں جاکہ انوار المجالس کا ترجمہ درست نہ تہا اسلیے میں نے پہلے اسکے ہر ایک موقعہ کے لیئے ایک اک سرخی تجویز کی اور پھر اسکے متعلقہ ترجمہ کو ٹھیک کیا۔ اسی طرح جوامع الکلم کی غلطی کتابت سے پہلے اسکے قسامات صحیحہ کا انتخاب کیا گیا من بعد ہر اک موقعہ منتخبہ کے لئے اک اک سرخی گویا اسرار کا اک اک لمعہ قائم کر ساتھ کے ساتھ ہی ترجمہ سے سبکدوش ہو۔ اس اردو جلیل سعی شتاب کار کو سوانح بندہ نواز کے اسم سے موسوم کرکے پیش کیا ہ

چو حرفے پسند آیدت از ہزار	بمردی کہ دستانہ تعنت بداز	تو نیز ار بدی بینی اندر سخن
بخلق جہاں آفرین کار کن	الا اے خردمند فرخندہ خو	بہنر مند نشنیدہ ام عیب جو

وہو عمیم الاحسان علیہ التوکل والیہ التکلان حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر

نسب شریف حضرت سید بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

آپ حسینی سادات سے ہیں[۵۳]۔ شجرہ نسب اٹھارہ واسطے سے جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہونچتا ہے آبائے کرام آپکے ملک عرب سے سلطان علاء الدین مسعود شاہ کے عہد سلطنت میں وارد ہندوستان ہوکر متمکن دہلی ہوئے اور مناصب شاہی سے ممتاز و مفتخر ہوتے ہوتے آپکے والد ماجد سید یوسف حسینی عرف سید راجا المشہور راجو قتال قدس سرہٗ

۵۱ یہ ترجمہ تذکرۃ الفقرا وغیرہ کی مولف کا کیا ہوا تہا جسکا نسخہ مرزا محمد عبد الغفار بیگ صاحب مہتمم افضل المطابع دہلی نے عنایت کیا۔

۵۲ یہ ملفوظ حافظ عزیز [illegible] کی قلم کا حضرت خان بہادر مولوی منشی محمد انوار الحق صاحب سابق میر منشی محکمہ بندوبست [illegible] سلمہ اللہ تعالی نے اپنی کتب خانہ سے مرحمت فرمایا تہا جسکے منقول عنہ کو نواب نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ میر نظام علی خان بہادر فتح جنگ کی خواہش پر نظام علی حیدرآبادی شہید نے سلطان ٹیپو بہادر کے انتقال سے دو مہینہ بعد [illegible] شعبان [illegible] میں [illegible] ختم کیا [illegible] حضور کے فرزند ارجمند سعید [illegible] شاہ حسین محمد حسینی [illegible] المعروف [illegible] قدس سرہ کی [illegible] حضرت سید شاہ [illegible] الحسینی نے اک روز حضرت [illegible] کہا کہ [illegible] سادات گردی بہت [illegible] حضرت [illegible] فرمایا کہ [illegible] کے بعد سوم کے دن [illegible] قبر پر [illegible] کرنا چنانچہ آپکے وصال کے بعد [illegible] کیا گیا تو آواز آئی کہ [illegible] حسینی تیری سادات سے ہونے میں کوئی شبہہ نہیں [illegible] حضرت [illegible] جواب میں [illegible] تو جواب ملا [illegible] مقبول [illegible] حضرت علی [illegible] حضرت سید [illegible] سے [illegible] کرکے جواب دیا ہے جسکے گواہ [illegible] سید شہاب [illegible] سید سلیمان [illegible] وغیرہ [illegible]

سلطان المشائخ دونوں بزرگواروں سے سنکر آپ کو بھی شوق ارادت پیدا ہوا۔ مگر اسی اثنا میں حضرت سلطان المشائخ کا وصال ہو چکا تھا اور شوق تحصیل علوم باطنیہ آناً فاناً آپکے قلب میں ترقی پذیر رہتا تھا اسلیئے حضرت سلطان المشائخ کے خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود الحال مشتہر روشن چراغ دہلی کی جانب میلان خاطر ہوا یعنے آپکے گیارہ برس کی عمر تھی کہ پانچویں شوال ۷۳۱ھ ہجری میں آپکے والد ماجد کا واقعہ وصال پیش آیا اور قلعۂ دولت آباد سے تین کوس کے فصل پر خطیرہ مقابر بزرگان دین بیرون حصار روضہ مدفون ہوئے[۱] ان کے بعد آپکی والدہ ماجدہ کو ضرورۃً دہلی آنا پڑا آپ بھی ہمراہ تشریف لائے اور سولہویں سال ۱۶ ماہ رجب المرجب ۷۳۶ھ ہجری کو حضرت روشن چراغ دہلی سے اپنے بھائی حضرت سید چندا رحمۃ اللہ علیہ سمیت شرف بیعت حاصل فرما کر ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہوئے اور سید شرف الدین کیتلی۔ مولانا امام ہمام تاج الدین بہادر۔ قاضی عبد المقتدر بن قاضی رکن الدین الشریحی الکندی وغیرہ حضرات سے تحصیل و تکمیل علوم ظاہری بھی فرماتے رہے۔

جب اس تحصیل و تکمیل سے فراغ حاصل ہوا تو پھر آپ کلی طور پر اکتساب علوم باطنی کے طرف متوجہ ہوئے اور ابتدا بیعت سے تا انقراض زمانۂ حیات مرشد کہ تیرہویں رمضان المبارک ۷۵۷ھ

---

[۱] بعض لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ حضرت سید بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کی والد ماجد سید یوسف بن علی بن محمد الحسینی الدہلوی الدولت آبادی المشہور راجو قتال کا ۷۲۶ھ ہجری میں وصال ہوا اور دہلی ہی میں مدفون ہوئے۔ نواح مسجد کھڑکی جو سید یوسف کی درگاہ مشہور ہے وہ آپ ہی کی درگاہ ہو صحیح نہیں ہے کیونکہ میر غلام علی آزاد بلگرامی روضۃ الاولیا میں صاف لکھتے ہیں کہ سید یوسف نیز در ہنگامہ برہم زدنِ دہلی بدولت آباد تشریف آورد و بہ پنجم ماہ شوال سنہ احدی و ثلثین و سبعمائۃ داعیِ حق را لبیک اجابت گفت مرقد منورش بیرون حصار روضہ مقدسہ واقع شدہ بر رشتہ تعلقات صوبہ گلبرگہ علاوہ نظام دکن خلد اللہ ملکہ کی میر منشی مولوی محمد سلطان سلم الرحمن بھی اپنی کتاب ارمغان سلطانی معروف بہ سیر گلبرگہ میں یہی لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جب گیارہ سال کی ہوئی اسوقت آپکے والد ماجد حضرت یوسف قدس سرہٗ نے دولت آباد میں اس دار فانی سے بجوار رحمت باقی مرحمت فرمائی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مزار مبارک آپکا خلد آباد شریف میں ہے جو دولت آباد سے متصل ہے ۱۲ من مؤلفہ ۔ اس ضرورت کی اس طرح اجمالاً تفسیر بھی کی گئی ہے کہ حضرت کی والدہ ماجدہ اپنی بھائی ملک الامرا ملک ابراہیم متوفی سے کبیدہ خاطر ہو کر غیظ و غضب کی حالت حضرت اور حضرت کے بڑے بھائی سید چندا رضی اللہ عنہما کو لیکر دلی روانہ ہوئیں سسرالے میں قیام فرمایا = من مؤلفہ =

نیز تاجِ اولیا صدیق دیں	بازِ زیبِ دیں محمد مقتدا

حالات تحصیل وتکمیل علوم ظاہری وباطنی

سید بندہ نواز کی عمر شریف ہنوز چہار سالہ تھی کہ دہلی سے آشوب فتنہ وفساد بلند ہوا اور آپکے جد وپدر بزرگوار نے دہلی چھوڑ کر دکن کی جانب سفر اختیار کیا اور دولت آباد میں سکونت قبول کی ہمارے مہربان منشی محمد سلطان۔ سلطان ارمغانی کے مولف اس موقعہ کو تھوڑی سی صراحت کے ساتھ اس طرح نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت کی عمر چار سالہ تھی تو اُسوقت محمد تغلق بادشاہ دہلی نے اپنا پایۂ تخت دہلی کی جگہہ دولت آباد قرار دیکر دہلی کے رہنے والوں کو دولت آباد جانیکا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت کے والد ماجد حضرت سید یوسف قدس سرہٗ عرف سید راجہ اپنے کنبہ سمیت ۲۰۔ رمضان المبارک ۷۲۶ھ ہجری میں دہلی سے چل کھڑے ہوئے اور تقریباً چار مہینہ کے بعد یوم پنجشنبہ ۱ محرم الحرام ۷۲۷ھ ہجری کو دولت آباد میں پہونچے یہیں قیام فرمایا یہاں کے سلسلۂ قیام اور اپنی صغیر سنی میں آپکی تعلیم وتربیت کا آغاز ہوا۔ چھٹا ہی سال تھا کہ روزے نماز کے پابند ہوگئے۔ ساتویں برس قرآن شریف حفظ کرلیا۔ جد امجد کی خدمت میں رہکر کسب علوم کی بنیاد ڈال لی[۱]

چونکہ آپکے والد ماجد اور حضرت جد امجد دونوں حضور سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز کے ارادت مندوں میں داخل تھے اسلیئے اکثر مناقب وفضائل حضرت

---

[۱] اسی زمانہ ابتدائے تعلیم وکمسنی کا ذکر ہے کہ آپ مصباح وقدوری پڑھتے تھے۔ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ نماز میں جب کوئی سجدہ میں جاتے ہیں تو پہلے ہاتھ زمین پر رکھتے ہیں یا زانو اور جب سجدہ سے اٹھتے ہیں تو اول ہاتھ اٹھاتے ہیں یا زانو چونکہ آپنے اسوقت تک یہ مسئلہ نہیں پڑھا تھا اسلیئے مستفسر سے فرمایا کہ چند روز کے بعد آنا جواب دیا جاویگا خود ایک گوشہ مسجد میں بیٹھ کر اس مسئلہ پر غور وفکر فرمانے لگے کہ اسی اثنا میں ایک بزرگ دوگانہ پڑھنے کیلئے مسجد میں آئے۔ آپنے دیکھتے ہی اپنے خیال کیا کہ یہ بزرگ جسطرح ہاتھ اور زانو اٹھائینگے سو کہینگے۔ اسی طرح میں اپنے سائل کے سوال کا جواب دونگا لیکن وہ بزرگ جو حلیہ شکل وضع وغیرہ وغیرہ میں حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ شناخت میں آئے تھے غائب ہوگئے اور آپ جلد بیٹھنے سے فارغ ہوتے ہوئے دادا جان کے پاس آئے اور اُن سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ کی شکل وشمائل وغیرہ کا اعادہ کیا تصدیق چاہی جسکو حضرت کے دادا صاحب نے تصدیق فرمایا کہ بیشک حضرت خواجہ ہی تھے۔

داخل ہوتے اور آپ اپنے حجرہ میں آکر وظائف معمولہ چشتیہ میں مصروف رہتے تھے کہ
سپہر کا وقت آجاتا پھر حضور کی مجلس آراستہ ہوتی اور آپ باوضو ادب کے ساتھ دو زانو ہو کر
کلمات طیبات کو سماعت فرماتے رہتے اور آنسوں کی قطار آپکے آنکھوں سے جاری رہتے
بعد اختتام مجلس حضرت شیخ کے ہمراہ عصر کی نماز ادا کر کے مغرب تک تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتے
ازاں بعد نماز مغرب نوافل اوابین سے فرصت پاکر طالبان راہ مولد کی تعلیم میں مصروفیت
رہتے بعدہ نماز عشا ادا فرما کر برائے سدرمق ماحضر میں سے کچھ تناول فرمالیتے اور سو جاتے
پھر ٹھیک آدھی رات کو اٹھکر پہلے آپ وضو کرتے اور پھر حضرت شیخ کو وضو کراتے حضرت
شیخ بعد وضو داخل حجرہ ہو کر یاد الٰہی میں مصروف رہتے اور آپ تہجد کی رکعات ادا کر کے
حجرہ کے باہر دیوار سے پشت لگا کر علٰحدہ ذکر و شغل فرماتے رہتے پانی کا آفتابہ۔ سیلچی
وغیرہ اس غرض سے آپکے پاس رہتے کہ جب حضرت مخدوم صباح کی نماز کی لئے حجرہ سے باہر
تشریف لائیں تو اسوقت کی وضو کے لیے سامان تیار ملے ؛

مکارم اخلاق و حلم و تواضع کا مجمل بیان اور حطام دنیوی سے تقوی کی حالت

نقل ہے کہ اک روز آپکے مرشد حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی چوڈول میں سوار ہو کر خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر فاتحہ خوانی کے لیے جانے لگے
مریدان خوش اعتقاد نے جوں ہی حسب معمول چوڈول کو اپنے اپنے کندھوں پر اٹھانا
چاہا آپنے بھی شرکت کا ارادہ کیا اسپر حضرت مخدوم نے فرمایا کہ سید محمد تم کندھا نہ لگاؤ
آل رسول ہو آپنے آبدیدہ ہو کر عرض کیا کہ حضور میں سید حسینی آپ سید حسنی۔ میں اہل
امت آپ اہل نیابت۔ میں مرید آپ پیر۔ میں خادم آپ مخدوم علیس جب پروردگار عالم
نے حضور کو ہر طرح کی بزرگی عطا کی اور واجب التعظیم بنایا پھر میں اس خدمت سے کیوں

ہجری ہونے ہیں اکیس برس تین مہینے کمال ریاضات و مجاہدات سے مبادی سلوک کو

انتہائے وصول تک پہونچاتے رہے۔

ایام سیر سلوک میں جو واقعات آپ کو پیش آتے تھے وہ آپ پیر کی خدمت میں عرض کرتے

ارشاد ہوتا کہ ستر برس کے بعد اس نوعمر ہونہار لڑکے نے ہمارے پچھلے معاملات و مکاشفات

ہمکو یاد دلا دیئے اور از سر نو عشق مولا کی شورش کو تازہ کر دیا۔

کل حضرات صوفیہ متفق ہیں کہ سید بندہ نواز کو جوانی ہی میں پیران واصل۔ عارفان

کامل کا مقام حاصل ہو چکا ہے۔

ایک روز ایک شخص نے اثنا راہ آپ سے ملکر دریافت کیا کہ اب آپ نے کونسے مقام تک

رسائی کی ہے تو آپنے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری تک

رسائی ہو چکی وہاں سے آگے بڑہنا چاہتا ہوں مگر رستہ نہیں ملتا۔

تقسیم اوقات و خدمات پیر کی مختصر کیفیت

حضرت شیخ کی زندگی میں آپ کا معمول تھا کہ روزانہ علی الصباح اوٹھکر اول حضرت مخدوم

کو وضو کراتے پھر آپ وضو کر کے نماز صبح جماعت سے ادا کرتے اور جب تک حضرت شیخ کو ورد

و وظائف سے فرصت ہوتی آپ طلبا راہ سلوک کو تعلیم دیتے رہتے اور جب حضرت شیخ کا دربار

منعقد ہوتا آپ بھی شامل دربار عالی ہو کر حضور کی کلام فیض التیام سے استفادہ حاصل فرماتے

جسوقت دربار برخاست ہو جاتا اور حضرت شیخ داخل حجرہ ہو کر مشغول الی اللہ ہوتے آپ بھی

حجرہ مبارک کے گوشہ میں بیٹھکر یاد مولا فرماتے رہتے۔ پھر بعد ادائے نوافل چاشت قدرے

قیلولہ فرما کر تلاوت قرآن مجید کا معمول ادا ہوتا من بعد ظہر کی نماز کے لیئے اول آپ وضو

کرتے پھر حضرت مخدوم کو وضو کراتے جب نماز ظہر سے فرصت ہو جاتی تو حضرت شیخ اپنے حجرہ میں

نقل ہے کہ دلی کے پرانے قلعہ کے ایک مکان میں سے بارش کے موقعہ پر راجہ اسو کہا کے عہد کی اک تانبے کی لوح پر لکھی کہودی ہوئی عبارت ملی جس سے یہ تفحص تمام آنا تو معلوم ہوا کہ یہاں کہیں زر و جواہر کا خزانہ ہے مگر مضمون میں جو خاص موقعہ کے متعلق استاد نے اشارہ رکہا تھا جب وہ کسی کی سمجھ میں نہ آیا اور قیاسی طور پر مکان کے ادہر ادہر کی زمین کہودانی سے بہی دفینہ کا پتہ نہ لگا تو آخرالامر یہ رائے قرار پائی کہ حضور روشن چراغ دہلی کی خدمت میں عرض کیا جائے کہ وہ اپنے کشف باطن سے خزانے کا موقعہ دریافت فرمائیں چنانچہ حضور کی خدمت میں سلطان کی جانب سے پیام بہیجا گیا جسکے ساتھہ یہ شرط تہی کہ خزانے کا دسواں حصہ حضور کے بہی پیشکش ہوگا؞

برندہ پیام نے حاضر بارگاہ حضور ہوکر مدعا عرض کیا حضور نے سنکر تبسم کے ساتھہ اول فرستادہ شاہ سے فرمایا کہ دلی کے معاملہ کا دلی والے ہی پتا لگائیں گے مگر پہر حضرت بندہ نواز کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ بابا ہم تم سلطان کی شہر میں رہتے ہیں آج اُسکا یہ مطلب پڑا ہے اسمیں ٹال ٹال مناسب نہیں تم اس کام کو انجام دو؞

آپنے عرض کیا بہتر ہے چنانچہ آپ قلعہ مذکور میں تشریف لیگئے اور جس مکان کے اندر سے لوح برآمد ہوئی تہی اُسکا معاینہ و ملاحظہ کیا۔ جب صدر دالان میں تشریف لیگئے تو اسکی چہت کو دیکھکر فرمایا کہ وسط میں سے یہ چہت کہودنی چاہیئے لوح کی تحریر کے موافق یہاں سے خزانہ نکلیگا وزیر حاضر باش موقعہ نے سلطان کے رفع تردد کے لیئے آپسے مضمون لوح کے سمجھنے کی درخواست کی آپنے عقدہ مالاینحل کو اس خوبی سے حل کیا کہ سب نے مان لیا اور چہت توڑی گئی۔ چہت کے ٹوٹتے ہی خزانہ نکل آیا آپ حضار سے سلام علیک کرکے رخصت ہوئے اور پہر حضور کی خدمت میں آکر آپنے سارا حال عرض کیا؞

دوسرے روز بادشاہ نے حسب وعدہ خزانے کا دسواں حصہ حضرت شیخ کی خدمت میں بہیجا حضرت نے

محروم رکھا جاؤں کہ اس کلام صداقت التیام کے سنتے ہی حضرت مخدوم صاحب بہت خوش ہوئے
اور فرمایا کہ بابا تم مختار ہو چنانچہ اُسدن سے آپ بھی چوڈول کے اُٹھانے میں شامل ہونے لگے +
نقل ہے کہ ایک دن آپ کو تہجد کی نماز کے بعد کسی قدر غنودگی آگئی دیکھا کہ والد ماجد فرماتے ہیں
اے فرزند مکان سکونت کے صحن میں نیم کے درخت کے نیچے روپیوں کا جو بچہ ہے اور اسی میں اشرفیوں کی
ایک دیگ بھی رکھی ہوئی ہے اُسکو نکال اور اپنے خرچ میں لا صباح آپنے اس خواب کو حضرت شیخ کی
خدمت میں عرض کیا حضرت نے مراقبہ فرما کر ارشاد کیا کہ یہ خواب نہیں ہے بشارت ہے رقم موجودہ نکال
لو اور کام میں لاؤ۔
آپنے عرض کیا کہ یا مخدوم میں تو کبھی کے دنیا کے مال و منال کو چھوڑ چکا یہ دولت میرے کس کام کی ہے
حضرت نے پھر فرمایا کہ گو تمکو دنیائے دوں کی نعمت سے نفرت بھی مگر اولاد برمان باپ کے حکم کی تعمیل
واجب ہے تم روپیہ نکلوا کر خدا کی رستہ ہی میں تقسیم کر دینا نامہ اعمال میں ثواب تو درج ہوگا +
کہ مجبوراً باتباع امر آپنے بر سر موقع جا کر تمام مال و متاع۔ زر نقد۔ نکلوایا اور مساکین و فقرا کو
تقسیم فرما کر غسل کیا۔ ملبوس بدلا۔ رکعتہائے نفل بھی اس لیئے ادا کیں کہ اس بار گراں سے سبکدوش ہوا۔
نقل ہے کہ سلطان فیروز شاہ تغلق نے اک دن اپنے ایک امیر محمد جعفر نامی کی معرفت آپکے خدمت
میں یہ پیام بھجوایا کہ یا حضرت دلی کے بادشاہوں سے آپکے بزرگوں کا ہمیشہ تعلق رہا ہے اور وہ لوگ
مناصب جلیلہ پر ممتاز رہکر نیکنام رہے ہیں آپ بھی اگر میرے پاس آئیں تو میں آپ کو اپنے امرا میں داخل
کروں اور ایسا منصب دوں کہ جو آپ کی اوقات کا بھی مخل نہو +
آپنے اس پیام کو سنکر فرمایا کہ بادشاہ سے سلام کے بعد کہنا کہ اول تو میں دنیا کے مال و متاع کو
سانپ اور آگ کی جگہہ سمجھتا ہوں دوسرے خواجہ نصیر الدین محمود کی غلامی کے آگے ثروت و امارت
کیا چیز ہے میں فقیر ہوں میرا یہ کام ہے کہ تمام مسلمانوں کے لئے دعائے خیر کروں

اسی موقعہ کے متعلق خواجہ گل محمد احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ سیر الاولیا کے تکملہ موسومہ ذکر الاصفیا فی منقبت شمس الہدیٰ میں ایسا لکھکر کہ۔ اما سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ در مکتوبے نوشتہ ہست کہ سادات دراز گیسو لغایت عالی النسب و عالی شان اند و سلسلہ حضرت سید گیسو دراز بالیشان میرسد و لقب گیسو دراز در ہندوستان نیافتہ بلکہ در ولایت یافتہ اند۔ پھر یہ ہے لکھتے ہیں کہ۔ حضرت بندہ نواز سید محمد گیسو دراز پالکئے شیخ برداشتہ بود گیسوئے اوشان معلق ماندہ از آں۔ آنحضرت را گیسو دراز میگفتند و شیخ

در حق اوشان دعا فرمود کہ سلاطین زمان پالکئے شما خواہند برداشت

خاص آپکے بیان کردہ وجہ تسمیہ گیسو دراز یوں مروی ہے کہ جب اول ہی اول آپ اپنے پیر کی خدمت میں حصول ارادت کیلئے حاضر ہوئے تو اُسوقت حضرت پیر بالاخانہ پر تشریف فرما تھے۔ آپ نیچے ٹھیرے رہے جسوقت خادم نے آکر دریافت کیا کہ سید محمد کون ہیں تو وہاں اسوقت اس نام کے اور بھی کئی شخص موجود تھے ہر ایک نے کہا کہ میں ہوں خادم حیران ہوا کہ کسکو لیجاؤں۔ اتنے ہی میں آپنے بھی کہا کہ میں ہی سید محمد ہوں مجبوراً خادم نے واپس جاکر حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ دو تین شخص سید محمد نامی حاضر ہیں

اُن میں سے کسکو بلا لاؤں تب حضور نے فرمایا سید محمد گیسو دراز کو

چنانچہ خادم نے آکر دوبارہ دریافت کیا کہ سید محمد گیسو دراز کون ہیں اور پھر امتیاز کرکے آپ کو ساتھ لیگیا اُسوقت سے آپ گیسو دراز کے لقب سے ملقب ہوگئے

وجہ تسمیہ بندہ نواز

مورخین نے لکھا ہے کہ دہلی کے چھوڑنے پر حالت سفر ہمراہ میں جسوقت حضرت روشن چراغ دہلی کے چوڈول کے ڈنڈے کے نیچے آپکے زلف کے بال دبے اور اُن سے خون جاری ہوکر

فرمایا کہ یہ حق سید بندہ نواز کا ہے۔

جب آپ سے کہا گیا کہ حضرت مخدوم کا یہ ارشاد ہے تو آپنے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ غلام تعمیل حکم کے لیئے گیا تھا روپیہ لیکر کیا کرے۔ اسپر حضرت شیخ نے فرمایا لیلو فقرا کو تقسیم کر دینا آپنے پہر دست بستہ عرض کیا کہ سلطان نے روپئے کی نذر کرنیکا حضور سے وعدہ کیا تھا اب حضور ہی جو چاہیں کریں میں اس کمینی پونجی کی دلالی بہی کرنا نہیں چاہتا آخرکار حضرت شیخ نے روپیہ سلطان کے پاس بہجوا دیا کہ فقرا اور ساکین کو تقسیم کرا دو

نقل ہے کہ ایک موقعہ پر سلطان وقت کی کبیدہ خاطری سے حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی کو دلی چہوڑنی پڑی اور سفر سہتہہ پیش آیا۔ چنانچہ جب چوڈول کی سواری میں آپ سوار ہو کر قطع منازل کرتے ہوئے نارنول کے قریب گزرے تو اسوقت چوڈول کا ڈنڈا حضرت بندہ نواز کے کندہے پر رکہا ہوا تہا اور زلف کے بال ڈنڈے کے نیچے دبکر کہچ رہے تہے مگر بپاس ادب آپنے نہ کندہا بدلا نہ بال علحدہ کیے۔ جب آپ کی سواری خاص سرحد نارنول میں پہونچی اسوقت حضرت مخدوم کو شیخ محمد ترک نارنولی کا فیضان معلوم ہوا اور آپ چوڈول سے اُترے کیا دیکہتے ہیں کہ سید بندہ نواز کی زلف سے خون ٹپک رہا ہے اُسوقت آپ حضرت سید کی طرف مخاطب ہوئی اور فرمایا کہ بابا خیر ہے آپنے عرض کی کہ حضور خیر ہے مگر حضرت کے برادرزادہ سید علاءالدین صاحب ملتمس ہوئے کہ حضرت سید کی زلف کے بال چوڈول کے ڈنڈے کے نیچے دبکر کہچگئے تہے پاس ادب کی وجہ سے انہوں نے نہ کندہا بدلا نہ بال نکالے اسلیئے زلف سے خون جاری ہوگیا۔

کو اسپر عنایت و بشاشت سے حضرت مخدوم نے آپ کو گلے لگایا اور فرمایا کہ

والله خلاف طریقت کہ او عشقباز شد	ہر کو مرید سید گیسو دراز شد

موجودہ ابتر ہو جائے۔ پس میں دہلی رہکر اُن مصائب کو جو دہلی پر گزرنے والے ہیں نہیں دیکھسکتا

الغرض آپنے ایک کی نہ مانی اور بعزم مصمم پہلے روحانیت حضرت پیر سے مرخص ہوکر سلطان المشایخ رح

رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر فاتحہ رخصت پڑہے

پھر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے روضۂ مطہرہ پر حاضر ہوگے اور روحانیت

خواجہ سے استمداد ہمت چاہی ؛

من بعد مزارات خلفائے حضرت خواجہ موصوف و مزارات حوض شمسی و عقب عیدگاہ کہنہ پر فاتحہ پڑہتے

ہوئے بعالم روحانیت تمامی بزرگان و اولیائے کبار سے رخصت حاصل کرکے رات بھر اولیا مسجد میں

مشغول الی اللہ رہے علی الصباح اجمیر شریف کی طرف عازم سفر ہوئے اور بعد طے منازل دسوین دن

حضرت سلطان الہند غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس اللہ سرہ العزیز کے آستان

کرامت نشان پر حاضر ہونے کا موقعہ ملا

اول فاتحہ ادا کی اور پھر مراقب ہوکر حضرت خواجہ سے فیضان باطن حاصل کیا۔ اسی طرح تین روز

تک برابر حاضر باش باب عالی رہکر گوناگون نعمائے کرامت سے متمتع ہوتے رہے

چوتھے دن آپنے وہاں سے چلنے کا ارادہ کیا اہل اجمیر مصر ہوئے کہ آپ چندے یہیں قیام کریں

اور اپنے انوار برکات سے مستفیض فرمائیں آپنے فرمایا کہ اب یہاں ٹھیرنے کا حکم نہیں ہے

حضرت کی مرضی ہے کہ چندے اسی طرح گوہ گردی و صحرا نوردی کی جائے اسلئے جانا چاہتا ہوں

بعد میں جیسا حکم ہوگا تعمیل کرونگا

الحاصل آپ اجمیر سے چلکر قصبۂ سروار میں حضرت خواجہ بزرگ کے صاحبزادہ خواجہ فخر الدین رح

کے مزار پر پہونچے اور بعد ادائے فاتحہ ناگور کی راہ لی

ناگور پہونچکر صاحبزادگان حضرت قاضی حمید الدین ناگوری سے ملاقات فرماکر احمد آباد میں

حضرت مخدوم کو نارنول کے مقام چوڈول سے اترنے کے بعد یہ کیفیت معلوم ہوئی اور آپ کو گلے لگا لیا گیا اسی حالت مسرت میں حضرت مخدوم کے اس ارشاد سے کہ (سید کی ذات بندہ نواز ہے) آپ بندہ نواز کے لقب سے ملقب ہوئے۔ مگر اسی قبیل سے دوسری روایت ہے یہ کہ چونکہ آپ کی ذات صفات میں داخل تھا کہ جو کچھ فتوح ہوتا یا بارگاہ حضرت مخدوم سے ملتا یا لنگر خانہ سے کھانے پینے کی چیزیں آتیں وہ عموماً راہ خدا میں فقیروں۔ مسکینوں۔ محتاجوں کو تقسیم کر دیتے اور طلبا شریعت و طریقت کی تعلیم میں سرگرم رہتے اور اپنے آرام سے دوسروں کے آرام کو مقدم سمجھتے اسلئے حضرت مخدوم نے آپ کو بندہ نواز کے لقب سے ملقب فرمایا۔

ترک دہلی و سیر و سیاحت

حضور کے پیر مرشد کو سفر ٹھٹھہ کے موقعہ پر نارنول کے مقام جب یہ خبر ملی کہ سلطان وقت کا انتقال ہوا اور شتر سوار آئندہ خبر نے اہل دہلی کی طرف سے بازگشت پر مجبور کیا تو آپ نارنول سے واپس دہلی تشریف لے آئے مگر اسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد حضرت خواجہ کی روح پرفتوح عالم قدس کیطرف متوجہ ہوئی اور حضرت بندہ نواز نے دہلی سے مہاجرت اختیار کی

چنانچہ مجملاً اس کی تفصیل یہ ہے کہ ۷۵۷ھ ہجری کے ماہ رمضان المبارک میں جسوقت خواجہ نصیر الدین محمود کا وصال ہوا آپ فاتحہ سوم سے فارغ ہو دہلی سے نکل کھڑے ہوئے + روانگی کے وقت دلی والوں کی جو کچھ حالت تھی وہ کیا بیان کی جائے۔ ہر کہ و مہ۔ وضیع و شریف امیر و غریب۔ روتا تھا اور چاہتا تھا کہ حضور دہلی چھوڑ کر نجائیں یہیں قیام فرمائیں + جب آپ نے شہر والوں کی رونے پیٹنے کا ایک شور و غل برپا دیکھا اور ٹھیرنے کے بارے میں بے انتہا منت و سماجت پائی تو سب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ظاہرا دہلی کا چراغ گل ہو گیا نظر بقرائین اقتضائے مشیت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہر تاراج ہو بادشاہ مارا مارا پھرے۔ نظام

آپ وہان کے مقامات کی سیر کر چکے تو اہل ہنود کی مشہور تیرتہ گاہ (گرناتہہ پہاڑ) پر ایسے وقت مین پہنچے کہ جب یہان جین مت سو شیو مت کے فقیرون مین باہم مناقشہ مذہبی پڑ رہا تہا۔ جدال و قتال کی نوبت پہونچنے والی تھی آپنے پہونچتے ہی للکارا اور خرق عادات سے اُنکو ایسی راہ راست دکھائی کہ وہ سب کے سب جھگڑے ٹنٹے بہول بہال گئے اور شرف اسلام سے مشرف ہوئے۔ پہر آپ نے یہان سے سندہ کی جانب رخ کیا سندہ کے بڑے بڑے مقامات حیدر آباد و ٹھٹہ وغیرہ کی سیر و سیاحت مین بہی چند ہندی فقرا سے آپکے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور اسی نواح کے شمال رویہ حصہ مین جو مسلمانون کا بہت بڑا دشمن اک ہندو ساحر تہا اُس سے بہی بہت سی معرکہ آرائیون کے بعد آپ نے توبہ کرائی اور جب وہ مع اپنے گروہ کے مسلمان ہو گیا اُسوقت آپ سید لعل شہباز سندھی اور شیخ عیسےٰ بن شیخ یوسف فاروقی سہروردی رح سے ملتے ہوئے بلوچستان مین داخل ہوئے اور وہان سے افغانستان کے علاقہ تورتیے مین آکر حضرت پیر کبار خلیفہ خواجہ مودود چشتی رح کے مزار پر انوار سے مشرف بزیارت ہو کر لاہور تشریف لائے اور حضرت شیخ مخدوم گنج بخش رح کی درگاہ مین قیام فرمایا۔

یہان آپ بیس اکیس روز رہے مزارات بزرگان دین و اولیائے کبار سے مشرف ہو کر روحانیت حضرت شیخ موصوف سے فیضان حاصل کیا اور پاک پٹن شریف مین حضرت بابا فرید گنجشکر رح کے مزار پر حاضر ہوئے چلہ بہر یہان فیضان حاصل کر کے بعد حصول رخصت ملتان تشریف لیگئے اور اولیائے کبار مثل حضرت شیخ ابو الفتح ملتانی و شیخ صدرالدین عارف شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی شیخ حسن افغانی۔ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مزارات سے مشرف بزیارت ہو کر دریائے اٹک کے کنارہ کنارہ ایبٹ آباد سے گزر کشمیر مین داخل ہوئے اور میر سید علی ہمدانی خلیفہ شیخ تقی الدین نے بروئے کشف نزول اجلال کے خبر پا کر فوراً پیشوائی کی اور اپنی خانقاہ مین آپکو مہمان رکہا۔

یہان کے فقرا و اہل اللہ سے بہی ملاقات کی بعد آپ سیالکوٹ رونق افروز ہوئے اور حضرت شاہ شیخ علی لاحق سیالکوٹی قدس سرہ کے مزار پر انوار پر فاتحہ پڑہی پہر اوترا کہنڈ کی کوہستان کی سیر فرماتے ہوئے مین ہردوار پر پہاڑ سے اُترے اور اک گہاٹ کی دلکشا منظر کو پسند فرما کر بیٹھ گئے۔

پ

داخل ہوئے اور ایک گورستان میں قیام فرمایا

سید شاہ عالم مرید قطب عالم کو نور باطن سے آپ کی تشریف آوری کا حال معلوم ہوا وہ آپ سے ملنے آئے چنانچہ عند الملاقات سید شاہ عالم نے چاہا کہ آپ خانقاہ چلیں اور وہاں ٹھیریں مگر آپ نے اسکو پسند نہ کیا اور گورستان ہی میں مقیم رہے۔

جمعہ کے روز آپ نماز پڑھنے کے لیئے احمد آباد کی جامع مسجد میں تشریف لے لیئے سلطان الوقت حاضر تھا نماز سے جب فرصت پائی اور سلطان کی نظر آپ پر پڑی فوراً حاضر خدمت ہوا اور سلام و مصافحہ کے بعد حسب اجازت بیٹھا عند المکالمہ یہ بھی تمنا ظاہر کی کہ اگر حضرت احمد آباد ہی کی سکونت قبول فرمائیں اور اپنے برکات انفاس سے اہل شہر کو فیض یاب ہونے کا موقعہ بخشیں تو زہے نصیب

آپ نے جواب میں وہی فرمایا کہ ابھی سیر و سیاحت کا حکم ہے شہر سے مجبور ہوں

مختصر یہ کہ آپ جامع مسجد سے قیام گاہ پر واپس آئے پھر کو سلطان اور قاضی شہر مع مشائخ احمد آباد آپ کی فرودگاہ پر حاضر ہوئے۔ سلطان نے نذر میں زر و جواہر کی چند کشتیاں پیشکش کیں۔ آپ نے فرمایا کہ زر و جواہر۔ مال و متاع دنیا کا روپیہ پیسہ سالک کے لیئے قطاع الطریق ہے اور میں اس کمینہ متاع کو عرصہ سے طلاق دیچکا یہ زر و جواہر کی کشتیاں میرے کس کام کی ہیں۔

آخر الامر جب آپ نے سلطان کی نذر قبول نفرمائی تو سلطان نے حکم دیا کہ تمام زر و جواہر فقرا و ساکین کو تقسیم کرا دیا جائے تھوڑی دیر کے بعد جب سب لوگ آپ کی خدمت سے اٹھکر چلے گئے آپ نے اسی وقت احمد آباد سے کوچ کیا اور اطراف گجرات کی اکثر مشائخ حضرت شیخ عبد اللہ شطاری وغیرہ سے ملاقات فرما کاٹھیاواڑ کی راہ لی اور پھر جب

ایک مرتبہ اُنکو بیت المال سے ہزار دینار ملنے لگے اُنھون نے قبول نکئے فرمایا کہ مین دنیا کے مال کو لیکر کیا کرونگا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اغنیا رگرمی آفتاب مین کھڑے ہوئے پانسو برس تک حساب کتاب دیتے رہینگے فقرا بہشت مین پہونچ جاوینگے اگر کسی دولتمند نے انکے ہمراہ جانیکا ارادہ بھی کیا تو حکم ہوگا کہ ابھی صبر کرو لہس اگر مجھکو ساری دنیا کا مال و متاع دین تو بیکار ہے۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے سفر حج مین ایک راہ رو لڑکے سے فرمایا کہ تو کہاں جاتا ہی اُسنے کہا کعبہ شریف۔ پھر حضرت ابراہیم نے اُس سے پوچھا کہ بظاہر کعبہ شریف پہونچنے کا تیرا پاس کوئی سامان نظر نہین آتا۔ نہ تیرے پاس روپیہ ہے نہ سواری تو کیونکر پہونچ جاویگا۔ لڑکے نے جواب دیا کہ ای ابراہیم روپے پیسے کی کیا ضرورت ہے خدائے تعالیٰ اپنے بندون کا خود ہی معاون ہے وہ ہی مجھ بے سامان کو سامان والا بناویگا اور مین منزل مقصود کو پہونچ جاؤنگا غرض جب حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ مین داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ لڑکا پہلے ہی سے حاضر ہے۔

اسی طرح جب حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو جذبۂ الٰہی نے اپنی طرف کھینچا اور معشوق حقیقی کے عشق و محبت نے آپکو اپنا کر لیا تو آپ اپنے تمام و کمال اساس البیت کو چھوڑ چھاڑ گھر بار لٹا کر دنیا سے مونہہ موڑ۔ توکل پر بھروسہ کر کے بیٹھ گئے۔

المختصر جب آپ تو مسلم منت کو متنبہ فرچکے تو پھر مزید بصیرت کے لئے یہ بھی فرمایا کہ دیکھو رزق کی چار قسمین ہین۔ پہلے رزق مضمون۔ دوسرے رزق مقسوم تیسرے رزق مملوک چوتھے رزق موعود پس رزق مضمون وہ رزق ہے جسکی نسبت خدائے تعالیٰ ضامن ہے یعنے ارشاد فرماتا ہو وما من دابۃ فی الارض الا علے اللہ رزقہا۔ رزق مقسوم وہ رزق جو لوح محفوظ مین لکھا گیا۔ اور رزق مملوک وہ رزق ہے جو مال و منال دنیوی سے درم و دینار عطیہ پروردگار اپنے پاس رکھتا ہے۔ رزق موعود وہ رزق ہے جسکی بابت پروردگار عالم اپنے کلام پاک مین فرماچکا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب۔

اسکے بعد آپنے درجات توکل کے بارہ مین بھی فرمایا کہ کئی درجے ہین اولی یہ ہی کہ اہل توکل رضائے

تہوڑی ہی دیر بعد بہت سے ہندوؤن نے اپنے استہان کے مقام سے آپکے اُٹہانیکے لئے شورش برپا کی مگر چونکہ آپ استغراقی حالت مین تہے اسلئے اس بیرونی شور و شر سے کچہہ متاثر نہوئی بدستور اُسی جگہ بیٹہے رہے آخر کار اک مہنت آیا اور اُس نے بہت ہی واویلا کی تب آپنے آنکہین کہولین اور اُس مہنت کی طرف دیکہا نظر پڑنی تہی کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا۔

مہنت کے ساتہی اس معاملہ کو دیکہکر دم بخود رہگئے اور مہنت کو مردہ سمجہکر رونے پیٹنے لگے آپنے یہ ماجرا دیکہکر اُسکے سر پر اپنا دستِ شفقت رکہا قدرتِ قادرِ مطلق سے تہوڑی ہی دیر کے بعد مہنت اُٹھ کھڑا ہوا اور کلمہ طیبہ پڑھکر شرف اسلام سے مشرف ہوا اور اُسیکے ساتہیون مین سے اور بہی بہت سے مشرف باسلام ہوئے۔

پہر تہوڑی سی معمولی تعلیم و تلقین کے بعد اس مقام سے آپنے جانا چاہا تو مہنت نومسلم نے آپکو روکا چونکہ اُسکی دلشکنی منظور نہ تہی اسلئے دریا کے کنارہ سے دوسرے موقع پر اقامت کی۔ اثنائے خدمت مین ایک روز مہنت نے ایک ناریل لاکر پیش کیا آپنے فرمایا یہ کیا ہے اُسنے عرض کیا کہ یہ ناریل اکسیر کا بھرا ہوا ہے جس سے سونا تیار ہوتا ہے۔

اسپر آپ متبسم ہوئے اور ناریل کو دریا مین پہینک کر مہنت سے فرمانے لگے کہ اکسیر مین کیا رکہا ہے یہ بات بالکل بیکار ہے اس سے توبہ کرنی چاہیئے طالب مولا کے لئے مولا کے خزانہ مین اکسیر کی کچہہ کمی نہین اگر تجہکو اکسیر کی ایسی ہی خواہش ہے تو لے یہ دریا کا دریا موجود ہے جسقدر چاہے لیلے۔

اُس نے جو دریا کی طرف دیکہا تو اُسی ناریل کی شکل کے ناریل ہی ناریل تیرتے ہوئے دکہائی دیئے کہ اس کرامت کو دیکہتے ہی مہنت اور بہی پانی پانی ہوگیا۔

مگر اسپر پہر آپ مہنت کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمانے لگے کہ خواہش نفسانی و متاع دنیوی کو سانپ اور آگ کی جگہ سمجہکر بچنا چاہیئے عاشقان مولا و طالبان حق کا دستور رہا ہے کہ ہمیشہ دنیا کی دولت و مال سے محترز رہتے ہین توکل پر بہروسہ رکہکر رزقکم فی السماء کو مسلم سمجہتے ہین۔

چنانچہ شیخ ابوسعید بن عامر صحابی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ

اُتر گئے تو کشتی غرق ہوگئی۔
جو لوگ کنارہ پر واپس آگئے تھے اُنمین یہ تشویش پھیلی کہ دن اس مصیبت مین کنارات کو ہوکے
مر سکے آپنے اُسیوقت اُس غریب نظر یافتہ کو ہمراہ لیا اور دریا مین اُترے آپ کا دریا مین قدم
رکھنا تہا کہ دریا پایاب ہوگیا۔
اس کرامت کو دیکھکر سب مسافر پکارے کہ یا ولی اللہ ہمکو بھی ہمراہ لیجئے ارشاد ہوا کہ غریب کے پیچھے چلے آو
چنانچہ سارے مسافر آپ کے طفیل سے کنارہ نجات پر پہونچے اور اکثر اُنمین سے شرف باسلام ہوئے
یہان سے آپ اُسی شب مین تن تنہا ہبرائچ روانہ ہوئے اور حضرت سید سالار مسعود غازی رح کے
مزار پر انوار پر فاتحہ پڑھ شیخ عین الدین قتال وغیرہ حضرات سے ملاقات فرما جنگ پور کی سیر کر
کوہستان نیپال کی راہ سے بنگالہ تشریف لیجاتے تھے کہ باشارہ غیبی آپنے بنڈیل کھنڈ کی
طرف مراجعت کی۔
چونکہ بنڈیل کھنڈ کے آنے مین یہ اسرار تہا کہ پران ناتہہ جوگی کو آپ ہدایت کرین۔ راہ راست پر
لائین اسلئے آپ خود ہی اُس سے ملے پران ناتہہ بھی نظر غائر رکہتا ملتے ہی وہ آپکے دریائے کمالات کی
تہ کو پہونچگیا اور تعلیم و تلقین کا خواستگار ہوا۔
چنانچہ آپ اُسکے ساتھہ ایسی شفقت سے پیش آئے کہ اُسپر معًا توحید کے اسرار کہلگئے اور غایت
خلوص سے وہ آپکے عقیدتمندونمین شامل ہوا۔
جب آپ یہان سے فرصت پاچکے تو پہر آپنے گنڈوانہ وناگپور وغیرہ کے اضلاع وعلاقہ جات کی
سیر کی اور اثناء راہ مین اکثر باشندگان مواضع کو شرف اسلام سے مشرف فرماتے ہوئے دکن کیجانب رخ کیا۔
ہنوز آپ دولت آباد مین داخل نہین ہوئے تھے کہ سلطان فیروز شاہ بہمنی نے آپکے خیر مقدم کی خبر
سنکر عضد الملک حاکم دولت آباد کو آپکے استقبال کیلئے مامور کیا جب آپ دولت آباد مین
داخل ہوئے تو عضد الملک نے استقبال کرکے سعادت قدمبوسی حاصل کی اور سلطان کیجانب سے نذر گزرانی
از آنجا کہ دولت آباد مین حضرت کے والد ماجد کا واقعۂ وصال پیش آیا تہا اسلئے آپنے یہان عرصہ تک قیام
فرمایا اور روح پر فتوح حضرت سے کماحقہ مستفیض ہو زیارت مزار فائض الانوار سے اچہی طرح
آنکہین ٹہنڈی کر عازم حسن آباد گلبرگہ ہوئے ساتھہ ہی فیروز آباد سے سلطان نے بھی کوچ کیا اور اپنے

خالق پر ایسا مستحکم ہو جیسے بچہ شیرخوار اپنی ماں کے دودھ پر قانع رہتا ہے۔ اس سے بہی اعلے درجہ کا توکل یہ ہے کہ وہ مردہ مثال ہو یعنے جسطرح مردہ اختیار غسال مین رہتا ہے کہ جسطور سے چاہے ہلادے جلادے مردہ کو کچھہ تصرف نہین ہوتا۔ اسی طور پر متوکل بہی اپنے کل کاروبار پروردگار عالم سپرد کرکے بیفکر ہو جائے جو کچھہ خداوند کریم اُسکے حق مین بہتر سمجھیگا کریگا۔ کہ حضور کے اس تمامی کلام سے مسنت پر ایسا اثر مترتب ہوا کہ اُسکو دنیا کے دون سے قطعی نفرت ہو گئی اور عرض پرداز ہوا کہ اب خادم کی یہی آرزو ہے کہ حضور ہی ہمرکاب رہکر تصفیہ وتزکیہ کی تکمیل کرے۔ ارشاد ہوا کہ ابہی کسی کے ہمراہ رکہنے کا حکم نہین ہے تم کوہ ہمالیہ کے قریب جاؤ اور انفاس شماری کرو فیالفور آپ نے مسنت کی طرف ایسی توجہ خاص کی کہ مسنت روشن ضمیر ہو کر خاصان خدا مین داخل ہو گیا اور حضور سے رخصت لیکر کوہستان کی راہ لی۔

وہ تو اُدہر گیا ادہر آپ سرزمین اودھ کے منازل ومراحل طے کرتے ہوئے جب لکہنو کے قریب میں داخل ہوئے تو آپکے پیر بہائی حضرت شیخ قوام الدین چشتی قدس سرہٗ نے نور باطن سے تشریف آوری کا حال دریافت کرکے شہر سے دو کوس کے فصل پر استقبال کیا۔ ملتے ہی اول یاد پیرو مرشد مین آبدیدہ ہوئے پہر خانقاہ مین تشریف لائے چنانچہ آپنے یہان سے چندے قیام کے بعد نیپال کی سیر کا ارادہ کیا اور اثنائے راہ مین اکثر حضرات صوفیہ کرام سے ملتے ہوئے دریلے گہاگرہ پر تشریف لائے

بحسب اتفاق دریا طغیانی پر تہا اور مسافر کثیر کنارہ پر موجود تہے کہ ایک کشتی مین ملاحون نے بہت سے مسافرون کو سوار کیا اُنمین ایک محتاج بہی بلا ادائے محصول بٹہہ گیا تہوڑی دور کشتی گئی تہی کہ کہ معلوم ہونے پر ملاحون نے اُس۔ محتاج۔ غریب۔ کو دریا مین دھکیل دیا کہ اُسکے چند غوطہ کہانے اور فریاد۔ واویلا۔ کرنے پر حضرت سید کو رحم آیا اور ایک شخص کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جا فوراً دریا سے نکال لا چنانچہ وہ بیدھڑک دریا مین کودا اور غریق کو نکال لایا کہ اُسکے بعد پھر حضرت نے براہ کرم اُس غریب کے سر پر اپنا دست مبارک بہی پہیرا کہ وہ فی الفور روشن ضمیر ہو گیا اہل کشتی اور کشتی پر یہ واردات گزری کہ کچہہ فاصلہ پر پہونچکر کشتی گرداب میں پہنس گئی اور جب بہت سی مصیبت کے بعد نکلی تو اُسی کنارہ پر واپس آگئی جہان سے گئی تہی جب سب اہل کشتی

رقعات مین فرزند عالیجاہ کو ایک رقعہ لکھا ہے چونکہ وہ رقعہ بھی حضرت سید کی عظمت و شان سے تعلق رکھتا ہے اسلئے ہم بجنسہ وہ رقعہ بھی لکھے دیتے ہیں۔

رقعہ ا۔ فرزند عالیجاہ۔ ماجرائے بے ادبی و بے اعتدالی ہائے ہدایت کیش پنجابی کہ بر مزار فائض الانوار شاہ بندہ نواز گیسو دراز حمر نور دہ رفت و حوصلہ خود را عرض داد مفصل از فرزو سوانح معروض بارگاہ والا گشت آن عالیجاہ را بایستے کہ ہر گاہ آن نابکار باین احوال منکر دران مقام زبدہ بود کسان خود را تعین نمودہ میفرمودند کہ قشاں کردہ بیارند و جولان کردہ ہمراہ گزر بردار بحضو سفیر شادند ظاہر ارعایت واقعہ نگاری برین بنا و رد از بنجا گزر بردار شدید تعین کرد یم آن لعین را بستہ بیارد ناکسان کہ بروئے کار آیند چنین کنند مارا در چنین مقدمات ہیچ یکے از فرزندان نیست تا بعنایت اللہ خان و دیگران چہ رسد۔

سید محمود واعظ قدس سرہٗ سے احمد شاہ بہمنی نے دریافت کیا کہ آپنے شاہ نعمت اللہ ولی کو کیسا پایا اور سید محمد گیسو دراز کو کیسا تو سید محمود واعظ نے فرمایا کہ شاہ نعمت اللہ ولی مرد باغبان ہے اور سید محمد گیسو دراز عشق الٰہی کا ایک درخت ہے جسکی جڑین زمین مین گئی ہین تو شاخین آسمان سے باتین کرتی ہین جو کوئی آتا ہے وہ اس درخت کے سایہ مین بیٹھتا ہے۔ اسکا پھل کھاتا ہے۔ اس سے فیضیاب ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ علاؤالدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ حال تھا کہ جب حضور آرام فرماتے تو خواجہ علاؤالدینؒ اپنا موہنہ آپکے تلوون سے بھڑا کر سویا کرتے تھے جب آپ بیدار ہوتے تو حضرت خواجہ کو اس حالت مین دیکھکر فرماتے کہ تم کیون ایسا کیا کرتے ہو تو وہ جواب دیتے کہ حضرت المعرف الجوہر الا لجوہرے۔

قطب ابدال حضرت شیخ نورالدین بایزاد قدس سرہٗ کا نتیجہ مراقبہ بھی ملاحظہ ہو کہ وہ کیا پکار رہا ہے۔ ایک دن طواف مین حلقہ ہوا جب شر کا رحلقہ حلقہ سے فارغ ہوئے تو کیا دیکھتے ہین کہ اسفندیار غائب ہین تلاش کی گئی تو پتہ لگا کہ ایک مکان کی دریچی شئے ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہوئے ہیں۔ سب لوگ ہوئچکر جو آنسے مستفسر حال ہوئے تو بولے کہ اس دریچی سے ایک صورت دلفریب جو دہوین رات کے چاند کی طرح درخشان نظر آتے ہی بیقابو ہو گیا ہوش و حواس جاتے رہے چلنے کی طاقت نہین

قرابت وارکان دولت کو آپ کے استقبال کے لئے بھیجا یا کہ آپکو بڑے اعزاز واکرام وادب وآداب کیساتھ شہر مین لایا گیا۔

چونکہ سلطان کی مستدعا تھی کہ آپ گلبرگہ ہی مین قیام فرمائین اور مشیت ایزدی کا بھی یہی مقتضا تھا کہ اہالی دکن آپکے فیضان سے مالامال ہون اسلئے آپنے یہین کی بود و باش قبول کی۔

مورخین نے لکھا ہے کہ آخر مین سلطان فیروز شاہ بہمن کے خلیفانہ خیالات آپکے حسن عقیدت مین خلل انداز ہوگئے تھے مگر اسکے بھائی احمد خان خانخانان نے بخوش نیتی تمام آپ سے اعتقاد کلی پیدا کر آپکی رضا جوئی وخدمت گذاری کو اپنے بہبودی کا باعث سمجھنے لگا جسکا یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ جب فیروز شاہ نے حسن خان شاہزادہ کو ولیعہد مقرر کرکے حضرت سید سے دعائے خیر کی استدعا کی تو آپنے کہلا بھیجا کہ دکار فرمایان قضا و قدر تاج سلطنت بعد از تو بہ برادرت احمد خان نامزد کردہ اند کوشش نمودن برائے دیگر بے فائدہ است) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب ہشیار عین الملک وبیدار نظام الملک وغیرہ امرائے فیروز شاہ نے احمد خان خانخانان کی طرف سے سلطان فیروز شاہ کو برہم کرا کر جنگ وجدال کی ٹھیرائی تو فیروز شاہ کے لشکر کو ہزیمت ہوئی اور فتح نصیب احمد خان خانخانان نے ۸۲۵ھ کے ماہ شوال مین تخت سلطنت پاکر اپنا نام احمد شاہ بہمن رکھا۔

اب حضرت سید کی پیشینگوئی صادق آنے سے اقتدار کلی و دلجمعی تمام حاصل کرنیکے بعد احمد خان خانخانان آپسے بیعت بھی ہوا اور پہلے سے زیادہ آپکے اعزاز کو بڑھانے لگا چنانچہ شہر حسن آباد گلبرگہ کے قریب آپکے لئے خانقاہ ومکان عالیشان کی بنیاد ڈالی اور بہت سے قصبہ وقریہ سرکار حسن آباد گلبرگہ وغیرہ سے واقف کئے اور تمام مصارف خانقاہ کا دوام کے لئے کافی طور پر اہتمام وانتظام کردیا۔

غرضکہ عہد بہمنیہ سے جو کچھہ انتظامات جاری کردئے گئے تھے وہ عادل شاہیہ ونظام شاہیہ وغیرہ سلاطین کے وقتون مین بھی سلسلہ بسلسلہ جاری رہکر تمامی دکن مین جس درجہ حضرت سید کے اخلاص واعتقاد کا سکہ بیٹھا وہ ذیل کے سوال وجواب سے ظاہر ہے (شخصے از مرد دکنی پرسید کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بزرگ تر است یا محمد سید گیسو دراز اوجواب داد کہ حضرت محمد رسول اللہ اگرچہ پیغمبر خدا است ما سبحان اللہ مخدوم سید محمد گیسو دراز چیزے دیگر است[۱]) اور نگزیب عالمگیر نے اپنے

[۱] یعنے نزد اللہ رتبہ پیغمبری ونبوت اور شئے ہے اور رتبہ ولایت کہ اُس سے ما دون ہی شئے دیگر ہے ۱۲ من مولفہ

نہین ہین لسلئے اب ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات بہی کثرت سے ہین پہلے ملفوظات آپکے ربیع الاولی ۸۰۲ھ کی اُنیسوین تاریخ سے آپکے خلیفہ شیخ علاؤالدین قریشی گوالیاری نے ترتیب دینے شروع کی اور پھر رجب المرجب سنہ ۸۰۲ ہجری کی اٹھارہ تاریخ سے آپکے فرزند اکبر سعید دارین حضرت سید شاہ حسین محمد حسنی الحسینی المشتہر بسید محمد اکبر عرف میان بڑے قدس سرہٗ نے جمع فرمائی۔

اول ملفوظات کا نام انوار المجالس کہا گیا اور دوسرے کا نام جوامع الکلم چنانچہ ہم بہی پہلے انوار المجالس کی مختلف مجلسون سے بعض بعض مطالب نقل کرتے ہین اُسکے بعد اسیطرح جوامع الکلم بہی انتخاب لکہینگے فاقرأ واستمع۔

مزارات وغیرہ سے بیعت

شیخ علاؤالدین قریشی گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک روز سید محب اللہ میر سید اشرف جہانگیر سمنانی، شیخ فتح اللہ۔ وغیرہ حضرات صوفیہ حضور کی مجلس مین حاضر تھے مریدان طریقت اور سالکان حقیقت کے اقسام وانواع کا ذکر ہوتے ہوتے۔ اعراض حجاب تفاصل۔ سلب مزید سلب قدیم۔ وغیرہ کا بہی ذکر آگیا چنانچہ آپ مجملاً انکی تعریف بیان کر ہی چکے تہے کہ سید ید اللہ صاحب نبیرہ حضرت نے دریافت فرمایا کہ جو لوگ مزارات اولیاء اللہ سے بیعت کرتے ہین یہ جائز ہے یا ناجائز۔

آپنے فرمایا کہ مسنون طریقہ کے موافق شیخ کے ہاتہہ پر بیعت چاہیے مزارات کی بیعت مین یہ بات قایم نہین رہتی اسیلئے مشائخ عظام ایسی بیعت کو پسند نہین کرتے اور یہی وجہ ہے کہ جسوقت حضرت شیخ الشیوخ العالم فرید الحق والدین کے بڑے صاحبزادے نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ کے مزار مبارک سے دہلی آکر بیعت کی اور حضرت شیخ الشیوخ کو اسکا حال معلوم ہوا تو آپنے فرمایا کہ اگرچہ شیخ الاسلام حضرت قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز میرے خواجہ ہین مگر یہ بیعت درست نہین کیونکہ بیعت وہ ہے جو ظاہرا شیخ حی۔ قایم کے ہاتہہ پر کیجائے۔

اسیطرح جو لوگ حضرت خضر علیہ السلام سے اپنی بیعت بیان کرتے ہین وہ بہی بے معنی ہے

تنقیح ۲۰۰۱

اسی لئے یہین بٹھیہ رہا۔

قطب ابدال شیخ نورالدین بایزاو سعدالدین قفل شکن عرف قدس سرہم نے خداے پاک سے التجا کی کہ اسفندیار کے لئے کیا حکم ہے

ارشاد ہوا کہ اسفندیار میرے جمال کا شیفتہ ہو گیا ہے دریافت کرو کہ اسکا اب کیا ارادہ ہے جب اسفندیار سے دریافت کیا گیا تو بولے کہ بس ایک لحظہ کے لئے میرا معشوق میری گود مین آجائے حکم ہوا کہ ہاتھ پہیلاو۔ اسفندیار نے ہاتھ پہیلائے۔ وہ ہی صورت نوری غیب سے پیدا ہوئی اور اسفندیار کی گود مین بٹھیکر غائب ہو گئی۔

صورت کے غائب ہوتے ہی اسفندیار پہر بیقرار ہو گئے صبر و شکیب جاتا رہا۔ تڑپنے لگے حاضرین نے کہا کہ حضرت سید محمد گیسو دراز کی جانب رجوع کرنی چاہئے اُنسے بڑھکر اور کوئی اسکا علاج کرنیوالا نہین ہے کہ ابدالان موجودہ متفق ہو کر حضرت شیخ نورالدین بایزاد قدس سرہٗ سے کہنے لگے کہ ہم چاہتے ہین سب کے سب سید محمد گیسو دراز قدس سرہٗ کے مرید ہون شیخ موصوف نے فرمایا ٹہیرو ہم لوگون مین علو مرتبت کی جو علامتین ہین اگر وہ سید محمد گیسو دراز مین ہونگی تو تم اُسوقت مرید ہونا یہ کہکر قطب ابدال شیخ نورالدین بایزاد نے مراقبہ فرمایا۔ کیا دیکہتے ہین کہ ایک تخت بقعہ نور آسمان سے چار کس لا رہے ہین جسمین ایک صورت نہایت روشن خوش وضع بیٹھی ہوئی ہے اُسکے بازو مین حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ بیٹھے ہوئے ہین۔

جب حضرت شیخ یہ علامت دیکھ چکے تو پہر اتنے ہی مین کیا دیکہتے ہین کہ حضرت سید بندہ نواز ایک مرکب پر سوار ہین اور ارواح اولیاء آپکے اطراف ہجوم کئے ہوئے ہین۔

ایک روح الامین سے آگے بڑھکر بلند آواز سے کہہ رہی ہے وتمت کلمة ربك صدقا وعدلا جسوقت اس دوسری علامت کو بہی قطب ابدال معائنہ کر چکے تو ابدالان موجودہ کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ اب جاو حضرت سید بندہ نواز قدس سرہٗ کے مرید ہو۔ سرون کو اُنکے آستانہ مبارک پر رکہو۔ کہ وہ جملہ ابدال حضور کی خدمت مین حاضر ہو کر مرید ہوئے۔

ملفوظات

چونکہ ملفوظات اولیاء اللہ کے فوائد و منافع ارباب بصیرت اور نظر بازان حقیقت سے پوشیدہ

١٥٤٦٨

صاحب توکل ہو (٦) یہ کہ تمام کام نرمی کے ساتھ کرے اور مسکین نوازی و مسافر پروری کا پابند ہو۔ (٧) یہ کہ امور جواز مین صراحۃً اور خاص خاص مواقع پر اشارۃً و کنایۃً امر کا عادی ہو (٨) یہ کہ ہر دم ادنی و اعلیٰ کے ساتھ یکسان معاملہ رکھے (٩) یہ کہ جن چیزون سے خود ایک دفعہ اجتناب کرے پھر نہ آپ انکا مرتکب ہو نہ مریدون کو انکی اجازت دے (١٠) یہ کہ جسے ایک دفعہ قبول کرے پھر اُسے رد نکرے۔

سجود زمین بوسی مشائخ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور مریدون کے فرائض اور انکے اعتقادات کے متعلق بیان فرما رہے تھے اثنائے بیان مین ایک عالم ظاہری بول اُٹھے کہ آپکی مجلس کے آنیوالون مین اکثر لوگون کو دیکھتا ہون کہ وہ زمین بوسی و بجاآوری سجدہ کے بڑے پابند ہین آپ انکو منع نہین کرتے۔ فرمایا کہ مین انکو روکنا چاہتا ہون مگر دیکھتا ہون کہ اول تو یہ عمل ان لوگون کا عشق و محبت پر مبنی دوسرے پیران طریقت مین اوپر سے ایسا ہی سلسلہ چلا آتا ہے اب یہ مجال نہین کہ اس سلک کو بدل دون قطع نظر اس سے جیسے روزہ ماہ رمضان کے قایم ہو جانیکے بعد عاشورہ کے روزہ کی فرضیت جاکر استحباب باقی رہتا ہے اسیطرح اگلی امتون مین سجدہ مستحب تھا۔ رعیت بادشاہ کو۔ شاگرد اُستاد کو۔ امت پیر کو سجدہ کیا کرتی تھی۔ عہد دولت حضرت سرور کائنات مفخر موجودات علیہ التحیات والصلوٰۃ مین گو سجدہ کا استحباب جاتا رہا مگر اباحت باقی رہی پس اباحت مین ممانعت کو کیا دخل[۱]۔

انعام خرقہ

[۱] مفتاح العاشقین مین حضرت روشن چراغ دہلی رحسے منقول ہے کہ ((سجدہ امتان پیشین را مستحب بود کہ ما در و پدر را و استاد و پیر را و سلاطین را سجدہ میکردند چون وقت حضرت رسالت پناہ رسید استحباب سجدہ رفت مباح ماند چنانکہ روزہ ایام بیض کہ پیش ازان فرض بودہ است و در وقت رسالت پناہ ایام بیض را فرضیت نماند اما استحباب باقیماند چون استحباب سجدہ رفت مباح ماند و بدین کار نگردد)) اسیطرح موقع ہذا کے متعلق جو کچھ فوائد الفوائد مین نقل کیا گیا ہے اسکا بھی مطلب و مدعا یہی ہے کہ فرض کی فرضیت اُٹھ جانے پر استحباب باقی رہجاتا ہے جیسے ایام بیض و ایام عاشورہ کہ امم ماضیہ پر فرض تھے جب حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ماہ رمضان کے روزہ فرض ہوگئے تو ایام بیض و ایام عاشورہ کی فرضیت اُٹھکر استحباب باقی رہگیا یہی صورت سجدہ کی بھی ہے کہ امم سابقہ کے لئے مستحب تھا مگر جب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے اس کا استحباب جاتا رہا تو اباحت باقی رہ گئی پس اباحت مین ممانعت نہین ۱۲ من مولفہ ۱۲

کیونکہ اُسمین شیخ حیّ۔ قایم۔ ظاہر کی صورت پیدا نہین ہوتی۔
اسی اثنائے کلام مین ایک اور درویش بول اُٹھے کہ یا حضرت بعض ایسے لوگ بہی ہین کہ اُنہون نے شیخ کو دیکہا تک نہین اور مُرید بنگئے آپنے فرمایا کہ گو باعث بُعد یا اور موانعات کی وجہ سے ایسا مرید پیر تک نہ پہونچسکا اور عمل مذکور اُسکا اُسکی ارادت وا قرار واثق پر مبنی بہی سہی مگر اولی یہی ہے کہ شیخ کی خدمت مین حاضر ہو کر مسنون طریقہ کی موافق شیخ کے ہاتہہ پر بیعت کرے۔

بیعت در بیعت

اسکے بعد میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ بعض فقراء جو ایک پیر سے بیعت کرکے پہر دوسرے سے بیعت کرتے ہین اور خرقہ لیتے ہین اسمین کچہہ فائدہ ہے آپنے فرمایا کہ اگر پیر کوئی ضرورت دیکھے اور خود ہی اپنے مرید کو کسی دوسرے شیخ کی سپرد کرے یا انہنوز مرید کی تکمیل نہین ہوئی تہی کہ پیر کا وصال ہوگیا اور اُسکے پورا کرنے کی غرض سے مریدنے دوسرے پیر سے بیعت کی تو بیشک یہ بیعت در بیعت جلب منفعت سے وابستہ ہے ورنہ یہ تکرار بیکار ہے بیعت وہی بیعت کافی ہے جو پہلے ہوچکی۔ ہمارے حضرت سلطان المشائخ نظام الملت والدین قدس اللہ سرہ العزیز نے بہی بیعت در بیعت کو کبہی پسند نہین کیا ہے۔
اسی طرح شیخ حسین بن منصور حلاج۔ خیر نساج کے مرید جب حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتمین بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت شیخ جنیدؒ نے فرمایا کہ جاؤ تم خیر نساج کے مرید ہوچکے ہو اب مین تمکو مرید نہین کرسکتا[۱]۔

شناخت شیخ

فرمایا کہ صفات عشرہ ذیل کے ساتہہ جو موصوف ہو وہ شیخ ہے ورنہ نہین۔
(۱) یہ کہ ریاضات و مجاہدات فقر مین جہاں تک ممکن طاق ہو (۲) یہ کہ تمام قول فعل اُسکے شرع شریف کے موافق ہون (۳) یہ کہ مؤدب و ادب آموز ہو (۴) یہ کہ ریاکار نہو اور سخاوت پیشہ ہو (۵) یہ کہ

[۱] اسی تکرار بیعت کے متعلق ایک موقع پر تنار ترکمانی مین لکہا ہے کہ اکبر بادشاہ دہلی نے حضرت شاہ نظام نارنولی رحہ سے دوبارہ بیعت کی اگرچہ نکہ مبادی سلطنت کے دقت اکبر کو حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری مرید کرچکے تہے اسلئے حضرت شاہ نظام نارنولی رحمۃ اللہ علیہ نے اکبر کی تکرار بیعت پسند نہ کی اور فرمایا کہ عدم تکرار بیعت و ارادت از مستحسنات متاخرین است بر عقد اول مضبوط باید بود ورشتہ ارادت تحتین را سست نباید کرد ۱۲ من مؤلفہ ۱۲

اظہار کرامت کو کبھی پسند نہین کیا اور اس سے کوسون بھاگتے رہے۔
چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ ابوالحسن نوری ایک دریا کے کنارہ پر تشریف لائے مچھلیان پکڑنیوالا مچھلیان پکڑ رہا تھا آپنے اُس سے فرمایا کہ مین صاحب کشف و کرامات ہون تو اسکے بھر پانی مین جال ڈال دیکھیہ تو ڈھائی من کی مچھلی جال مین آئیگی اُسنے اُسیوقت جال کو پھینکا جال کے پھینکتے ہی بہت بھاری مچھلی آن پھنسی باہر نکل کر جو وزن کیا گیا تو وہ مچھلی فی الواقع پوری ڈھائی من کی اُتری۔
یہ خبر حضرت شیخ جنیدؒ کو بھی لگی اُنہون نے فرمایا کہ اگر مچھلی کی جگہ سانپ نکلتا اور اُسکو کاٹ کہاتا تو بہت اچھا۔ سامعین سے ایک شخص بول اُٹھا کہ حضرت یہ کیا بات ہے اسپر آپنے فرمایا کہ اگر سانپ نکلکر اُسکو کاٹتا ہلاک ہوتا۔ شہادت کا مزا پاتا۔ اب مین نہین جانتا کہ اس غرور کرامت سے اُسکا انجام کار کیونکر ہو۔
اسیطرح ہمارے پیران عظام نے بھی اظہار کرامت کو بُرا سمجھا گو کتنے ہی امتحانات لئے گئے سب ہی کچھ بہتان بندیان ہوئین۔ مگر خوارق عادات و کرامات کو کام مین نہ لایا گیا۔ ہان اگر کسیوقت خاص مین باشارۂ غیبی یا کسی اشد ضرورت و مصلحت کی غرض سے اظہار کرامت ہو گیا ہو گیا۔ جیسے شیخ سعد الدین حمویہ رحمتہ اللہ علیہ سے ظہور مین آیا کہ خراسان کے بادشاہ کو آپکی نسبت خیال تھا کہ آپ اہل اللہ سے نہین ہین ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ آپ ایک باغ مین تشریف لیگئے بادشاہ بھی آگیا سیبون کا موسم تھا بادشاہ نے اپنے دل مین منصوبہ کیا کہ اگر یہ فقیر صفائی قلب رکھتا ہے تو خود بخود ایک سیب توڑ کر مجھکو دیگا حضرتنے نور باطن سے دریافت کر لیا اور فرمایا کہ اے بادشاہ اگرچہ ترک فرض ہوتا ہے مگر مینے اگر تجھکو سیب نہ دیا تو تجھکو فقیرون سے اور بھی بدگمانی ہو گی یہ کہکر آپنے ایک سیب توڑا اور بادشاہ کی گود مین پھینکدیا

اندازۂ مکالمت

اسی ضمن مین آپنے فرمایا کہ ستر کرامت تو فرض ہی ہے مگر مکالمت مین بھی تمیز و امتیاز چاہیئے کیونکہ ہمارے حضرت رسول مقبول صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تکلموا الناس علیٰ قدر عقولہم یعنے آدمیون کی عقل کے موافق کلام کرو پس اگر کلیم نے مخاطب کی سمجھ بوجھ سے زیادہ بات

ایک مرتبہ حضور کی مجلس مین ایک درویش سیاح خرقۂ درویشی کی اصل وحقیقت کے مستفسر ہوئے آپنے اُسکی کیفیت بیان کرکے ضمناً فرمایا کہ خرقہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک خرقۂ تبرک دوسرے خرقۂ ارادت۔ چنانچہ مین نے اپنے حضرت مخدوم صاحب قدس سرہٗ سے سنا کہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہمنے جن لوگون کو خرقہ دیا اُنمین چار شخصونکو خرقۂ ارادت باقیونکو خرقۂ تبرک دیا۔ اسیطرح حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین نے جن لوگون کو خرقہ دیا اُنمین پانچ چھہ کو خرقۂ ارادت باقیونکو خرقۂ تبرک دیا ہے۔

اگرچہ اس موقع پر ہم اصل خرقہ کی کیفیت بھی جو آپنے بیان فرمائی قلمبند کرتے مگر چونکہ یہی موقع جوامع الکلم کی ایک مجلس مین بھی آگیا ہے اور وہان اُسکو حضرت نے مفصل بیان فرمایا ہے اسلئے انشاء اللہ تعالیٰ اس تفصیل کو جوامع الکلم کے انتخاب مین لکھینگے فلیراجع الیہ

اقسام خلافت

ایک روز حضور کی مجلس مین بہت سے لوگ حاضر تھے جنمین باہر والون کی تعداد زیادہ تھی آپنے خلافت وغیرہ کے ذکر مین فرمایا کہ مرید کو جو خلافت پیر کی طرف سے حاصل ہوتی ہے وہ تین طرح پر ہے۔ ایک الہامی ورحمانی وہ وہ ہے کہ پیر کے دلمین الہام واقع ہو اور وہ مرید کو درجۂ خلافت سے ممتاز فرمائے۔ دوسرے ذاتی وصفاتی وہ وہ ہے کہ پیر مرید کی صفات ذاتی ونیکو کاری معاملات کو دیکھکر بغیر کسی ایماء واشارہ کے اپنی ہی طرف سے خلافت عطا کرے تیسرے سببی وعرضی وہ وہ ہے کہ کوئی الہام تو نہو نہ شیخ کو خود ہی عطائے خلافت کا خیال آئے بلکہ عزیز اقارب یا کسی دوسرے شیخ کی سعی وسفارش عارض ہونیکے سبب خلافت کے مرتبے سے سرفرازی حاصل ہو جائے پس ان تینون قسمون مین سب سے بہتر پہلی قسم ہے۔

ستر کرامت

حضرت کے مریدین ومعتقدین مین سے مولانا محمد حسین صاحب نے تذکرہ کیا کہ حضور شاہ موسیٰ سہاگ احمد آبادی کے خوارق عادات وکرامت کا بہت کچھ چرچا ہے گجرات کے تمام اطراف وجوانب مین شہرت پھیل رہی ہے آپنے فرمایا کہ ہان ہوگی مگر کرامت کے باب مین آیا ہے فرض اللہ تعالیٰ کتمان الکرامت علے اولیائہ کما فرض علی انبیائہ اظہار المعجزۃ اسلئے مشائخ عظام نے

ہون مجھ پر نماز درست نہین

ذکر الصالحین

ولا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فؤادک کے معنی مین فرمایا کہ صلحاء کے ذکر خیر مین بھی بڑے بڑے فوائد ہین خود حضرت رسول خدا صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ صلحاء و اولیاء کے ذکر اذکار سننے سنانے مین کیا کیا منافع ہین فرمایا کہ قلوب کی صفائی ہوتی ہے۔ پژمردگی کو رفع کرتا ہے۔ قوت و ہمت بڑہتی ہے حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز کا قول ہے کہ جس کسی نے صلحاء و بزرگان دین کے ذکر کو سنا اُسکے دلمین حق جل و علا کی محبت زیادہ ہوئی۔ ہمت و طاعت بڑہی۔ اگر سامعین مین سے مغرور متکبر ہے اُسکا غرور و تکبر گھٹا۔ اگر مصیبت زدہ بیمار مفلس ہے، قناعت، صبر، تحمل کا کاربند ہوا ؎

ذکر نیکو رفتگان دارد ثواب — عاصیان را میرہاند از عذاب
چون نیکو رفتگان در ساختیم — ہمنشینان ملائک یافتیم
ہر کرا باشد محبت با خدا — کے بداند واصلانش را جدا
ذکر ایشان ذکر آن یزدان بود — یاد نیکان یاد آن سبحان بود

تلاوت قرآن مجید

اسی ذکر و اذکار صدر کے ضمن مین آپ نے فرمایا کہ حضرت مخدوم صاحب قدس سرہ العزیز سے ایک مرید نے دریافت کیا کہ جس قاری قرآن کو معانی و مطالب قرآن پر عبور نہو اُسے سوائے ثواب قرأت کے اور بھی کچھ فائدہ پہونچتا ہے آپنے بتفصیل بیان کیا کہ اول تو قاری قرآن دینا مستحق ثواب۔ دوسرے دنیا دارون مین بھی متقی بنکر اُسکے انوار و برکات سے قلب مصفا و منور رہتا ہے۔ علاوہ برین گو پڑہنے والا معانی و مطالب نہ سمجھتا ہو مگر یہ ممکن نہین کہ کلام پاک کا اثر دل پر نہ پڑے۔ اُسکی مثال اسطرح سمجھلو کہ بیمار کو کوئی نسخہ دیا جائے گو وہ یہ نہین جانتا کہ یہ نسخہ کن کن اجزائے گرم و سرد و خشک و تر سے ترکیب دیا گیا ہے اور اُسکے کیا کیا فوائد و منافع ہین مگر یہ نسخہ اپنا اثر دکہاہی دیتا ہے۔ اسیطرح قرآن مجید کا لفظی پڑہنے والا بھی اُسکی تاثیر سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ خالی نہین رہتا۔

بیان کی اور وہ اُسکی تہ کو نہ پہونچیگا تو ظاہر ہے کہ اس سے طرح طرح کی خرابیان پڑینگی اعتراضات ہونگے اصل مطلب وعاقبت ہوگا چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہی روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شریعت و طریقت کے بڑے بڑے اسرار کی تعلیم کی اور فرمایا کہ یہ باتین ہراک کے روبرو بیان کرنیکی لایق نہین ہین اگر فی الواقع مین آپکے اسرار تعلیمی دوسرون کے روبرو بیان کرتا تو اسمین بڑے بڑے نقصان پیدا ہوتے لہذا شیخ کو چاہیے کہ وہ کلموا الناس علے قدر عقولہم کی بہی پوری پابندی رکہے۔

مراتب ومعاملات اولیاء اللہ

اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ کی اشنار تفسیر مین فرمایا کہ اولیاء اللہ کے مراتب و معاملات کو وہ ہی خوب جان پہچان سکتا ہے کہ جو خود بہی ویسا ہی مرتبہ رکھتا ہو۔ علمائے ظاہری کا یہ کام نہین ہے کہ وہ مقبولان خاص و برگزیدگان حق کے اسرار وغوامض کو پہونچ جائین چنانچہ حضرت احمد معشوق مرید حضرت شیخ صدر الدین عارف ملتانی جنپر استغراقی حالت زیادہ طاری رہتی تہی اتفاقاً ایک رات چلنے کے جاڑے مین دریا کے اندر کہڑے ہوکر جناب باری مین عرض کرنے لگے کہ الٰہی جبتک میری کنیت مجہپر کہلجائیگی مین پانی سے باہر نہ آؤنگا۔ ندا آئی کہ تو وہ ہے کہ قیامت کے دن دوزخیونکو تیری سبب سے نجات ہوگی اسپر شیخ نے پہر عرض کیا کہ مین اسی پر بس نکرونگا آواز آئی کہ درویشان عارف میرے عاشق ہیں تو میرا معشوق تب آپ پانی سے باہر آئے اور احمد معشوق کے نام سے شہرت پانے لگے۔ چونکہ علمائے ظاہر کو اسپر رشک ہوا اور آپ استغراقی حالت کی وجہ سے روزہ نماز کے پابند بہی نہ تہے اسلئے سب آپکے ساتہ حجتین ہونے لگین اور نماز پڑہانے پر مجبور کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ اگر نماز پڑہواتے ہو تو سورہ فاتحہ نہ پڑہونگا علماء نے کہا کہ بے سورہ فاتحہ کے نماز نہوگی آپنے فرمایا کہ اگر سورہ فاتحہ پڑہواتے ہو تو ایاک نعبد وایاک نستعین نکہونگا علماء نے کہا کہ بغیر اسکے سورہ پوری نہوگی آخر کار جب آپکو نماز پر کہڑا کیا گیا اور ایاک نعبد وایاک نستعین کا موقع آیا تو آپکے ہربن مو سے خون کا فوارہ جاری ہوگیا اسوقت آپ حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر فرمانے لگے کہ دیکہو مین عورت حائضہ

خبر دار ہوئے دوڑے اول قلندر کو پکڑا پھر مخدوم صاحب کو جا کر دیکھا تو ہنوز آپ استغراق ہی میں تھے ہوشیار کیا تو فرمانے لگے کیا معاملہ ہے خدام نے روئداد بیان کی ارشاد ہوا کہ کچھ مضائقہ نہیں قلندر کو چھوڑ دینا چاہیئے

نشست ذاکر

اسی بیان مراقبہ میں ایک شخص کی طرف سے یہ اور سوال پیش ہوا کہ ہنود فقرار کے ہان ذاکر کے لئے تین سو ساٹھ نشستیں قائم کی گئی ہیں مسلمان ذکر کرنیوالے کیلئے کونسی صورت رکھی گئی ہے فرمایا کہ فقرائے ہنود کی تو ہنود ہی جانیں مگر مین نے اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا سنا ہے کہ ذکر کرنے والا ذکر کرتے ہوقت رو بقبلہ ہو۔ دو زانو بیٹھے۔ دونوں ہاتھوں کو دونوں زانوں پر بسید ہا رکھے۔ اپنے طریقہ اور سلسلہ کے ذکر و شغل میں مصروف رہے اور تصور کرلے کہ میرے دل مین سوائے حق جل وعلا کے اور کچھہ نہیں ہے۔

خلوص نیت

نیت کے متعلق ذکر آیا۔ فرمایا کہ مخلوق کی نظر عمل پر رہا کرتی ہے اور خالق کی نگاہ نیت پر لہذا آدمی کو چاہیئے نیت بخیر رکھے۔ درستی نیت کے ساتھہ سارے معاملے درست ہوا کرتے ہیں چنانچہ نقل ہے کہ دمشق کی ایک مسجد کا متولی نذر و نیاز کی بدولت بڑے چین اُڑایا کرتا تھا دیکھا دیکھہ ایک فقیر عابد کی نیت بگڑی یعنے وہ خیال کرنے لگا کہ عجب نہین ہے اگر اس مسجد مین چلکر طاعت۔ عبادت سے کچھ تو اسطرح کی تر ہی اُڑایا کرین۔ بلکہ بعید نہین کہ رفتہ رفتہ تولیت ہی حاصل ہو جائے۔ غرضکہ وہ فقیر۔ عابد۔ اُس مسجد مین آکر معتکف ہوا۔ طاعت و عبادت مین مشغول رہنے لگا۔ مدت گذر گئی مگر کسی نے کوڑی کو بھی نہ پوچھا۔ آخر کار سنبھلا اور ایک روز اپنے ذکر و شغل کے وقت مقررہ پر جناب باری مین ملتمس ہوا کہ الٰہ العالمین مین اپنی بدنیتی سے توبہ کرتا ہون اب تیری طاعت۔ عبادت۔ تیرے ہی واسطے کیا کرونگا۔ چنانچہ بعد ازین جب وہ بخلوص نیت طاعت و عبادت مین مصروف رہا تو تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ حاکم وقت تولیت دینے لگا مگر اُسنے قبول نہ کی[۱]۔

[۱] شروع فوائد الفواد مین بھی (اصل نیت) کے موضوع پر یہ حکایت درج ہے ۱۲

شناخت فقرائے اصلی و نقلی

ایک موقع پر شیخ محمد امین امرائے دکن سے مستفسر ہوئے کہ یا حضرت جو ظاہر اللہ والو نمین ملنے کے لئے اللہ والون کی سی صورت شکل بناتے ہین اور معاملات مین بھی درست نہین ہوتے آنکی طرف سے کیونکر اطمینان کیا جائے اور ایسے بزرگون کی جانب سے کیسے خیالات ہونے چاہئین آپ آبدیدہ ہوکر فرمانے لگے کہ ایسے فقرا کی حالت پر تو اللہ تعالے رحم فرمائے مگر ان کھرے کھوٹے کی تمیز و امتیاز کا کام ہر ایک کا نہین ہے لہذا چاہئے کہ ایسی جانچ پرتال کے جھگڑو نمین نپڑے من تشبہ بقوم فھو منھم کے مآل کار پر نظر رکھے۔

اسی لئے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ درویش صورت گو درویش سیرت نہو مگر تاہم اُسکی تعظیم و تکریم چاہئے۔[۱]

صفت مراقبہ

ایک روز آپنے اپنے مرید میر یار علی کے سوال پر مراقبہ کے لغوی و اصطلاحی معانی بیان کرنیکے بعد فرمایا۔ مراقبہ وہ مراقبہ ہے کہ طالب طلب مقصود مین اسقدر محو و مستغرق ہو کہ دنیا و ما فیہا کی اُسے بالکل خبر نرہے کہ اسپر پہلے مثالاً حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے اُس مراقبہ کی صورت جسے آپنے بلی کے خیال شکار موش کے وقت اُسکے بیحس و حرکت ہونے سے اخذ کی تھی بیان کرکے پھر فرمانے لگے کہ ہمارے حضرت مخدوم صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے مراقبہ کی بھی یہی صورت ہوا کرتی تھی کہ دنیا و مافیہا سے بالکل بیخبر ہوجایا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مخدوم صاحب ظہر کی نماز کے بعد داخل حجرہ ہوکر مراقبہ مین بیٹھے مین اپنے حجرہ مین طلباء طریقت و حقیقت کو تعلیم دیتا رہا۔ شیخ زین الدین ہمشیرہ زادہ مرید حضرت بھی کسی کام کو چلے گئے۔ چونکہ مخالفین کو موقع کا انتظار تھا اسلئے ایسے وقت کو غنیمت جان تراب نامی قلندر نے حجرہ مین گھس آپکو چھری سے گھائل کیا اور جب یہ سمجھ لیا کہ کام تمام ہوگیا تب باہر نکلا۔

آپ مقام صمدیت مین تھے آپکو اسکی کچھ خبر بھی نہوئی۔ مجرم سے خون باہر نکلنے پر جسوقت خدام

۱ـــ انہین معانی مین شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے ؎ ہر کرا جامہ پارسا بینی ؛ پارسا دان و نیک مرد انگار ؛ سن مولفہ ۱۲

حضرت مخدوم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد کہ فقیر کو چاہیئے کہ نہ شکم سیر ہو کر کہائے نہ دیر تک سوئے۔

بعض کبار کے نزدیک ایک دن بیچ کہانا کہانا یعنے صوم داودی رکہنا اختیار کیا گیا۔ بہرحال طریقت کے منازل ومراحل طے کرنیوالون کو مرکب نفس کے لئے صرف تقویت چاہیئے لہذا سد رمق کھا پی لے اور بس۔

تعریف سماع مع جواز سماع

فرمایا کہ سماع ایک آواز موزون ہے نہ یہ علے الاطلاق حلال ہے نہ حرام۔ اسکی چار قسمین کی گئی ہیں۔ اول حلال دوسرے حرام تیسرے مکروہ چوتھے مباح۔ پس اگر سننے والونکا میل خاطر زیادہ تر حقیقت کی طرف ہے تو مباح۔ اگر مجاز کی جانب ہے تو حرام۔ متوسط ہی تو مکروہ۔ اسیطرح سامعین کا میلان اگر بکلیہ حق جوئی کیطرف ہی تو حلال۔

حلال کے لئے چند شرطین بہی رکہی گئی ہین۔ پہلے یہ کہ ایسے محافل ومجالس مین گانے بجانے والا مرد ہو نہ عورت۔ دوسرے یہ کہ مزامیر کا لگاؤ نہو تیسرے یہ کہ جو کچہہ پڑھا جائے وہ فحش سے بالکل خالی ہو چنانچہ اسی بحث کے متعلقات مین آپنے احادیث کا حوالہ بہی دیکر فرمایا کہ حضرت شیخ الشیوخ العالم فرید الحق والدین سے کسی نے حرمت واباحت سماع کے بارہ مین کچہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ یکے سوخت وخاکستر شد دیگری ہنوز در اختلاف است[1]۔

مستلزمات سماع

فرمایا کہ خاص سماع اور موقع سماع کے لئیے یہ باتین ضرور ہونی چاہئین۔ پہلے فراغ خاطر۔ دوسرے مکان دلکشا تیسرے اہل مجلس کا ہمجنس وہم مشرب ہونا چوتھے عطریات کی موجودگی پانچوین حاضرین وسامعین کا مودب وسرنگون رہنا تاکہ باہم مکالمہ ودیدہ بازی نکرین۔ چشم

---

[1] آپکو بہی سماع سے کمال رغبت تہی جب دہلی مین آپنے اسکی ابتدا کی تو مریدین ومعتقدین ان مجلسون مین شریک ہوکر تواجد انہ سنہ وسجود ہو جایا کرتے تہے کہ یہ حالت بعضون کے ناگوار خاطر تہی اسلیئے اسکو بادشاہ کے کانون تک اس طرح پہونچایا گیا کہ سید بندہ نواز کی مجلسون مین شور وغل بہت ہی ہوا کرتا ہے خلاف شرع سجدے کئے جاتے ہین ایسا نہو کہ یہ حامی امور کبہی کوئی فساد پیدا کرین۔ بنا بران فیروز شاہ نے حکم دیا کہ آئندہ سے سماع خلوت مین ہوا کرے۔ چنانچہ اس وقت سے حضرت اپنے صاحبزادون۔ یارون سمیت حجرہ مین سماع فرمانے لگے یہ ہی رواج اتبک بہی جاری ہے ۱۲

فضائل ضیافت

ضیافت کے فضائل مین چند احادیث کا حوالہ دیکر نقلاً فرمایا کہ اسی عمل کے طفیل حضرت جبرئیل مہتر ابراہیم خلیل اللہ ؑ کے لئے خلعت خاص لائے اور اسی طریقہ کے متعلق بی بی فاطمہ سلام رحمۃ اللہ علیہما معاصر حضرت شیخ الشیوخ فریدالملت والدین کا قول ہے کہ پارۂ نان وکوزۂ آب خلوص نیت سے دینا دینی و دنیوی نعمتون کا حاصل کرنا ہے۔

انہین روایات مین سے ایک اور روایت ہے کہ شیخ ابو اسحٰق شہریار گازرونی کو جو ایک غریب آدمی کے بیٹے نوربافی کا کام کیا کرتے تھے جب شیخ عبد اللہ خفیف نے انعام دیا کیا تو انہون نے پوچھا کہ اب مجھکو کیا کرنا چاہیئے۔ شیخ عبد اللہ نے فرمایا کہ تم اپنی کمائی نصف کھانا دوسرونکو دیدیا کرو۔ چنانچہ انہون نے یہی طریقہ اختیار کیا۔

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ تین فقیر چلے آئے شیخ ابو اسحٰق نے ما حضر پیش کیا جب فقراء کھانا کھا چکے تو کہنے لگے کہ اس شخص نے ہماری بغیر استدعا کے ہمکو کھانا کھلایا اسکے لئے دعائے خیر کرنی چاہیئے۔ ایک انمین سے بولا مین نے اسکو دنیا دی کہ ابو اسحٰق کو کی بادشاہت ملی۔ دوسرے نے کہا کہ مین نے دین بخشا کہ ابو اسحٰق شیخ وقت صاحب خانوادہ ہوئے تیسرے نے دعا کی کہ اسکو دین و دنیا دونون نصیب ہون جیسا کہ ظاہر ہے ابو اسحٰق بادشاہ بھی ہوئے اور اخیر مین جماعت درویشون کے سرگروہ بھی بنے۔

کم کھانیکے منافع

کمال انسانی کے لئے قلت طعام و قلت الکلام و قلت المنام و قلت الصحبت مع الانام کی ضرورت بیان کرکے فرمایا کہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جس فقیر نے رات کو بھوکے رہنے کی عادت اختیار کی وہ شب اسکو شب معراج ہے اور جس فقیر نے صباح اٹھکر پاخانہ کا منہ تکا اسکو گویا دوزخ کے دروازہ سے مونہ پھیر ہوئی۔

ایک اور بزرگ کا مقولہ ہے کہ اگر شکم سیر ہو کر قیام شب مین مصروف ہو تو اس سے کم کھا کر رات بھر کا سونا بہتر ہے۔

ف نہ نانے کہ خورد مرد خدا ؛ بذل درویشان کند نیمے دگر ؛ اسیکا مصداق ہے ۱۲ من مولفہ ۱۲

پس جسوقت صبح ہوئی اور اُس بزرگ نے سنتین۔ درود وظائف ختم کرنیکے بعد مسجد مین پہونچکے نماز کی نیت باندہی تو ایک شخص اسکے قریب امام کے داہنے ہاتہہ آیا اور نماز پڑہنے لگا۔

بزرگ نے سلام پہیرتے ہی جو اس شخص کی طرف نظر ڈالی تو کیا دیکہتا ہے کہ یہ تو اپنے ہی محلہ کے نیلگر کا ایک شاگرد ہے نہ دوست خدا۔

اسپر بزرگ نے خواب کو غلط تصور کرکے دوسری شب پہر استخارہ کیا۔ اس رات بہی وہ ہی صورت پیش آئی تیسری مرتبہ پہر اور عمل کیا۔ مگر جب وہ ہی معاملہ ظہور مین تو ناچار بزرگ اپنی تسکین خاطر کے لئے شہدا و صلحا کی زیارت ہی کیواسطے چل کہڑا ہوا۔

اسی اثنار مین ایک آندہی نے آکر اُن بزرگ کو ایسا اُڑایا کہ حضرت ایک سُنسان جنگل مین جا پڑے چونکہ ظہر کی نماز کا وقت ہوچکا تہا اسلئے انہون نے نیت کی کہ اگر جماعت ملجاوے تو اُسکے ساتہہ نماز پڑہنی چاہیے کہ یکایک اس نیت کے ساتہہ ہی ایک طرف سے موذن کی آواز سنائی دی۔ دوڑے کیا دیکہتے ہین کہ اُس جنگل کے بیچون بیچ ایک چہوٹی سی مسجد بنی ہوئی ہر پانی بہی موجود ہے۔ موذن اذان دے رہا ہے۔ یہ بہت خوش ہوے کہ جماعت ملگئی اور آبادی کا بہی پتہ لگ گیا۔ وضو کرنے لگے اور بانگ صلوٰۃ سے سمجہے کہ ابہی اور بہی لوگ آنے والے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تقریبًا دو سو مرد جنمین اکثر درویش صورت فقیرانہ وضع بعض دستار بند تہے آکر جمع ہوئے۔

اب ان لوگون کے آنے پر بزرگ سمجہے کہ میری دعائین قبول ہوئین۔ خدا کے دوست یہ ہی لوگ ہین۔ العرض جب صف بندی ہوکر تکبیر کا موقع آیا تو بزرگ کیا دیکہتے ہین کہ یکایک تمام جماعت پر ایک ہیبت سی طاری ہوگئی صفین ٹوٹ گئین۔ سب کے سب مسجد کے دروازہ کیطرف متوجہ ہوگئے۔

اسی اثنار مین دفعتًہ وہ ہی شاگرد نیلگر مُصلّےٰ لئے ہوئے آیا اور امامت پر کہڑا ہوگیا۔ جب جماعت ختم ہوچکی اور نمازی نماز سے فرصت پاچکے تو بزرگ نے اُس شاگرد نیلگر کا دامن پکڑا اُسنے اشارہ کیا کہ دس رکعتین سنتون کی پڑہو جب یہ پڑہ چکے تو پہر اُس شاگرد نیلگر نے کہا کہ یہ تمام نمازی۔ ابدال۔ اوتاد۔ سے ہین۔ انکے قدم لو۔ دست بوس ہو کہ دروازہ مسجد چاہیے تجھ

وگوش وہوش سے سب کے سب حق کی طرف متوجہ رہین جو کیفیت ولذت پیدا ہو اُس سے حظ اُٹھائین ضبط کرین اگر ضبط ہو سکے اور بے اختیار نہ تواجد ہو تو یہ اور صورت ہے اسی لئے اسکو مباح رکھا گیا ہے جیسے موافقت قوم بھی لازم ہے یعنے اگر اہل وجد استادہ ہون تو اور حاضرین کو بھی چاہئے کہ تعظیماً کھڑے ہو جائین۔

حال

اسکے بعد فرمایا کہ سماع مین اہل سماع پر کیفیات ثلثہ انوار۔ احوال۔ آثار۔ کا عوالم ثلثہ ہی نزول ہوا کرتا ہے اگر عالم ملکوت سے روح پر فیضان ہے تو انوار۔ اور جو عالم جبروت سے قلب پر ہے تو احوال۔ اور جو عالم ناسوت سے اعضاو جوارح پر ہے تو آثار۔ چنانچہ انہین کیفیات کے اثر سے اہل سماع متاثر ہوتے ہین اور اُس سے تواجد وغیرہ کی صورت پیدا ہوتی ہے۔[۵]

چونکہ اب بفضلہ تعالٰے انوار المجالس کے انتخاب سے ہمکو فرصت مل چکی لہذا حضرت سید بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے ملفوظ جوامع الکلم نامی کا انتخاب شروع کیا جاتا تاکہ قدراوا ستمتع

مقربان بارگاہ الٰہی کی عمومیت وضع اور عدم تخصیص صورت

سعید داربن سید شاہ حسین مشتہر بہ محمد اکبر عرف میان بڑے حضور کے فرزند اکبر۔ جوامع الکلم جامع تحریر فرماتے ہین کہ ایک روز میرے اور مولانا زین الدین کے تخلیہ مین حاضر ہونے پر آپنے اکثر معاملات خاص وحکایات مطول بیان کرکے فرمایا کہ ایک بزرگ کو بزرگان دین سے لو لگی کہ دوست خدا کی تحقیق کیجئے اور اسکی صحبت مین رہئے۔ چنانچہ اسی جد وجہد مین استخارہ وغیرہ کرنے پر اُس بزرگ نے ایک رات خواب مین دیکھا کہ صبح کی نماز کے وقت امام کے داہنے ہاتھ تیرے قریب جو کوئی آکر نیت باندہے وہی ہمارا دوست ہے۔

---

[۵] اخبار الاخیار سے منقول ہے کہ اسی (حال) کے متعلق سائل کے سوال کرنے پر حضرت روشن چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اول انوار از عالم علوی نازل میشود برارواح بعدہٗ اثر آن ظاہر میشود بر قلب بعدہٗ بر جوارح وجوارح متابع قلب است چون قلب متحرک میشود جوارح نیز درحرکت می آید فوائد الفواد مین لکہا ہے کہ درحالت تلاوت وسماع سعادتیکہ حاصل میشود آن بر سہ قسم است انوار۔ احوال۔ آثار۔ وآن از ۳ عالم نازل میشود آن سہ عالم کدام است ملک است وملکوت است وبینہما جبروت وآن سہ سعادت کہ نازل میشود بسہ جانبے فرود می آید بر ارواح وقلوب وجوارح نخست انوار از ملکوت بر ارواح بعد از ان آنچہ در دل پیدا میشود آنرا احوال گویند وآن از عالم جبروت است بر قلوب بعد از ان بکائے وحرکتے وجنبشے کہ ظاہر میشود آنرا آثار گویند وآن از عالم ملک است بر جوارح الحمد للہ رب العالمین ۱۲ من مولفہ ۱۲۔

کہ اسی اثنا میں بام کعبہ سے وہ شخص اتر کر آیا حضرت خواجہ کیا دیکھتے ہیں کہ یہ جناب امیرالمومنین حسین علیہ السلام ہیں۔

پس حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ اسیوقت آپکے قدمون پر گر پڑے اور کہنے لگے کہ یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول تو آپکے لئے آپکی عظمت ذاتی ہی کافی ہے دوسرے آپکے جد اکرم حضرت رسول اللہ صلے علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت جنابہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذریعہ حضرت علی علیہ السلام کا وسیلہ کیا نجات اخروی کے لئے کچھہ کم سرمایہ ہے پھر آپکے بام کعبہ پر اس زارنالے کے ساتھہ دعائین مانگنے کا کیا سبب تھا۔

آپنے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ یہ سب کچھہ سچ ہے مگر جس روز آیہ وانذر عشیرتک الاقربین کا نزول ہوا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنابہ فاطمہ علیہا السلام کو بلاکر تنبیہاً فرمایا کہ انقذی نفسک من النار فانی لا املک من اللہ شیئاً یعنے اے فاطمہؑ پدری محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فردائے قیامت کچھہ کارگر نہوگی عذاب دوزخ کو نظرانداز نکردیا جائے اسی روز سے یہ خیال دامنگیر تہا کہ جب پدری حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابہ فاطمہ رضے اللہ تعالی کے لئے بیکار ہے تو مجھکو پدری علی و مادری فاطمہؑ کیا فائدہ پہونچا سکتے ہین اسیلئے آج کی رات یہ زارنالے تہی اور اسیواسطے واغوثاہ واغیاثاہ کا نعرہ بلند تھا۔

جونہین حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے یہ ارشاد سنا فریاد کرنے لگے چیخ اٹھے کہ اسی سماعتین کہ جب جنابہ فاطمہ رضے اللہ عنہا کے لئے پدری حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نفع رسان نہین اور جناب امیرالمومنین حسین علیہ السلام کو پدری علی و مادری فاطمہ غیر سودمند تو مسکین حسن کس شمار قطار مین۔ رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

آرائش ونمائش دنیوی سے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تنفر

فرمایا کہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی سفر کے لئے تشریف لیجایا کرتے تے

بزرگ نے ایسا ہی کیا۔ جب دست بوس ہو چکے اور قدم لیچکے تو پھر شاگرد نیلگر کے پاس آئے وہ کہنے لگا کہ کیا تم پیر انیلگر پیا دیکھکر مجھسے بد اعتقاد ہو گئے تھے انہون نے کہا بیشک ہان شاگرد نیلگر نے یہ قول پڑھا ۔ خاکساران جہان را بحقارت منگر ؛ تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد اور بزرگ کی آنکھین بند کرا کے طے الارض کر بزرگ کو بزرگ کی جھوڑا اپنے گھر کا راستہ لیا۔ جسوقت انکی آنکھین کھلین شاگرد نیلگر کی غلامی مین رہنے کے لئے اُسکے مکان پر پہونچے کیا دیکھتے ہین کہ شاگرد نیلگر کے دروازہ پر ہجوم ہو رہا ہے انہون نے ہجوم کا سبب دریافت کیا لوگون نے کہا کہ شاگرد نیلگر ابھی باہر کہین سے آیا تھا دوگانہ پڑھتے ہوئے سجدہ مین تھا کہ جان بحق ہوا۔

حضرت محمد اکبر حسینیؒ لکھتے ہین کہ جب آپ یہ حکایت بیان فرما چکے تو آپ نے آبدیدہ ہو کر یہ دو بیتین پڑھین ۔ آن بہ کہ نظر باشد و گفتار نباشد ؛ تا مدعی اندر پس دیوار نباشد ؛ میخواہم معشوق زمانی وزمینی ؛ من باشم و او باشد و اغیار نباشد ؛

خوف وخشیت حقتعالی

فرمایا کہ حضرت خواجہ حسن بصری رضؓ نے ایک شب حرم کعبہ کی حضوری پر بام کعبہ سے جو ایک آواز آتی ہوئی سُنی تو متحیر ہوئے کہ جب بام کعبہ پر کسیکو آنے جانیکی اجازت نہین تو پھر یہ آواز کیسی آرہی ہے چنانچہ جسوقت حضرت خواجہ کو استعجاب نے زیادہ بیچین کیا یعنے بغیر معائنہ موقع نہ رہ سکے تو آخر کار یہ بھی وہان پہونچگئے کیا دیکھتے ہین کہ بام کعبہ کی چھت سے لپٹا ہوا ایک شخص مضطربانہ پکار رہا ہے۔ رو رہا ہے چیخ رہا ہے جناب باری مین عرض کر رہا ہے کہ الٰہ العالمین دوزخ کی آگ سے مجھکو جلایا جائے گا یا نہ جلایا جائیگا۔ انتڑیان نار جہنم سے بھری جائینگی یا نہ بھری جائینگی۔ آنکھونکو عذاب دوزخ دکھایا جائیگا یا نہ دکھایا جائیگا۔ زقوم کے مزے چکھلائے جائینگے یا نہ چکھائے جائینگے یہ حالت دیکھکر حضرت خواجہ چلے آئے اور کہنے لگے کہ یہ تو کوئی بہت ہی بڑا گنہگار آدمی ہے جو اسطرح بلبلا کر واغوثاہ واغیثاہ کر رہا ہے اب خاموش رہنا چاہیئے جب گریہ وزاری سے فرصت پا کر آویگا اُسوقت اِسکو اچھی طرح دیکھینگے غرضکہ حضرت خواجہ اُسکے انتظار ہی مین تھے

بہت فکر ہوا کہ اسی اثنا رمین اتفاق سے رافع ابن حذیفہ آئے آپنے اُنسے ساری کیفیت بیان کی۔

الغرض رافع ابن حذیفہ سمجھگئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان دستوانہ نقرہ کے پہننے سے ناراض ہوئے کہ بالآخر وہ دستوانہ انہین دیوار گیریون کی طرح آپکے روبرو پیش کئے تب آپ بہت خوش ہوئے اور آپنے وہ ہی فرمایا وقد فعلت یعنے فاطمہ علیہا السلام نے ایسا کام کیا کیون نہو آخر وہ میری ہی لڑکی ہے۔

ان روایات بیان کرنیکے بعد حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے فرمایا کہ جس پیشوائے امت کا اپنی لڑکی کے ساتھہ یہ دستور العمل ہو اُسکے اُمتیون کیطرف سے تعجب ہے کہ وہ اپنی لڑکیون کو زر و جواہر سے آراستہ و پیراستہ رکھین کیا انہین سنا ہے بیت

گر عشق حق خویش طلب خواہد کرد ٭ بس مدعیان را کہ ادب خواہد کرد ٭

صفات خاصہ اہلبیت رسالت رضی اللہ تعالےٰ عنہم

فرمایا کہ خدا ترسی و خدا پرستی یعنے تقوے و تعبد کی دو صفتین کثرت و کمال کے ساتھہ اہلبیت رسالت رضے اللہ تعالےٰ عنہم سے مخصوص تھین اسیلئے محبان اہلبیت کی پہچان رکھی گئی ہے کہ جو کوئی ان صفات حسنہ سے موصوف ہو وہ ہی اہلبیت کا دوست ہے۔

تفاضل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

تفاضل صحابہ کے بارہ مین چند موقعون پر فرمایا کہ یہ مختلف فیہ مسئلہ ہے جو کچھہ اسکی اصل و حقیقت عند اللہ ہے وہ تو کسیکو معلوم نہین یون اپنے اپنے دلائل و اقوال سب ہی پیش کیا کرتے ہین میرا یہ اعتقاد ہے کہ صحابہ مین سب سے افضل حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی علیہم السلام۔

قوۃ القلوب مین اسطرح آیا ہے کہ اصدقکم ابوبکر واعدلکم فی دین اللہ عمر بن الخطاب واحلمکم عثمان واقرأکم ابی واعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل واقضاکم علی وھذہ خصلات جامع الخصائل ھو المقام المحبوب المراد یعنے سچائی مین سب سے زیادہ ابوبکرؓ عدالت مین سب سے زیادہ عمرؓ بردباری مین سب سے زیادہ عثمانؓ قرأت مین سب سے زیادہ اُبیؓ حلال و حرام کی پہچاننے مین

تو آخر مین اور جب سفر سے واپس تشریف لایا کرتے تھے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے ملا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپکے سفر سے آنیکی خوشی مین حضرت فاطمہ علیہا السلام نے رو اچھا دیوارگیریون وغیرہ سے مکان کو زیب وزینت دے رکھی تھی آپنے اسی معمول کے موافق جنابہ فاطمہ علیہا السلام سے ملنے کے لئے گئے کیا دیکھتے ہین کہ مکان دیوارگیریون وغیرہ سامان آرائش دنیوی سے آراستہ ہو رہا ہے۔ یہ عالم دیکھکر آپ اسیوقت اُلٹے قدمون چلے آئے اور مسجد مین تشریف لے گئے۔

جب جنابہ فاطمہ رضے اللہ تعالی عنہا سے بغیر ملے ہوئے واپس چلے آئے تو جنابہ سیدہ فکرمند بیٹھی ہوئی تھین کہ مجھسے کونسی غلطی ہوئی جسکی وجہ سے آئے ہوئے اُلٹے پیرون پھر گئے کہ اسی اثنا مین رافع ابن حذیفہ آگئے اور اُنکے دریافت حال کرنے پر آپنے ساری صورت بیان کی رافع ابن حذیفہ بولے کہ آپنے ان دیوارگیریون کو بھی دیکھا تھا جنابہ سیدہ نے فرمایا ہان دیکھا تھا۔ اسکے بعد پھر اُنھون نے پوچھا کہ یہ دیوارگیریان پہلے بھی آپنے کبھی لگائی تھین آپنے فرمایا نہین اسپر رافع ابن حذیفہ نے کہا کہ آپ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہین آپکو اس زیب وزینت سے کیا سروکار۔ بظاہر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہی عمل ناگوار گزرا جو آپ سے بغیر ملے ہوئے تشریف لیگئے۔

یہ سنکر جنابہ سیدہ نے فرمایا کہ اس سامان کو لیجاؤ اور میری طرف سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو پیش کرکے عرض کرو کہ اسے بکوا کر فی سبیل اللہ دیدیا جائے رافع حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ طیش کی حالت مین ہین اور فرما رہے ہین مالی وللدنیا مالی وللدنیا مگر رافع نے جرأت کی اور جو سامان لایا تھا وہ پیش کرکے پیام مذکور عرض آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا قد فعلت یعنے فاطمہ علیہا السلام نے ایسا کام کیا کیون نہو آخر وہ میری ہی لڑکی ہے۔

اسی طرح ایک اور دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والصلوۃ جو سفر سے تشریف لائے تو جنابہ فاطمہ رضے اللہ تعالے عنہا دستوانہ نقرہ پہنے ہوئے تھین کہ آپ دیکھتے ہی اسیوقت بغیر ملے ہوئے مسجد کیطرف چلے آئے جنابہ فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کو

دیتے ہی اوروں نے بھی آپ ہی کی متابعت کی ۔ دوسرے روز پہر روزہ رکھا گیا اور وہی صورت پیش آئی تیسرے روزہ کی افطاری کے موقع پر بھی جب ایسا ہی ہوا تو چوتھے دن علے الصباح یہ بزرگوار حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے بیتابی کے آثار نمایاں ہونیکے سبب جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت حال کیا تو جناب علی علیہ السلام کی تمام روئداد بیان کرنے پر آپنے فرمایا کہ مبارک ہو جبرئیل امین علیہ السلام اسیوقت یہ حکم لائے ہین ویطعمون الطعام علے حبہ مسکینا ویتیما واسیرا جب یہ عالم بیان ہوچکا تو حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے فرمایا کہ جن بندگان خدا سے اعمال حسنہ صادر ہوتے ہین اُسکے لئے جزا ضرور رکھی گئی ہے مگر حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کہان کہ جنکی بدولت خبر ملی ۔ آگاہی حاصل ہو ۔

نار دوزخ سے ناریون کے عذاب عدم عذاب کی بحث

فرمایا بعض حضرات صوفیہ جو عذاب دوزخ کو عذوبۃ الماء سے مشتق سمجھکے شیرینی وخوشگواری کے معانی لیتے ہین اور کہتے ہین کہ دوزخیون کو دوزخ مین آرام ہی آرام ہے ۔ نہ تکلیف کیونکہ وہ نور وقہر الٰہی ہوکر ناریت کا استحقاق پیدا کرچکے اور نار دوزخ بھی شان قہاری کا ہی مظہر ہے لہذا ناری کو نار مین سمندر کیطرح راحت ہوتی نہ تکلیف سو اس قسم کی تاویلین عقل ونقل کے خلاف صحف سماویہ کے مخالف ۔ انبیاء واولیاء علیہم السلام کے اقوال کی متناقض ہین ۔ دوسرے دوزخی جسوقت قہر الٰہی کے سبب ناری ہوا اور ایسے ناری کو نار ہی کی سپرد کیا تو ظاہر ہے کہ آگ کی اور بھی شدت ہوئی جب آگ کی شدت ہوئی تو لامحالہ اُسنے اور بھی زیادہ عذاب پہونچایا نہ آرام تیسرے دوزخی کا جسم سمندر کیطرح بسیط نہین جو اپنے جزو واحد مین رہکر آرام ہووے یہان اُسکے خلاف عناصر اربعہ متضادہ باہمی کے اعتدال ترکیب پر ایسے جسم مرکب اعتدال پسند کے لئے دوزخ کی افراط حرارت مین عذاب ہی عذاب ہوا نہ راحت وآرام

انتظام عالم مین حق وباطل کے نتائج

جناب جزائے ملک وبدنظمی روزگار کے بارہ مین فرمایا کہ اب چونکہ زمانہ سے حق کا رواج اٹھگیا باطل ہی باطل رہگیا ہے اسلئے خرابیان ہی خرابیان پیدا ہوکر خلل انداز امور اہل عالم ہوتے ہین

سب سے زیادہ معاذ بن جبل قضارت وعکومت حق مین سب سے زیادہ علی اور یہ ظاہر ہے کہ قاضی وحاکم وہ ہی شخص ہوگا جو عدل سچائی حلم خواندگی دانائی وغیرہ صفات سے موصوف ہو بنا بر علیہ جو حاکم وقاضی ٹہیرا اُسی کو مقام محبوب مراد حاصل ہوا

ولایت ونبوت کا فرق اور انکی عمومیت وخصوصیت

ولایت ونبوت کے عام وخاص ہونے اور آنکے طریقہ مابہ الامتیاز کے بارہ مین آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ جسطرح انبیاء علیہم السلام سے کوئی نبی ایسا نہین کہ پہلے ولی نہولیا ہو اسیطرح نبوت کے لئے صحیح الاصل وشریف النسب ہونے کی بہی خصوصیت ہے۔ رہی ولایت۔ اسکے واسطے کچہہ شرافت ونجابت کی قید نہین پس اس سے معلوم ہوگیا کہ نبوت کا مرتبہ خاص ہے اور ولایت جزو نبوت ہے۔ وہ عام۔

جزاے اعمال حسنہ

فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب امیر المومنین حسن علیہ السلام کے موقع علالت پر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبادت کے لئے تشریف لاکر حضرت علی علیہ السلام وجنابہ فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا کہ صحتیابی حسن کے لئے روزہ ہاے سہ روزہ کی نیت کرنی چاہیئے کہ باتباع امر جنابہ فاطمہ وحضرت علی وحضرت حسین ونیز جناب حسن علیہم الصلواۃ والسلام کیطرف سے مع کنیز کے نیت کرلی گئی چنانچہ جب آپ صحتیاب ہوئے تو ایفاے نیت کے لئے پہلے ہی روز جو روزہ رکہا گیا تو افطاری وغیرہ کے لئے کچہہ بہی نہ تہا مجبوراً ضرورت کی نظر سے جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فقط نیم صاع جَو قرض لئے۔ پانچ روٹیان تیار کرا ایک ایک تقسیم کرلی۔ چونکہ سائل کے سوال کو رد نکرنا اور خود فقر وفاقہ سے رہنا ان بزرگوارون کا معمولی عمل تہا اسی لئے جواب اس موقع افطاری پر لقمہ لیتے ہوئے ایک سائل نے آکر سوال کیا کہ اسوقت جو کوئی مسکین کو روٹی کا ٹکڑا دے وہ مستحق رحمت الٰہی ہو تو اُسیوقت حضرت امیر المومنین علی رضے اللہ عنہ نے اپنی روٹی سائل کو دیدی آپکے

---

۵ ترتیب ترکیب تفاضل ذوات صحابہ کرام کے بارہ میں طرار کی طبع آزمائی ہی دیکھنی چاہیئے ۔ صدیق رضہ عمر رضہ عثمان رضہ حیدر رضہ افضل اعلےٰ اکمل اطہر ۔ ۵ چولع و مسجد ومحراب ومنبر ۔ ابوبکر وعمر عثمان رضہ وحیدر رضہ۔

جیسے خمر وخنزیر کے خورونوش کے موقع پر اگر طبیعت ہی نفرت کرجائے کرجائے گریہ دشوار کہ بخوف الٰہی اُس سے محترز ہون پس ایسے مسلمانون کی حالت پر ہزار ہزار افسوس ہے نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ؎ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ۔

مذمت غفلت

انسانی عادتون کی تین شکلین حازم جازم غافل۔قایم کرکے فرمایا کہ دقوع واقعہ سے پہلے ہی جو ہوشیار رہا وہ حازم۔ اور جو کوئی عین سنوح سانحہ پر سنبھلا وہ جازم۔ اور جو حدوث حادثہ سے پہلے نہ عین اُسکے حدوث پر اپنے بچاؤ کی تدبیر کرسکا وہ غافل ہے پس آیہ افمن شرح اللہ صدرہٗ کے توضیح معانی مین نور یقذف فی القلب بیان کرکے ایسے صاحب قلب کی جو یہ نشانیان کین کہ التجافی عن دار الغرور سرائے غرور سے دور رہنا والانابۃ الی دار الخلود بازگشتن طرف سرائے جاودانہ والاستعداد للموت قبل نزولہ تیار رہنا مرگ کیلیے اُس سے پہلے تو اس سے ثابت ہوگیا کہ جسطرح ایسے شخص مین لامحالہ عادات ثلثہ حازم۔جازم۔غافل۔سے عادت حازم ہی ہوگی۔ اسیطرح تمام بندگان خدا کو چاہیے کہ وہ بھی صفت حازم سے ہی موصوف ہونیکی کوشش کرین نہ غافل رہنے کی کیونکہ شعار غفلت سے من شرح اللہ صدرہٗ للاسلام کی صفات کی تکمیل نہین ہوتی جب اسکی تکمیل نہوئی تو ظاہر ہیہ نقصان ہی نقصان ہین۔

ارتکاب معاصی کے لذائذ سے پرہیز

ارتکاب معاصی کے لذائذ سے پرہیز رکھنے کے بارہ مین فرمایا کہ دنیا کے دم بھر کے مزہ کیلیے گرفتار معصیتِ ابدی ہونا انسانی عقل سے ؎ عاقل ندہد سرِ الٰہی بہ ملاہی ؛ پس انسان کو چاہیے کہ معاصی سے قطعی اجتناب رکھے کہ اسکے اجتناب ہی مین دین ودنیا کے مزے ہین۔ دیکھو ایک بزرگ خواجہ فلان مشکی کا ذکر ہے کہ اُنکے بدن سے مشک کی خوشبو بہت آیا کرتی تھی پوچھنے والون نے پوچھا کہ خواجہ تمہارے پاس اسقدر مشک کہان سے آیا جو تم روز مرہ مل لیا کرتے ہو۔ بولے بھائیو میرے پاس مشک کہان کر دراصل حقیقت حال یہ ہے کہ مین ایک دن رستہ چل رہا تھا پیاس کی وجہ سے ایک مکان کی دہلیز مین کھڑے رہکر جو مین نے پانی پینے کے لئے مانگا تو اندر سے ایک لونڈی نے آکے مجھے پانی کا کوزہ دیا مین تو پانی کے پینے مین رہا لونڈی نے جا کر جھٹ پٹ

اگر حق کی ترویج رہے تو سارے معاملے درست رہیں کسیطرح کی کوئی خرابی نہونے پائے چنانچہ دیکھو کہ ایک مرتبہ میر انبار مداخل و مخارج شرعی کے خزانچی جو سال بہر کے محصول مقررہ کے علاوہ اور بہی کسیقدر ہا بائی زوائد لیکر حضرت حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپنے فوراً ہی اس بدعملی کی وجہ سے میر انبار کے علیحدہ کرنیکا حکم دیدیا جب میر انبار کو اپنے بریت کے لئے کوئی اور موقع نظر نہ آیا تو آخر کار انکو یہ سوجھی کہ کوئی ایسی بات عرض کرنی چاہیے جس سے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام خوش ہوں اور میرا قصور معاف ہو جائے کہ اس خیال کے آتے ہی میر انبار نے عرض کیا۔ سیدی جہان کا قیام دو پایہ پر مبنی ہے ایک پایہ حق دوسرا پایہ باطل حضور یہ چاہتے ہیں کہ عالم میں ایک پایہ حق ہی حق رہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میر انبار کی اس حکیمانہ دفع دخل پر اگرچہ آپنے غایت بشاشت سے قصور معاف کردیا مگر ساتھ ہی آیندہ کے لئے سخت تنبیہ کردی کہ پھر ایسا نکرنا پس سچ ہے جہاں طریقۂ حق پر اسیطرح دار ومدار رہا وہاں طرح طرح کے انتظام بہی قایم رہے اور جہاں یہ نہیں وہاں ابتری ہی ابتری ہے[۱]

ترک دنیا

دنیا و مافیہا کے ترک کرنیکے متعلق فرمایا کہ جب یہ ٹہہر چکا کہ لاخیر فی شیٔ من الدنیا الا فی الفرار عنہا تو اُسکے چھوڑ دینے ہی میں مزے ہیں نہ اُس سے تعلق رکہنے میں

دنیاداروں کے ظاہری وزبانی خوف خدا پر تاسف

دنیا و اہل دنیا کے تذکرہ میں فرمایا کہ اگر سوال کیجیے دنیا بہتر ہے یا آخرت تو کہنے کو یہی کہینگے آخرت مگر حال یہ ہے کہ اگر کسیکے چار پیسے جاتے رہیں اُسوقت اُسے دیکہیے کہ کسقدر ملال ہوتا ہے غایت اندوہ سے یہانتک بہی نوبت پہونچ جاتی ہے کہ آنکہیں گر جاتی ہیں۔ چہرہ سُتہہ جاتا ہے لیکن نماز جاتے رہنے پر اگر ایسا ہی مرد دیندار مسلمان ہے تو فقط ایک دو مرتبہ استغفر اللہ کہکے چپ رہجا دیگا اور کسی بات کی اُسے پروا نہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو کچہہ خوف خدا تہا فقط زبانی ہی زبانی سرسری طور پر تہا نہ تہہ دل سے۔ یہ ہی حالت اور منہیات شرعی میں ہے

[۱] اللہم احفظنا من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا وارزقنا توفیق اتباع الحق واجتناب الباطل آمین بالنبی المصطفیٰ وآلہ الکرام واصحابہ المجتبیٰ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ۱۲ من مولفہ ۱۲

معاملہ کیجیے تمام دکاندار خوش نیت ہی خوش نیت ہین۔

تہوڑا زمانہ گذرنے پر جو وہی شخص پہر آیا اور اُس نے دریافت حال کیا تو جواب پایا کہ فلان و فلان کے علاوہ اور سب سے معاملہ کرنا چاہیے۔

جب اسپر تہوڑا زمانہ اور گذرا تو کہنے والون نے کہا کہ کسی سے معاملہ نکرو مگر فلان و فلان کیساتہ یہ تغرقہ سنکر مستفسر کانپ اُٹہا اور کہنے لگا کہ اگر یہی حال رہا تو وہ زمانہ بہی قریب ہی آجاویگا کہ کہنے والے کہینگے کہ اب معاملہ کا کوئی بہی سچا نہین۔

اس موقع پر ہمارے حضرت سید بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے ایک آہ سرد کہینچی اور فرمایا کہ اب وہ زمانہ ہمارا زمانہ ہے جسمین سچائی کا نام ہے نہ پیروی حق کا نشان پہر سلوک کہان

محامد صوفیہ کرام

محامد صوفیہ کرام کے تذکرہ مین فرمایا کہ ایک روز حضرت امام شافعی و حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہما ایک موقع راہ گذر پر بیٹہے ہوئے تہے کہ شیبان راعی کا بہی اُدہر سے گذر ہوا امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اس صوفی عامی سے ایک مسئلہ شرعی پوچہتا ہون امام احمد حنبلؒ نے کہا کہ یہ بیڈہب لوگ ہین انسے پوچہہ گچہہ کرنی اچہی نہین مگر امام شافعیؒ نے نہ مانا اور سوال کرہی بیٹہے کہ اے صوفی اگر ایک وقت کی نماز کسیکی فوت ہوجاے اور اُسکو یہ یاد نہو کہ کونسے وقت کی تہی تو اُسکو کیا کرنا چاہیے۔

شیبان راعیؒ نے جواب دیا کہ ایسے غافل کو چاہیے کہ وہ پانچون وقت کی نماز بالترتیب پہر ادا کرے امام شافعی یہ جواب سنکر بیتاب ہوگئے اور فرمانے لگے کہ جب جماعت صوفیہ سے شیبان راعی عامی جیسے کا یہ حال ہے تو اُنکے علماء و خواجگان کا تو ذکر ہی کیا۔

خموشی

فرمایا بعض فقراء کا طریقہ ہے کہ وہ بات چیت کرنیکو بالکل پسند نہین کرتے خاموشی کے ہی عاشق ہوتے ہین چنانچہ دریافت کرنیوالون نے ایک فقیر سے جو اسکا سبب دریافت کیا تو وہ کیا جواب دیتا ہے کہ اگر گوئم یعنی مخلوق کا تذکرہ کیجیے تو وہ اس لائق نہین اور اگر گوئم یعنے خالق کا ذکر کیجیے تو بیان سے سوا اسلیے خموشی ہی بہتر ہے۔

دہلیز کے دروازہ کا قفل لگا دیا اور اسکے بعد بی بی خانہ ہی آ گئی اور مجھسے ہمبستری وہم آغوشی
کی بات چیت کرنے لگی جب میری طرف سے انکار ہوا تو طرح طرح کی دھمکیاں دی گئیں۔
ڈرایا گیا۔ قتل کر دینے تک کے ارادے ظاہر کئے گئے۔ اسپر مجبوراً مین نے بخوف الٰہی معصیت سے
بچنے کے لئے سوچ سمجھکر دریافت کیا کہ قدمچہ کہاں ہے بتا دیجئے پر وہان پہونچتے ہی مین نے
قدمچہ کی تمام و کمال نجاست و غلاظت کو سر سے قدم تک مل لیا اور باہر آ کھڑا ہوا جب گھر والون نے
یہ صورت دیکھی تو گھن کھا کر مجھکو نکال دیا مین خوش ہوتا ہوا پانی کے کنارے پہونچا اور
نہانے دھونے لگا پس جتنا مین نہاتا دھوتا تھا اتنی ہی مشک کی خوشبو پیدا ہوتی تھی
اور اسوقت سے اسوقت تک بدستور میری یہی حالت ہے یعنے مشک ہی مشک کی خوشبو
میرے جسم سے ہر وقت آتی رہتی ہے۔

سلوک سالکان ماضی وحال کی صورت

فرمایا کہ زمانہ گذشتہ مین سلوک ہی سلوک تھا کیونکہ ادنے سے ادنے تک کو سالکان
راہ حق کی ہی پیروی تھی جیسے دیکھو خواجہ سری سقطیؒ۔ خواجہ ابو الحسن نوریؒ وغیرہ کہ یہ
لوگ سقط فروش وغیرہ ہی تھے مگر پیروی حق مین انکا جو کچھہ حال تھا وہ دیدنی و شنیدنی ہے
چنانچہ حضرت خواجہ سری سقطی رح سے منقول ہے کہ انہون نے ایک مرتبہ ساٹھہ درہم مین
تد لوزینہ خرید کر نیت کی کہ انکو پینسٹھہ درہم سے زیادہ مین فروخت نکرونگا۔ تھوڑے ہی عرصہ کے
بعد ایک مرد ورتمند آیا اور آپ سے اُس کے خرید و فروخت کی بات چیت ہوئی اُنہے اُسی نیت کے
موافق پینسٹھہ درہم مانگے۔ خریدار نے کہا کہ حضرت آجکل تو ستر کا بھاؤ ہے اگر آپ اپنی
نیت کے موافق پینسٹھہ درہم لینا چاہتے ہین تو مین آجکل کے نرخ موجودہ ستر سے کم مین سودا
نہین کرسکتا الغرض نہ حضرت خواجہ نے پینسٹھہ درہم سے زیادہ لینے قبول کئے نہ خریدار نے
ستر درہم سے کم مین خریداری منظور کی۔
یہ نقل بیان کر کے حضور نے فرمایا کہ کیون دیکھا اُس زمانہ کے لوگو کا کیا حال تھا۔
اسیطرح قوۃ القلوب مین آیا ہے کہ ایک زمانہ مین ایک خریدار نے بازار مین پہونچکر دریافت کیا
کہ یہان کے دکاندارون مین کس سے معاملہ کرنا چاہئے سبنے بالاتفاق کہا کہ جس سے جی چاہے

پھیر لینے پریا وہاب یا وہاب ستر دفعہ دوہرا لیا جائے چوتھے یہ بھی معمول ہو کہ ہر مہینہ کی تیرہوین چودہوین پندرھوین تاریخون مین روزہ دار رہے۔

طریقۂ افطار صوم

شیخ عمر نامی ایک بزرگ آپ سے مستفسر ہوئے کہ یا حضرت نمک سے روزہ کھولنے والے جو روزہ کھولتے ہین اسکی کوئی سند بھی ہے آپنے بتفصیل فرمایا کہ بہئیے فقہ مین یہ مستحب ہے کہ آتش نا دیدہ سے افطار کی جائے جیسے خرما وغیرہ اور ہمارے خواجہ اور حضرت شیخ نظام الدین و حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا یہ دستور رہا کہ روٹی کا ٹکڑا کھا لیا اور پانی پی لیا یہ ہی ہمارا طریقہ ہے۔ رہی نمک سے افطاری سو یہ تو کچھ یون ہی سی بات معلوم ہوتی ہے ہماری نظر سے اسکی کوئی سند نہین گذری۔

تحقیق اصل خرقۂ مشائخ

یہ وہی موقع تو ہے جسکی نسبت ہم انوار المجالس کے انتخاب مین وعدہ کر چکے ہین تھے کہ جوامع الکلم کے انتخابی مواقع پر پہونچکے مفصل بیان کرینگے چنانچہ سنئیے کہ اک روز نماز ظہر کے بعد مولانا عمر شیخ سعید کے بیٹے نے دریافت کیا کہ خرقۂ مشائخ کی بابت جو یہ روایت ہے کہ جبرئیل امین نے لاکر حضرت پیغامبر علیہ السلام کو دیا اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو کیا یہ صحیح ہے۔

آپنے فرمایا کہ کتب احادیث صحیحہ مین تو میری نظر سے یہ روایت نہین گذری مگر کتب اہل سلوک مین لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر شب معراج کو جو بہشت کے ایک حجرۂ زرین مقفل پر پڑی تو آپنے حضرت جبرئیل سے اُسکے معائنہ کرانیکے لئے کہا جبرئیل امین فرمان کے منتظر ہوئے حکم ہوا کھولو۔ معائنہ کراؤ۔ حضرت جبرئیل نے حجرہ کھولکر ملاحظہ کرانا چاہا تو آپ کیا دیکھتے ہین

۱؎ انہین ایام کو ایام بیض کہتے ہین ۱۲ من مولفہ ۱۲

۲؎ یہ تو مرد کی صورت بیعت کا نقشہ تھا اب تصویر بیعت عورت ملاحظہ ہو کہ جب کوئی عورت آپکی مرید ہوتی اور وہ عورت پردہ دار بھی ہے تو یا تو ذریعہ وکیل محرم ورنہ درمیان مین ایک چادر حائل کرا۔ پیالہ مین پانی منگا ادہر تو آپ اپنی شہادت کی انگلی کا کچھ حصہ اُس مین تر فرماتے۔ اُدہر اُسکا زن مریدہ سے اسیطرح انگشت شہادت کو تر کرایا جاتا اور بقاعدہ مقررہ بعد بیعت یہ پانی عورت کو پلوا کر بد رومال یا دامنی اُسکے سر پر رکھوا دیجاتی ۱۱ من مولفہ ۱۲۔

صورت بیعت

صورت بیعت کی نسبت آپکے اس طور سے بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص کے مرید ہونیکی آرزومند ہونے پر آپنے آپنا پنجۂ دست راست اُسکے پنجۂ دست پر رکھکر فرمایا کہو مین نے تمہارے خواجہ اور خواجۂ خواجہ اور تمام مشائخ طبقات رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے ساتھہ عہد کیا کہ شریعت کے قدم بقدم[۱] چلنے۔ زبان و نگاہ کی حفاظت رکھنے کے علاوہ سب ہی باتون کی پابندی رکھی جاویگی چنانچہ اُسکے ایجاب و قبول پر آپنے الحمد للہ رب العالمین کہکر مقراض منگا تکبیر پڑھ تہوڑے سے بال اُسکے دائین بائین دونون بناگوش کے موقع سے الگ کئے اور پھر تکبیر ادا کر چہار ترکی طاقیہ اُسکے سر پر رکھہ فرمایا کہ جاؤ دوگانہ پڑہو جب وہ دوگانہ پڑھ کر حاضر ہوا تو فرمایا کہ بھئے اب سنو جسطرح کوئی شخص لشکری بنا چاہے تو تیغ و تبر۔ تیر و کمان۔ وغیرہ سے اُسکو ہوگا۔ یا اگر کوئی متعلم بنے تو اُسے دوات۔ قلم۔ کاغذ۔ بغیر اُسے چارہ نہین۔ اسیطرح اگر مرد۔ صوفی بنا چاہے تو اُسکو سب سے پہلے یہ باتین اختیار کرنی چاہئین۔ اوّل یہ کہ نماز جمعہ بغیر عذر شرعی ترک نہو۔ دوسرے یہ کہ پانچون وقت کی نمازین جماعت کے ساتھہ پڑہی جائین تیسرے یہ کہ تمام کی ہر نماز کے بعد اوابین کی چھہ رکعتین اس صورت سے پڑہنی چاہئین جسکی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد تین دفعہ سورۂ اخلاص ہو پھر ایک دوگانہ نگاہداشت ایمان کیلئے اور اس شکل سے پڑھا جائے کہ جسکی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد سات دفعہ سورۂ اخلاص ایک دفعہ قل اعوذ برب الفلق ایک دفعہ قل اعوذ برب الناس ہو اسکے بعد سجدہ ہو کر یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان تین مرتبہ کہے۔ اسیطرح رات کی ہر نماز کے بعد جب ایک دوگانہ اسطور سے پڑھ لیا جاوے کہ جسکی رکعات مین سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص ہو تو پھر سلام

---

[۱] اتباع شریعت کے متعلق آپنے سلطان احمد شاہ بہمنی سے فرمایا تہا کہ مین نے تیرے حق مین جو کچھہ کیا ہے اُسے تو خوب جانتا ہے پس میرے لوگون مین سے جو شریعت غرا کی پابندی کرے تو اُنکی رعایت کر لو اور جو کوئی خلاف شرع عمل کرے اُسکا تو بھی مخالف بنجا خواہ میرے فرزندون مین سے ہی کیون نہو۔ اسیطرح ایک روز حضور ذوق و شوق کی حالت مین تہے جناب باری عز اسمہٗ سے خطاب ہوا افعل کما تشئت یعنے جو کچھہ کرنا چاہتا ہے کر شریعت تیری مانع نہین ہے آپنے جواب دیا کہ دینا تو وہی ہے جو کچھہ ہوگا لیکن مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی نچہوڑونگا اُسی پر ثابت قدم رہونگا۔ جو کچھہ فرما دیا گیا ہے وہ ہی بجا لاؤنگا۔ جن امور کے لئے ممانعت کردی گئی ہے اُنسے گریز کرتا رہونگا۔ محمد ابو الفتح گیسو دراز ؎ بہ تیغ نبی گشتہ او سرفراز ؛ انیس نبی ہم جلیس علیؑ ؛ لب سر نہان از دو شد جلی ؛ من مولفہ ۱۲

شرورِ نفس سے بچاؤ

فرمایا کہ نفس موذی کی طرف سے بڑے بڑے کمل اولیاء و بزرگان دین نے ہر وقت احتیاط رکھی ہے جیسے دیکھو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جو آپ باہر سے گھر مین آنے لگے تو مکان مین لڑکی بالیون کے سوائے اور کوئی بھی نہ تھا با وجود دیکہ ہوا سخت تند چل رہی تھی مگر آپ اندر نہین گئے دروازہ پر ہی بیٹھ گئے پوچھنے والونے جو پوچھا کہ یا حضرت آپ اندر تشریف کیون نہین لیجاتے تو آپ کیا فرماتے ہین کہ بھائیو گھر مین لڑکی تنہا ہے اُسکی والدہ اسوقت نہین ہین اسلئے مین اندر نہین جا سکتا۔ پس اسیطرح عام مسلمانونکو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کیجانب سے بخوف رہین ہر وقت ہر لمحہ اسکے داؤ گھات سے بچتے رہین۔

سبب توبہ خواجہ عبد اللہ

خواجہ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے اُنکے خریدکردہ غلام نے کہا کہ اگر تم مجھسے خدمت نہ لیا کرو تو مین تمکو روزانہ ایک دینار دیدیا کرون خواجہ نے بمقتضائے طبع بشریت ایک دینار روزانہ کے عوض مین اُس سے خدمت لینی ترک کردی جب اسپر کسیقدر عرصہ گذرگیا تو لوگ باگون نے ادہر خواجہ کو تو علیحدہ مطعون کیا اُدہر غلام کو بھی اپنے مفہوم مین چوری پیشہ قایم کردیا کہ یہ عالم دیکھکر حضرت خواجہ کو تلاش ہوئی کہ فی الواقع روزانہ غلام غائب رہکر دینار کہان سے لے آتا ہے چنانچہ اسی تلاش مین ایک شب کیا دیکھتے ہین کہ غلام نے چپکے سے اُٹھکر مکان کے دروازہ کا رُخ کیا باآنکہ دروازہ مقفل تھا مگر قفل بھی آپ ہی کُھلگیا اور دروازہ بھی کہ دروازہ کھلجانے پر غلام نے باہر کا راستہ لیا خواجہ بھی اُٹھے اور جھٹ پٹ باہر آئے جب خواجہ باہر آگئے تو دروازہ مکان کا بدستور اپنے آپ ہی بند بھی ہوگیا۔ یہ تماشہ دیکھکر خواجہ کہنے لگے کہ یہ غلام چور ہی نہین ہے جادوگر بھی ہے۔ الغرض خواجہ اور غلام چلا چل ایک گورستان کے موقع پر پہونچے غلام تو ایک حجرہ نما گور مین اُتر پڑا خواجہ اپنے موقع سے الگ کھڑے رہکر خیال کرنیلگے کہ شاید اس مقام سے غلام چوری کا مال نکالنے آیا ہے جب غلام اُس حجرہ سے باہر نہ نکلا اور خواجہ کو انتظار مین عرصہ گذرگیا تو آخر الامر خواجہ غلام کے سر پر ہی جا کھڑے ہوئے کیا دیکھتے ہین کہ وہ گور حجرہ نما تو نورانی قندیل سے منور ہورہی ہے اور غلام عبادت مین مصروف ہے۔ نماز

کہ اُسکے اندر ایک سونے کا صندوق سونہی کے قفل سے مقفل رکہا ہوا ہے آپنے حضرت جبرئیل سے اُسکے کہولنے کے لئے فرمایا جبرئیل امینؑ فرمان کے منتظر ہی تہے کہ حکم ہوا اس صندوق کو بہی کہولو جب وہ صندوق کہولا گیا تو اُس صندوق مین سے ایک اور صندوق نکلا آپنے اُسکے بہی کہولنے کے لئے فرمایا اوسیطرح حکم ہوا جسوقت یہ صندوق کہلا تو اُسکے اندر سے بہی ایک اور چہوٹا سا صندوق نکلا کہ اسکو بہی بعد فرمان آپکے کہولا گیا اُسکے کہولنے پر اسمین سے بہی ایک اور خوردتر صندوق نکلا اُسکو کہولا گیا تو اُسمین سے خرقہ مشائخ نکلا۔

اُسوقت آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ کیا یہ خرقہ میرے ہی لئے رکہا ہوا تہا فرمان آیا کہ ہان۔ ہزارہا پیغمبر گذر گئے کسیکو یہ خرقہ نہین دیا گیا آج تجہکو دیا جاتا ہے کہ تیرے ہی لئے رکہا گیا تہا اب اسکو پہن آپنے اُسیوقت پہن لیا اور عرض کیا کہ الٰہ العالمین اس خرقہ سے مین ہی مخصوص ہو چکا ہون یا میری امت بہی اسکا استحقاق رکہتی ہے کہ پہلے اسکے متعلق ایک بات تلقین ہوکر پہر حکم ہوا کہ نہین تیری امت سے بہی جو کوئی یہ بات بیان کرے اُسے دینا چاہئے آپنے مراجعت فرمانے پر چارون یارون کو جمع کرکے کہا کہ ہمکو یہ خرقہ ملا ہے اور حکم ہوا ہے کہ تیری امت مین سے جو کوئی ہماری القا کی ہوئی بات کو بیان کرے وہ بہی اس خرقہ کا مستحق ہے پس اب تم مین سے جو کوئی وہ بات بیان کرے وہی یہ خرقہ لے چنانچہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے اُٹہے از حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے دریافت کیا کہ اگر ہم تمکو یہ خرقہ دین تو تم کونسا فعل اختیار کرو وہ بولے کہ صدق آپنے کہا اجلس مکانک یعنے اپنی جگہ پر بیٹہو اسکے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ اُٹہے اُنسے بہی یہی پوچہا گیا کہ اگر تمکو یہ خرقہ دیا جائے تو تم کیا چیز اختیار کرو اُنہون نے عرض کیا کہ عدل اُنکو بہی اُنکی جگہ پر بٹہایا گیا اسکے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ سے بہی یہی سوال ہوا اور اُنہون نے جواب دیا کہ حیا مگر اُنکو بہی اُنکی جگہ پر ہی بٹہایا گیا آخر مین حضرت علی دانندہ اسرار خفی وجلی علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کا وار آیا اور آپ سے بہی یہ ہی پوچہا گیا کہ اگر تمکو یہ خرقہ دیا جائے تو تم کونسا عمل کرو آپنے عرض کیا کہ یا حضرت عیب پوشی بندگان خدا۔ اسپر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انت لہ وھو لک یعنے یہ خرقہ تم پہنو کہ تم اسکے لئے ہو اور یہ تمہارے لئے۔

عشرہ سیر الی اللہ

معنے آیہ وسخرنا لسلیمان الریح غدوھا شھر و رواحھا شھر کے موقع پر فرمایا کہ جسطرح تخت حضرت سلیمان علے نبینا و علیہ السلام تسخیر ہوا کی بدولت مہینوں کی مسافت گھڑیوں مین طے کرلیا کرتا تھا اسیطرح عاشقان خدا و مقربان بارگاہ صمدیت کی کیفیت ہے کہ وہ بھی غلبہ عشق کی وجہ سے ہوائے شوق مین پرواز کرکے آناً فاناً فرش زمین سے عرش معلے تک پہونچ جاتے ہین چنانچہ دیکھو شب معراج مین جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی عروجی و نزولی حالت یا ہمارے شیخ الاسلام حضرت خواجہ نظام الدین اولیار رحمتہ اللہ علیہ کا معاملہ جو خاص آپنے حضرت امیرخسرو سے ایک روز فرمایا کہ اے خسرو آج جو چند مرتبہ ہماری آنکھین جھکین تو ہم ہر مرتبہ عرش برین کی سیر کر آئے

مردونکو چوٹی نما بالون کے پیچھے ڈالے رکھنے کی ممانعت

کسی زمانہ مین دلی والون نے چوٹی کی طرح بالون کو گوندھکر پیچھے ڈالے رکھنے کی رسم جاری کردی تھی پوچھنے والون نے یوں پوچھا کہ یا حضرت یہ کیا بات ہے تو آپنے فرمایا کہ جب سے دلی پر ترکون نے قبضہ کیا یہ اُنکی رسم اورون مین بھی جاری ہوگئی۔ اہل سلام کا یہ طریقہ نہین ہے اسی لئے حدیث شریف مین آیا ہے من استرسل شعرہ فی قفاہ حشرلہ یوم القیمۃ مع المخنثین اب رہی یہ بات کہ حدیث مذکورہ بالا کہانتک صحیح ہے سو اسکی بابت شیخ الاسلام حضرت خواجہ نظام الدین اولیار رحمتہ اللہ علیہ فرماچکے ہین کہ جاری و شائع کرو مین اسکی صحت کا ضامن ہون کیونکہ یہ حدیث حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ کسی بندۂ خاص کو پہونچ چکی ہے

معانئے دو جملہ متجانس الالفاظ و متغایر المعنے

ایک روز برادرزادہ حضور سید احمد و سیدی ابوالمعانی وغیرہ بہت سے بزرگ موجود تھے کہ آپنے فرمایا ترکیب غاد الغادان غارذوا لغیران کے کیا معانی ہین۔ سنتے ہی سب کے سب متعجب ہوگئے کسیکو یارائے جواب نہوا۔ مگر حضرت سید احمد بولے کہ حضور اسکا ترجمہ فقیر یہ ہوتا ہے دغارت کردند شکم دفرج جماعت مردان راکہ خداوند گنج باشند یعنی گنج نشینان را

پڑھ رہا ہے یا دبودِ الٰہی مین اسقدر مستغرق ہے کہ اُسکو اپنی مطلق خبر نہین - یہ رنگ دیکھکر حضرت خواجہ اس امید پر اُلٹے چلے آئے کہ غالباً رات بھر تو یہ غلام اسیطرح عبادت الٰہی مین محو و مستغرق رہیگا صبح ہی اسکے قدم لئے جا دینگے چنانچہ صبح ہوتے ہی حضرت خواجہ موقع پر آ کیا دیکھتے ہین کہ غلام جناب باری مین عرض کر رہا ہے کہ اے العالمین جب تو نے مجھپر ایک آقا مسلط کیا اور اُسکے دینے کیلئے وعدہ کی موافق روزمرہ ایک دینار چاہئے تو اب بھی حسب معمول ایک دینا عطا فرما کہ اتنے ہی مین عالم ہوا سے ایک دینار نازل ہوکر اُسکے ہاتھ مین آپڑا یعنی جو ہین حضرت خواجہ نے یہ معاملہ دیکھا دوڑے اور غلام کے قدمو نپر گر پڑے غلام نے آقا کو پہچان کر کہا کہ اگر آپ ذرا پرے ہو جائین تو مین سجدہ شکر بجالاؤن -

ادھر تو خواجہ پرے ہٹے اُدھر غلام سربسجدہ ہوکر جان بحق ہوا - اس تمام واقعہ کو دیکھکر خواجہ عبد اللہ بن مبارک نے اپنی طمع سے توبہ کی اور پھر حقتعالی کیطرف رجوع لائے - ؎۱

مضبوطی اعتقاد

فرمایا کہ بغیر اعتقاد کے کوئی کام نہین چلسکتا - اعتقاد بھی وہ اعتقاد ہو کہ پھر اُسمین جنبش نہ آسکے جیسے دیکھو کہ ایک عقلمند نے حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے استرشاد کی درخواست کی تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ تم طلب ہدایت تو چاہتے ہو مگر ہم جو کچھہ کہینگے وہ تمسے نہین ہوگا -

اُسنے عرض کیا کہ حضور جو فرما دینگے مین وہ ہی کرونگا سرمو فرق نہوگا چنانچہ آپنے حجرہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ چالیس روز اسمین رہکر لا الٰہ الا اللہ شبلی رسول اللہ کا پکار پکار کر ورد کرو آس مرد دانشمند نے کمال خوش عقیدتی کے ساتھہ ایسا ہی کیا -

جب چلہ گذر گیا تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ بس ہمنے امتحان لیلیا تمہاری عقیدتمندی مین کلام نہین اب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہو اور جو کچھہ چاہتے ہو بیان کرو مرد موصوف الصدر کی تو درخواست استرشاد ہی کی تھی آپنے اُسکی درخواست کو منظور فرمایا اور تعلیم و تلقین سے کما حقہ سرفراز کیا پس طالب کو چاہئے کہ وہ اعتقاد مین اسیطرح پکا رہے -

؎۱ یہ ہی حکایت تھوڑے سے تغیر کے ساتھہ تذکرۃ الاولیا مین بھی موجود ہے اور حکایات الصالحین کے پندرہوین باب مین ایک تقی کے ہرست نام سے بھی اسی طرح کی ایک حکایت شامل اس سے بھی قطع نظر قال عبد الواحد بن زید بن الشتریت غلاماً والی حکایت سلم الادب کی بھی دیکھو تو بالکل ہی تھی ۱۲

اچھا بیان کروہ بولا کہ بادشاہ کے روبرو لیچلیو وہان بیان کرونگا غرض وزیر نے دوسرے روز غلام کو لیجا کر پیش کیا بادشاہ نے جو اُس سے اپنے مذاق کی موافق کل یوم ھو فی شان کے معنے دریافت کئے تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اُس قادر مطلق کی رنگا رنگ شیون کو کیا دریافت کرتا ہے اگر اُسکے دریافت کے لئے تیری طبیعت ایسی ہی بیقرار ہے تو سنلے جو دم بھر مین ذلت سے عزت کیطرف عزت سے ذلت کی طرف ۔ مرض سے صحت کیطرف ۔ صحت سے مرض کیطرف ۔ فقیری سے دولتمندی کیطرف ۔ دولتمندی سے فقیری کیطرف ۔ پھیر دے اُسی حالت کو تو کل یوم ھو فی شان کہتے ہین ۔

اس جواب کو سنکر بادشاہ پھڑک اُٹھا اور وزیر کیطرف دیکھکر کہا یہ خلعت وزارت اسکو پہنا دو کہ یہ اُسکے قابل ہے ۔ جب غلام نے خلعت وزارت پہن لیا تو کیا کہتا ہے کہ اے بادشاہ ہذا ایضا من شیون اللہ ۔

فقرا کے غیظ وغضب کا اثر

فرمایا کہ فقرا کے غیظ وغضب کی کچھ نہ پوچھو شیخ اوحدی کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ذکر ہے کہ ایکروز جو اک شوخ وشنگ ترک کی جوان امردنے انارو کی طرف آپکے لگاؤ کا حال سنکر مجلس سماع مین حاضر ہوکے آپکے کام تمام کرنے کا ارادہ کیا تو ادہر تو آپنے طیش مین آکر یہ رباعی پڑہی ؎

سہل است مرا بزیر خنجر بودن ۞ وز بہر رضائے دوست بے سر بودن ۞ تو آمدہ کہ محسد را بکشی ۞ غازی چو توئی رواست کافر بودن ۞

انسان کامل کی قوت کی دیو کی قوت پر ترجیح

فرمایا کہ اولیاء اللہ کی قوتون کے آگے دیوون کی قوت کچھ قوت نہین ۔ چنانچہ آیا ہے کہ بارہا حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے بڑے بڑے دیوون کی قوتون کو پست کیا حضرت حمزہ سے بھی روایت ہے کہ جب آپنے ایک روز حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام کے قید کردہ دیو کو آزاد کیا تو اُلٹا وہ کمبخت آپسے ہی زور آزما ہوا کہ آپنے فوراً اُسے پچھاڑ کر مار ڈالا ۔ اسیطرح دہلی کے بالائی حصار جو دیو رہا کرتا تھا جب اُسکی تکلیف دہی سے ایک بزرگ نے اُسے ہلاک کرنا چاہا تو مجبور اُسنے وہان سے کوچ کرکے پیچھا چھوڑا یا ۔

این دو غار شکم و فرج غارت کردند) اور معانی یہ کہ پہلا غار فعل ماضی ہے غارت سے غاران سے مراد انہیں ہر دو غار بطن و فرج سے ہی تیسرا غار کیا ہے جماعت مردم غیران غار کی جمع ہے اُس چھوٹے پہاڑ کو کہتے ہین جو دو پہاڑ کے درمیان واقع ہو۔

اسی سلسلۂ ذکر مین مزید اطمینان کے لئے آپ سے عرض کرنیوالون نے عرض کیا کہ حضور ایک روز یہ بہی تو ارشاد ہوا تہا تلثۃ شہد التخصیص والتعمیم یعنے یہ سہ لفظی جملہ کرمہم کریم کرنیم جو صورت مین متحد ہے معانی مین مختلف اور جسکی صرفی و نحوی وغیرہ کی تو یہ شکل ہے کرمہم اول مین کاف زائد میم بہ میم منصوب فعل ماضی مجہول طلب کردن سے ماخوذ کریم دوم آخر المرفوع مع التنوین صیغۂ مفعول کرامت سے مشتق کرنیم سوم کا کاف جارہ آخر مجرور مع التنوین آہو ئی سپید کی مانند ہے۔

آپ نے سنکر فرمایا ہان بیٔے بیشک ہمنے یہ ہی بیان کیا تہا۔

معنے حدیث تقرب بالنوافل

تقرب بالنوافل مین فرمایا کہ جو حدیث قدسی آئی ہے ما زال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببته فکنت سمعه الذی یسمع به وبصرہ الذی یبصر به ویدہ التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها ولئن سالنی لاعطینه وان استعاذنی لاعیذنه اسی کے شرح معانی مین یہ رباعی واقع ہوئی ہے ؎

چشمے دارم ہمہ پر از صورت دوست | این دیدہ مرا خوش است چون دوست درو ست
از دیدہ و دوست فرق کردن نہ نکوست | یا اوست بجائے دیدہ یا دیدہ ہموست

معنی کل یوم ہو فی شان

فرمایا اک بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کل یوم ہو فی شان کی ایسے شگفتہ معنی بیان کر وجس سے طبیعت از بس محظوظ ہو وزیر نے پہلے کچہہ سوچا پہر دست بستہ عرض کیا کہ جہان پناہ جس سے طبیعت از بس محظوظ ہو لیسے دلچسپ معنے بیان کرنے کیلئے یکروزہ مہلت عطا فرمائی جائے چنانچہ مہلت منظور ہونے پر وزیر کو معنے بیان کرنیوالے شخص کی تلاش ہی تہی کہ ایک حبشی غلام ملا اور اُسنے وزیر سے کہا کہ حضور جسکے معنے بادشاہ پوچہتا ہے وہ مین بیان کر سکتا ہون وزیر نے کہا کہ اور کیا چاہئے

اسی موقع پر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی عظمت خطیرہ کے بارہ مین فرمایا کہ انوار و تجلیات الٰہی و عظمت و ہیبت خداوندی کے علاوہ ارواح مقدسہ کی یہان اس کثرت سے آمد و شد رہتی ہے کہ کبھی کوئی وقت خالی نہین رہتا۔ چنانچہ سالہا سال شب بیدار رہکر یہ معاملہ ہم خود بھی دیکھ چکے ہین پس اگر بدترین زمانہ مین یہان کسیکو بھی توفیق قیام حاصل ہو تو بیشک وہ مالامال ہونے سے خالی نرہیگا۔

تحقیق گنبد مقبرہ حضرت شیخ صلاح الدین قدس سرہٗ

انہین ذکر واذکار صدر کے ضمن مین فرمایا کہ ابتداءً حضرت شیخ صلاح الدین قدس سرہٗ کے مزار پر
انہین ذکر
گنبد وغیرہ نہ تھا خواجہ سرا یعقوب نامی مرید نے زر کثیر خرچ کرکے اسکی یہ صورت وشکل قایم کی ہے۔

مسلمان کیلئے حیات بہتر ہے یا ممات

جواب بہتری[1]
فرمایا کہ مسلمان کے لئے بہتری حیات وممات مین اگرچہ علماء کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ ہے بعضے کہتے ہین ممات۔ لیکن ہمارے نزدیک ایام حیات ظاہری جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حیات بہتر تھی اور اُنکے بعد ممات

اثر بخشی دوا

فرمایا کہ دوا مین تاثیر تو ہے مگر بالذات موثر نہین اگر شافی مطلق کو شفاے علیل منظور ہو تو البتہ اپنی دوا تاثیر دکھا دیتی ہے ورنہ نہین۔ چنانچہ حضرت موسٰے علے نبینا وعلیہ السلام کے سوال پر بھی یہی جواب ملا کہ بغیر ہمارے حکم کے دوا کیا کر سکتی ہے اسپر بھی جب آپ نے اسکے اور عرض کیا کہ فما حال الاطباء طبیبون کا کیا حال ہے تو یون حکم ہوا کہ یاکلون ارزاقھم ویطیبون قلوب عبادی یعنے اپنا رزق کہاتے ہین اور میرے بندونکا دل خوش کرتے ہین

درازی عمر کے فوائد

فرمایا کہ عمر کی درازی مین اگرچہ مصائب کا سامنا ہے مگر یہ بھی ساتھ ہی ہے کہ جسقدر عمر بڑہتی ہے اُسیقدر تجربہ مین ترقی ہوتی ہے اور معرفت الٰہی مین افزائش اسیواسطے حضرت

---

[1] اس تحقیق نے آثار الصنادید کے قول عدم تحقیق کو تحقیق کے ساتھہ پہنچا دیا ۱۲ من مولفہ ۱۲

کشف اولیاء اللہ

اولیاء اللہ کے کشف و مکاشفہ کے متعلق فرمایا کہ شہر غزنین میں ایک بے علم قاضی زادہ کے از ثنا عہدہ قضا پانے پر سبحوشاہ کے اذن امتحان سے جب اُس قاضی زادہ نے کوہ غزنین پر چڑھ سر بسجدہ ہو۔ جناب باری میں گریہ وزاری کی کہ الٰہ العالمین اب اس بے پڑھے لکھے جاہل ناکارہ بندہ کا تو ہی یار و مددگار ہے تو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فیضان لعاب دہن مبارک سے قاضی زادہ کا ایسا بہرہ کھلا اور وہ اثنا رطب اللسان بنا کہ مجلس امتحان کے دن اسکے فاضلانہ وعظ و بیان کے آگے تمامی حُفّاظ حیران تھے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

یکایک اسی اثناء میں حکیم شیخ ثنائی قدس اللہ سرہ العزیز تشریف لے آئے آپ چونکہ کشف باطن سے اس سِرّ عظیم کی تہ کو پہونچ چکے تھے اسلئے آپنے صاف فرمادیا کہ

ع ای گروہ نبی در دہنت آب دہن ٭ او ختم رسل آمدہ تو ختم سخن ٭

حضرت روشن چراغ دہلی رح کا مطایبہ

فرمایا کہ ایک روز ہمارے حضور ایک تازہ ولایت مسافر سے فقراء کے ملنے جلنے کا حال فرمارہے تھے کہ اُس مسافر نے کہا ہاں حضور میں سیر و سیاحت میں اکثر فقراء سے ملا۔ فتا ردا ارلی کسی سے جامہ لیا۔ کسی سے پیراہن۔ مگر افسوس کہ یہ سب سرمایہ چوری جاتا رہا۔ اب آپ اپنا پیراہن عطا فرمائیں تو نعم البدل ہو چنانچہ آپنے اُسیوقت پیراہن تو اپنا دیدیا مگر مزاحاً فرمایا کہ (آنچہ بر تو دزدان کروند تو ہم برا زان کم نکردی) اس فقرہ کے سنتے ہی خدام سب ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہوگئے۔

مزارات دہلی

فرمایا کہ قدیم زمانہ میں دہلی کے اندر بہت سی زیارتگاہیں تھیں مگر سلطان تغلق کے مفسدہ کے بعد سے یا تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ یا حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہم اللہ تعالے علیہم اجمعین کی زیارتگاہ باقی رہگئی ہے یا اسیطرح پس پشت نمازگاہ معدودے چند اور مزارات ہیں باقی زیارتگاہیں تمام و کمال مفقود ہوگئیں۔

عظمت خلیفہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حد بار و داب کے متعلق فرمایا کہ فقہا رکا کوئی قول آجتک اس بارہ مین نظر سے نہین گذرا البتہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید علیہ الرحمۃ تقریباً دو وادیٹون کا بوجہہ ایک پر لئے جا رہے تھے تو لوگ بڑے متعرض ضرور ہوئے۔

جبکہ آپ نے اُسی وقت اس صورت سے جواب بھی دیدیا کہ اے لوگو اس شتر بار بردہ کی طرف بھی تو نظر ڈالو۔ نظر ڈالنے والون نے جو ہین اونٹ کی طرف نظر ڈالی تو کیا دیکھتے ہین کہ اونٹ کا تو تمام و کمال بوجہہ اونٹ سے الگ ہے ہوا مین چل رہا ہے۔

قعدہ نماز مین سبابہ کا اشارہ

فرمایا کہ قعدہ نماز مین انگشت سبابہ کا اشارہ توحید حق تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ شافعی عقدتین کے ساتھہ اُنگلی کو حرکت دیتے رہتے ہین اور ہم لوگون مین کشادہ دستی کے ساتھہ معمول ہے مین بھی اسیطور سے پابند ہون اور خواجگان طریقت کا بھی یہی طریقہ تھا۔

نیک خلقی و بد خلقی

فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ آپنے اپنے غلام کو کئی مرتبہ آواز دی مگر جب اُسنے کچھہ جواب نہ دیا تو حاضرین مین سے ایک شخص کے بولنے پر آپ کیا فرماتے ہین کہ سوء الخلق الغلام یدل علی حسن خلق السید یعنے بدخلقی غلام کی سردار کی نیک خلقی پر دلالت کرتی ہے۔

عظمت قرآنی

شیخ علی نامی کشمیری کی نسبت فرمایا باآنکہ وہ لکھے پڑھے نہ تھے مگر جب اُنکے آگے عربی فارسی کے شعر ہندی دوہرے قرآن شریف کی آیتین ملا جلا کر رکھدیا کرتے تھے تو وہ فارسی وغیرہ شعرون کو چھوڑ کر قرآن مجید کی آیتون کیسے فی الفور بتا دیا کرتے تے۔

ایک روز جو اُنسے دریافت کیا گیا کہ شیخصاحب آپ پڑھے نہ لکھے پھر دوہرے وغیرہ الگ کرکے آیات قرآنی کیونکر بتا دیا کرتے ہین تو اُنھون نے جواب دیا کہ آیات قرآنی کے موقع پر زمین سے آسمان تک نور ہی نور نظر آنے لگتا ہے اسلئے مین تمیز کرلیا کرتا ہون کہ یہ انسان کا کلام نہین ہے کلام خداوندی ہے اور جہان یہ بات نہین ہوتی تو وہان جان لیا جاتا ہے

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ وددت ان لو امت طفلا حیث عرفت اللہ درازی عمر کے متعلق جوامع الکلم مین جسقدر آیا تہا اُسکا تو ترجمہ یہی تہا جو پیش کیا گیا۔ان سیر محمدی مین جو حضور کی ہی حالات کا ایک نسخہ مولانا محمد علی سامانی نے مرتب کیا ہے[1] اسی درازی عمر کی بابت حضور کا ایک مکالمہ اس طرح پر درج ہے کہ جب ۸۳۱ھ مین ۴ رجب المرجب کو آپکے سالگرہ[2] کا موقع آیا تو مولانا محمد علی سامانی سے آپنے فرمایا کہ کہنے والے یہ کہکر بہت ہی خوش ہوتے ہین کہ فلان شخص اتنے برس کا ہوا لیکن سچ تو یہ ہے کہ درازی عمر میرے لئے بلائے عظیم ہے اگر درازی عمر اچھی ہی ہوتی تو خدائے تعالےٰ اپنے حبیب پاک کو ہی عطا کرتا۔

دوسرے ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق مین یہی کنایہ ہے کہ جس کسیکو مین عمر دراز دیتا ہون اُسکو لوگون مین ذلیل خوار کرتا ہون نقصان پہنچاتا ہون۔

ہمارے حضرت شیخ نصیر الدین محمود اودہی قدس سرہٗ نے اپنے وصال سے پہلے ہی مجھکو خلافت عطا فرمادی تہی مگر اسکا علم شاید حضرت کے ہمشیرہ زادہ مولانا زین الدین قدس سرہٗ کو نہ تہا کہ اُنہون نے حضرت کے بعد وصال میری خلافت سے مخالفت کی اور فرمایا کہ جو کوئی حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ ہوگا وہ شیخ موصوف کی طرح پوری عمر پائیگا۔اُنہین کی نسل بندگان خدا کو تلقین وارشاد کریگا۔سلسلہ پیری ومریدی اُس سے جاری رہیگا۔اسلئے اس موقع جناب باری مین اپنی درازی عمر کے لئے مین نے ایک دفعہ ضرور درخواست کی تہی پہر کبھی مستدعی نہین ہوا۔مین نہین سمجہسکتا کہ اسقدر بڑی عمر مجھکو کسلئے دیگئی۔

حد بار دواب

[1] سیر محمدی ۸۳۱ھ مین جمع کی گئی۔۱۲

[2] سالگرہ کے موقع جبتک حضرت کی والدہ ماجدہ بی بی رانی بزرگ قدس سرہا زندہ رہین وہ سالگرہ ضیافت کرتی رہین جسوقت انکا وصال ہوگیا تو بی بی رضا خاتون قدس سرہا ضیافت کرنے لگین جب آپکا بہی وصال ہوگیا تو حضرت کی صاحبزادی بی بی بتول قدس سرہا اس خدمت کو انجام دینے لگین۔

اسی موقع سالگرہ پر دو قسم کی رقم پیش ہوا کرتی تہین۔ایک رقم مبارکباد۔دوسری صدقہ۔پس جو رقم بنام شادمبارکباد ہوا کرتی تہی اُسکو حضرت خود صرف کیا کرتے تہے اور جو رقم صدقہ کی اسم موسوم ہوا کرتی تہی وہ جدا لنگانہ بکر فقرا پر تقسیم ہوجایا کرتی تہی۔

اسی ۸۳۱ھ کی سالگرہ کی نسبت آپ نے فرمایا کہ اب ہمارے (۹۷) برس پورے ہوکر (۹۸) برس شروع ہوا اور آجکے دن ہماری عمر بہی حضرت شیخ الاسلام شیخ فرید الدین مسعود قدس سرہٗ کی عمر کی برابر ہوچکی کیونکہ جسوقت حضرت شیخ کا وصال ہوا ہے تو ۹۸ برس کی عمر تہی ۱۲ من مولفہ ۱۲

سب کے سب اُس سے ہی محظوظ ہوں۔ بلکہ جو جسکے دل میں گھر کرجاے وہ ہی اُسکے لئے وجد اور تواجد کا سبب ہوجاتا ہے۔

چنانچہ دیکھو ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہمارے والد[1] سمیت سات صوفیوں کے مجمع میں جو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی غزل ذیل سے سات ہی شعر پڑھے گئے تو ہر اک شعر پر ہر ایک کو علحدہ علحدہ جوش وخروش ہوا[2]

جان ندارد ہر کہ جانانیش نیست ۔۔۔ تنگ عیش است آنکہ بستانیش نیست
ہر کرا صورت نہ بندد سرِّ عشق ۔۔۔ صورتے دارد و لے جانیش نیست
گر دلے داری بجانانش سپار ۔۔۔ ضایع آن کشور کہ سلطانیش نیست
کامران آن دل کہ محبوبیش ہست ۔۔۔ نیکبخت آن سر کہ سامانیش نیست
عارفان درویش صاحب دردرا ۔۔۔ بادشاہ خوانند اگر نانیش نیست
ہر کرا با ماہروے سرخوش است ۔۔۔ دولتے دارد کہ پایانیش نیست
خانہ زندانست تنہائی ملال ۔۔۔ ہر کہ چون سعدیؒ گلستانیش نیست

انہیں ذکرو اذکار صدر کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ حضرت خواجہؒ سے سنا گیا کہ ایک بادشاہ نے صوفیون کے شہر بدر کرنیکا حکم دیا مگر صوفیون کی اس استدعا پر کہ ایک روز تو بادشاہ سلامت کی طرف سے مجلس سماع قایم کرادیجاے پل چل لینے کے لئے کسیقدر مہلت منظور ہوجاوے تو پھر اپنا اپنا رستہ لین جو محل خاص کے قریب ہے مجلس سماع قایم کرائی گئی اور شاہ مع شاہزادہ کے غرفہ مین سے دیکھتے رہے تو ابھی تھوڑا ہی عرصہ نگذرا تھا کہ شاہزادہ غرفہ میں سے گر کر جان بحق ہوا۔

[1] حضرت ہی کا یہ بھی فرمودہ ہے کہ دہلی مین اک روز سماع تھا بعض اہل سماع اپنے پاؤن کے تلوؤن مین دوا لگا کر آگ پر ناچنے لگے۔ رقص کرنے لگے۔ ہمارے والد ماجد کو بھی تواجد واقع ہوا جب ضبط نکر سکے تو آگ مین کود کر لوٹنے لگے لوگ متحیر ہوئے کہ ہم تو دوا کے اثر سے آگ مین کود کر محفوظ رہے مگر یہ تو بیساختہ گر کر آگ مین لوٹ رہے ہین دیکھین کہین جل تو نہین گئے پس آپکی اچھی طرح دیکھہ بھال کی لیکن کہین سے بھی جلا ہوا نپایا ۱۲
[2] اس غزل کے باقی شعر یہ ہین جو کلیات سعدی نولکشوری مطبوعہ ۱۳۰۳ھ ہجری سے نقل کئے گئے۔ چشم نابینا زمین و آسمان ؛ زان نمی بیند کہ نورانیش نیست ؛ ماجرائے عقل پرسیدم ز عشق ؛ گفت معزول است و فرمانیش نیست ؛ دردِ عشق از تندرستی خوشتر است ؛ گرچہ غیر از صبر درمانیش نیست ۱۲ من مولفہ ۱۲

کہ یہ کلام الٰہی نہین ہے کلام بشری ہے۔[1]

سرّ سماع

فرمایا کہ صوفیون کو سماع مین جو حال واقع ہوتا ہے کچھ وہ باقاعدہ ادائے ضربات موسیقی پر موقوف نہین کیونکہ ظاہر ہے کہ قواعد موسیقی سے اور صوفیون سے کیا علاقہ مگر ہان اُنکا مطلب تو اس پردہ مین یہ ہے کہ اگر اس موقع پر کوئی اُنکے حسب حال کچھ اُٹھا تو پھر البتہ اُسوقت حالت ذوق شوق کی بھی کچھ نہ پوچھیے اور اگر سماع مین کوئی مضمون حسب حال پیدا نہوا تو کیسا ہی گانا بجانا کیون نہو خبر تک نہین ہوتی۔

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے حظیرہ مین دن بھر مجلس سماع گرم رہی مگر کسی پر کوئی حال طاری نہوا۔ آخر کار حسن سمیندی نے جسوقت تربت شیخ کے آگے یہ ہندی جملہ۔ سو ہلا مائی سو ہلا۔ پڑہنا شروع کیا تو سب کے سب ایسے تواجد مین آئے کہ یادگار رہیگا۔

اسی ذکر مین آپنے یہ ایک اور خاص معاملہ بیان کیا کہ حضرت قاضی حمید الدین صوفی ناگوری کی مجلس سماع کے اندر ایک درویش کو جب جاتے ہوئے روک دیا گیا تو اُسنے شکایت کی کہ قاضی صاحب مین نے بہشت مین ایک پاؤن تو رکہدیا تہا دوسرا رکہتا تہا کہ آپکے خادم نے نکالدیا۔ خادم سے جو وجہ دریافت کی گئی تو اُسنے عرض کیا کہ آپ ہی کا تو ارشاد تھا کہ جو کوئی بغیر ساز کے مجلس مین داخل ہوجائے اُسے باہر کردیا جاوے چونکہ یہ درویش بغیر ساز کے داخل ہوا جاتا تہا اسلئے روکدیا گیا۔

اسپر قاضی صاحب متبسم ہوکر درویش کو کیا جواب دیتے ہین (بھئے خادم کا کوئی قصور نہین تم خود ہی غور کرو کہ بغیر ساز کے بھی بھلا کہین کوئی بہشت مین داخل ہوتا ہے)

اسی کے متعلق یہ بھی ارشاد ہوا کہ مجلس سماع مین یہ کچھ ضروری بات نہین ہے کہ ایک ہی سے کے پسندیدہ مضمون کیساتھ سارے کے سارے جوش وخروش مین آجائین جو جس سے حظ اٹھا رہا ہے

---

[1] مثنوی شریف حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کی نسبت بھی مین نے اپنے پردادا حکیم غلام محی الدین صاحب کی بیاض مین کیا اچھا قول دیکھا۔ ترکی کہ فارسی نمی فہمید از شنیدن مثنوی متغیر میگردید پرسیدند کہ معانی فارسی را تو کہ درنمی یابی چگونہ متغیر میشوی گفت اگرچہ من ادراکش نمی یابم لیکن او مرا درمی یابد ۱۲ من مولفہ ۱۲

فرمان ہوا کہ اپنے اعوان کے ذریعہ سے تعمیل کر عرض کیا کہ وہ بھی اسلئے معذور ہین تب حکم ہوا کہ ابلیس قبض روح کرے اُسنے تعمیل حکم کی۔

اس موقع پر آپکے بڑے صاحبزادہ محمد اکبر حسینی نے عرض کیا کہ کیا حضور ملک الموت کے علاوہ بھی اور کوئی قبض روح کرسکتا ہے آپنے فرمایا کہ ہان مردود ان بارگاہ کے معاملہ کا تو حال سن ہی لیا اور عشاق کے لئے مشہور ہی ہے ؎ در عشق تو عاشقان جان جان بدہند؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز؛

یہانتک حضور کے وہ ملفوظات وغیرہ ختم ہوچکے جنکا انوار المجالس و جوامع الکلم کے مواقعہ نتیجہ سے انتخاب کرکے اندراج کیا گیا تھا اب اس سے آگے حضور کے کچھہ اور ملفوظ۔ خوارق۔ کرامتین۔ وغیرہ موجودہ سرمایہ سے لیکر نقل کرتے ہین۔ من بعد عرس کی کیفیت عرس کے خرچ اخراجات خلفار کی تفصیل۔ تصنیفات کی تعداد۔ وغیرہ درج کرکے کتاب کو ختم کیا جاویگا۔

عبادت خدا

فرمایا ہم جو خدا کی عبادت کیا کرتے ہین یہ اُسکے حکم کی بجا آوری ہے نہ اس اللیح سے کہ وہ رزاق ہے نہ اس طمع پر کہ ہمکو بہشت ملینگے نہ اس ڈر سے کہ دوزخ مین جاوینگے کیونکہ بہشت د دوزخ کا اگر وجود نہوتا تو کیا عبادت نہوتی پس عبادت خدا ہی کے لئے ہوئی نہ کسی اور ضرورت مصلحت فائدہ۔ نفع کی غرض سے ؎ ملک دو عالم نخواہد آنکہ خواہد یار را؛ در نظر جنت نیاید عاشق دیدار را؛

نشان تجلی

جب اجودھن مین حضرت شیخ الاسلام شیخ فرید الدین مسعود قدس سرہٗ کی زیارت کے لئے آپ گئے ہین تو شیخ منور حضرت شیخ کے نواسہ نے آپکو شیخ قدس سرہٗ کے روضہ ہی مین ٹھیرایا۔ ایکروز آپ فکر و شغل فرمارہے تھے کہ یکایک شیخ منور کے نوکرون مین سے ایک نوکر نے وہان ہوکر کیا دیکھا کہ آپکا سر مبارک جدا پڑا ہوا ہے۔ ہاتھہ پیر جدا۔ دیکھتے ہی باہر آیا اور چلا کر کہنے لگا آؤ دیکھو یہ کیا واقعہ وقوع مین آیا۔ اسپر حضرت شیخ منور وغیرہ بہت سے لوگ بھاگ دوڑے۔ دیکھا تو حضرت اچھے بھلے صحیح سالم قبلہ رو بیٹھے ہوئے ہین دیکھنے والے اُسوقت تو سب کے سب لوٹ گئے لیکن جب آپ اجودھن سے رخصت ہونے لگے تو حضرت شیخ منور نے آپ سے اس واقعہ کو دریافت کیا آپنے فرمایا کہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ کی یہ ہی تو شان ہے۔ اسیکو شان تجلی کہتے ہین۔

حوالہ کردیا گیا۔
ساعت بھر بھی نہوئی تھی کہ شاہزادہ کپڑون مین سے ہاتھ پیر مار مور باہر نکل مجلس سماع مین اچھلنے کودنے لگا
اس سحر عظیم کو دیکھکر شاہ مذکور فقرا سے رجوع لایا۔ معافی خواہ ہوا۔
اسکے بعد کتب سلوک کی روسے آپنے یہ اک اور حکایت بیان کی کہ اک روز حضرت خواجہ جنید
ہمراہیون سمیت لوہ لبنان کے مقام راہب یہودی نے سماع مین دیکھکر جو دریافت کیا کہ
اے لوگو تمہارا دین کونسا دین ہے اور یہ تم کیا کر رہے تھے تو جواب دیا گیا کہ اسوقت
عمل مین تو ہمارے سماع تھا اور دین ہمارا دین احمدی ہے اسپر راہب پہر بولا کہ سرسل
کیا ہے کہا گیا کہ طیب العیش مع اللہ اسکے سنتے ہی راہب ایمان لا اور کہنے لگا کہ بیشک دین احمدی
ذکر توریت مین مَین بھی دیکھچکا ہون اور یہ بھی توریت سے ہی تصدیق ہوچکی ہے کہ احمد
پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی امت مین طیب العیش مع اللہ تعالی کی غرض سے
سماع کی اک لذادہ جماعت بھی ہوگی

پانی پینے کا مسنون طریقہ

پانی پینے کی بابت جو ذکر آیا کہ کھڑے رہکر پانی کا پینا مسنون ہے یا بیٹھکر تو سید محمد حسینی نے
عرض کیا کہ حضور دونون طرح آیا ہے کھڑے ہوکر بھی بیٹھکر بھی مگر آپنے فرمایا نتیجہ نونکال لیا
ہے کہ زمزم وبقیۂ وضو وسبیل وپس ماندۂ مومن کامل کا پانی تعظیما کھڑے ہی رہکر پینا چاہیے
اور ہمارا بھی یہی معمول ہے۔ رہے باقی پانی انکا اشد ضرورت واضطراری حالت مین
بیٹھکر ہی پینا مستحب و اولے واحوط ہے

بدعملی کی بدانجامی

سچ ہے کہ اگر سلطان تغلق حضرت اخی الدین بے ادب نہوتا اور اولیاء اللہ کے ساتھ توہین سے
پیش نہ آیا کرتا تو اسکا ایسا انجام خراب نہوتا جیساکہ حضور نے فرمایا کہ جب اسکی قبض روح کے
لئے ملک الموت کو حکم ملا تو اسنے بڑی ہی واغوثاہ واستغفاثاہ کی کہ الٰہ العالمین اگرچہ مین
بہت سے کافرون۔ بدبختون۔ فاسقون۔ فاجرون۔ کی قبض ارواح کی۔ مگر اس شخص کی
تو یہ کیفیت ہے کہ اسکی بدبوئی وگندہ دہنی کی وجہ سے اسکے پاس تک نہین پھٹک سکتا

اُسکے بہی جب دیکھنے کا شوق ظاہر کیا تو کیا مشاہدہ ہوا کہ عرش کے اوپر ایک پُرتکلف محل ہے اُسکے شہ نشین مین ایک پُرتکلف تخت پر ایک نورِ شکل موجود ہے اور اُس تخت کے نیچے کل ارواح اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین مجتمع ہین حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہی تشریف فرما ہین کہ اسی اثنا مین ملائکہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محمد حمید بہی حاضر ہین ارشاد ہوا کہ بلاؤ جب آپ داخل ہوئے تو اُس نورِ شکل کے ہاتھ پر آپکو بیٹھنے کا حکم ہوا۔ آپ ملتمس ہوئے کہ یہ دین محمدی ہے تمام ارواح اولیاء اللہ اسکے تحت مین ہین تو مین بافوق کس طرح رہون یہ سنکر حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضور کو خود متمکن فرماکر ظاہر کیا کہ یہ میرا دین ہے تو تو صدر دین۔ اسکے بعد جملہ ارواح اولیاء اللہ نے استادہ ہوکر حضور سے مصافحہ کیا۔ مرحبا کہا۔ اور اسطرح پر اُسیوقت سے آپکا لقب زمین و آسمان مین صدر الدین مشہور ہو گیا

رجال الغیب سے ہمکلامی

حضور کی لونڈی ایک رات حضور کو وضو کرانے کیلئے حضور کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی کیا دیکھتی ہے کہ یکایک ایک پیر مرد خوش تقریر دستاربند پیدا ہوا اور اُسنے اول حضرت کو سلام کیا۔ بعدہٗ حضرت نے اُسکو سلام کا جواب دیا کہ اتنے ہی مین لونڈی پر ہیبت طاری ہوکر لونڈی بیہوش ہوگئی مگر جب ہوش مین آئی تو اتنا اُسکو ضرور محسوس ہوا کہ آپس مین کچھ بات چیت ہو رہی ہے لیکن وہ گفتگو لونڈی کی سمجھ مین نہین آئی کہ بس پھر وہ پیر مرد غائب ہو گیا اب اس سے ظاہر ہے کہ رجال الغیب آپ سے ہمکلام و ہم صحبت رہا کرتے تھے۔

ایک ابدال سے خاص صورت مین ملاقات

منقول ہے کہ ایک روز آپنے اپنی سکونت گاہ سے کہین کی تشریف بری کا ارادہ فرمایا راہ مین کیا دیکھتے ہین کہ دہلی کہنہ کی جامع مسجد کے پاس ایک شخص قے کر رہا ہے اور قے مین جو گوشت چانول نکل رہے ہین۔ اُنکو ایک بہت ہی تھکا ہوا۔ درماندہ۔ کتا کھا رہا ہے اور وہ قے کرنیوالا کتے کو دور نہین کرتا۔ اس کراہت کو دیکھکر راہگیر لوگ بگڑ کر اُس قے کرنیوالے کو برا بھلا کہے جا رہے ہین جب قے کرنیوالا قے کرچکا تو پھر ایک تالاب کیجانب چلا۔ حضور بہی چونکہ اسکی پیشانی مین آثار نعمت ملاحظہ فرما چکے تھے

تجرد وامثال

ایک روز آپ جوانون کی سی صورت شکل بنائے بیٹھے ہوئے تھے جتنے کہ محاسن شریف بھی بالکل سیاہ تھے کہ مقبول الحضرت شاہ ید اللہ الحسینی المعروف قبولا اسی حالت مین تشریف لے آئے جناب آپکے استعجابانہ نظر ڈالتے ہی حضور نے فرمایا کہ اے قبولا تجرد وامثال اسی کا نام ہے۔

فرق شریعت و حقیقت

خزینۃ الامثال۔ حضور کی ہی تصنیفات مین ایک تصنیف ہے اُسمین آپ ارقام فرماتے ہین رعقر من عقیدۂ اہلسنت والجماعت است ہمہ میگویند حقیقت سراست من کہ محمد حسینی ام میگویم شریعت سراست زیراکہ حقیقت ازز بان حیدریان و قلندریان و ملحدان و زندیقان شنیدہ ام بلکہ از جوگیان و برہمنان ہم شنیدہ وحال شریعت خلاف اینست پس شریعت سراست نہ حقیقت

تحقیق تاریخ عرس حضرت امیر المومنین علی رضا

منقول ہے کہ وقت ملاقات ارواح انبیا و اولیاء رحمہم اللہ تعالےٰ کی ایک دفعہ روح مبارک حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے جو آپنے دریافت کیا کہ عرص مبارک حضور کی کونسی تاریخ ہے تو ۲۰؍ ماہ رمضان المبارک بتائی گئی۔

صدر الدین آپکا لقب کیونکر ہوا

ایک روز حضور سے خواجہ احمد دبیر و قاضی راجہ رحمۃ اللہ علیہما نے دریافت کیا کہ حضرت لقب صدر الدین کیونکر ہوا تو اسپر آپنے فرمایا کہ ایک دن حضرت پیر و مرشد شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین محمود اودہی قدس سرہٗ سے چند کس مریدان کامل۔ عالم۔ عامل۔ صادق میری نسبت عرض پرداز ہوئے کہ انکو ہم سب پر فوقیت دینے کی کیا وجہ ہے حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا کہ کل علے الصباح آؤ اُسوقت جواب دیا جاویگا چنانچہ جملہ حضرات وقت مقررہ پر حاضر ہوئے حضرت نے سب سے مراقبہ کرایا۔ کیا دیکھتے ہین کہ میرا رتبہ اسقدر اعلےٰ وارفع کہ عرش کے کنگرون کے پاس منڈلا رہا ہون۔ طواف کر رہا ہون یہ حالت دیکھکر سب کے سب حیران و ششدر رہگئے۔

اسکے بعد پھر حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ابھی محمد سعید کا رتبہ اور بھی اس سے معظم تر ہے سب سے

حضرت سید یوسف عرف سید راجہ والد ماجد خود ۔ ۱۳ ذیقعدہ کو بی بی رانی والدہ ماجدہ خود ۵۔ محرم کی شب کو عرس حضرت شیخ الاسلام شیخ فریدالدین رح ۔ ۱۱۔ محرم کو عرس سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔

انکے علاوہ لیلتہ القدر ۔ شب برات ۔ عیدین کو بعد نماز اور آخری چہار شنبہ کے روز کندوری بہی کرایا کرتے تہے ۔

کشف

کتب سیر مین ہے کہ حضور جب زمانہ حمل مین حضرت والدہ ماجدہ کے بطن شریف ہی مین تہے اسیوقت سے آپ پر کشوفات کہلنے لگے ۔ چنانچہ خود بدولت کا ہی ارشاد ہے کہ ہنوز مین اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک مین تہا کہ میری بڑی ہمشیرہ کا انتقال ہوگیا ۔ والدہ ماجدہ کو مرحومہ سے بڑی ہی الفت تہی اسلئے اُسکے انتقال کا ملال بہی اُنکو بہت ہی کرنا پڑا ۔ چنانچہ اُسی شدت غم و الم مرحومہ مین حضرت والدہ بیقرارانہ زار زار ہوکر اپنے بطن کو پیٹنے لگین اور مجہکو سنا شروع کیا جو مجہے محسوس ہوتا تہا اور جسکے حس کی وجہ سے مجہے تکلیف ہوتی تہی بلکہ میرے جی مین آتا تہا کہ پیٹ ہی مین سے کہدون کہ اما جان تم خدا کو بہول گئین مگر اس خیال نے روک دیا کہ مبادا کوئی فتنہ قایم نہو جاے ۔

اسکے بعد ہی ارشاد کہ اُسی زمانہ حمل کے دو تہپڑون کے نشان اسوقت تک میرے جسم پر نمایان ہین جسکا سب نے معائنہ بہی کیا ۔

کرامات

نقل ہے کہ ایک روز علے الصباح شیخ الاسلام شیخ سراج الدین جنیدی قدس سرہٗ کی وصیت کی موافق آپ شرق کی جانب اپنی قیام گاہ کے لئے کوئی موقع تلاش و تجویز کرنے کی غرض سے عصائے شریف دست مبارک مین لیکر ٹہل قدمی فرماتے ہوئے اُس مقام پر پہونچے جہان درگاہ شریف واقع ہے ۔ چنانچہ یہ موقع آپکو پسند آیا اور یہان کی زمین آپ نے اپنے قیام کے لئے تجویز فرمائی ۔ لیکن یہان سندیا نامی اہل ہنود کا ایک کامل و اکمل صاحب استدراج ۔ گرو ۔ فقیر ۔ رہا کرتا تہا اُسکا استہان تہا ۔

اسلئے اُسکے پیچھے ہوئے کہ دیکھین اب یہ شخص کیا کرتا ہے اور اسکا حال بھی اس سے دریافت ہوجائے اُس شخص نے تالاب پہنچکر اول اچھی طرح غرغرہ کیا۔ بعدہٗ دوگانہ ادا کرکے قبلہ رو ہو بیٹھا اتنے ہی مین حضور بھی اُسکے پاس پہنچگئے۔ خدا کی قسم دیکر اُس سے پوچھا کہ تیرے چہرہ سے آثار نعمت الٰہی نمایان ہین صاف بتا کہ تو کون ہے اُسنے جواب دیا کہ تمنے خدا کی قسم دلوائی ہے اسلئے مین اصل حال بیان کرتا ہون۔

مین ابدالان خدا سے ہون۔ نام میرا رکن الدین ہے۔ مین یہان سے ہزار کوس کے فاصلہ پر تھا حکم ہوا کہ کہنہ جامع مسجد دہلی کے پاس ایک کُتا بالکل بھوکا پڑا ہے۔ تو گوشت۔ چانول پکا کر جا اور اُسکے پاس قے کر تاکہ وہ اُسکو کھائے اپنے رزق و روزی کو پہونچے لہذا اس تعمیل حکم کے لئے یہان آنا ہوا۔ کہ من بعد ابدال مذکور سے آپ دیر تک محبت و اخلاص کی باتین کرتے رہے بلکہ بہت سی چیزین باطنی شغل کے متعلق بھی ابدال موصوف سے حاصل فرمائین۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین کی تکرار

نقل ہے کہ ایک روز حضور نیپال کے جنگل مین نماز پڑھ رہے تھے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین پر اسقدر تکرار فرمائی کہ صبح ہوگئی۔

فاتحہ خوانی اکابر اسلام و صوفیائے عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اکابر اسلام و صوفیائے عظام کے عرس بلا ناغہ جو آپ فرمایا کرتے تھے اُسکی تفصیل یہ ہے۔

۱۲۔ ربیع الاول کو عرس حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و علے آلہ و اصحابہ وسلم۔ ۱۴۔ کو عرس حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی رح۔ ۱۵۔ کو عرس صاحبزادہ کلان حضرت محمد اکبرؒ۔ ۱۸۔ کو عرس حضرت شیخ نظام الدین محمد بدایونی رح۔ سلخ ربیع الآخر یا غرہ جمادی الاول کو برادر بزرگ شیخ نجیم الدین حسینی عرف سید جینداؒ۔ ۳۔ رجب المرجب کو عرس حضرت خواجہ اویس قرنیؓ۔ ۱۴۔ کو عرس جنابہ بی بی فاطمہ عرف حسنی بی بی دختر بزرگ ۱۴۔ کو عرس حضرت امام حسنؓ۔ ۶۔ رمضان کو عرس شیخ معین الدین حسن سنجری رح۔ ۱۸۔ کو عرس شیخ نصیر الدین محمود دہلیؒ ۱۹۔ کو عرس حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ ۲۷۔ کو عرس جنابہ فاطمہ کبریٰ۔ ۵۔ شوال کو عرس

نقل ہے کہ جب آپ دہلی سے سفر کرتے ہوئے گوالیار شیخ علاؤالدین گوالیاری کے مکان پر فروکش ہوئے تو اُس موقع پر شیخ علاؤالدین کے بہائی مولانا شمس الدین ایک تکلیف شدیدہ مین پڑے ہوئے تہے شیخ علاؤالدین نے حضرت سے دعائے صحت کے لئے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ کل جواب دینگے۔ دوسرے روز فیضیاب خدمت ہوئے پر یاددہانی کی گئی تو حضور نے فرمایا کہ ہمنے تمہارے بہائی کے لئے دعا کی تو حکم ہوا کہ شمس الدین کی عمر تمام ہوچکی ہے دس روز باقی رہی ہین امر مجبوری ہے شیخ علاؤالدین نے پہر عرض کیا کہ مولانا کی مضبوطی ایمان کے لئے دعا فرمایئے آپنے کہا کہ اس بارہ مین پہلے ہی دعا کرچکا ہون۔ الغرض جیسا حضور نے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا یعنے دسوین روز مولانا شمس الدین نے انتقال کیا حضرت اپنے فرزندون۔ دوستون۔ یارون کے ہمراہ مولانا کے مکان تک پیادہ پا گئے۔ جنازہ کی نماز مین خود ہی اقامت کی اور میت کے پاؤن پر ہاتہہ مارکر فرمایا کہ یارسول اللہ مین نے اسے آپکو سونپا۔

سوم کی زیارت کے بعد شیخ علاؤالدین قدس سرہٗ ذکر وشغل مین تہے کہ اُسی حالت مین اپنے بہائی مرحوم کو دیکہا اور دریافت کیا کہ تمہارا کیا حال ہوا تو وہ بولے کہ مجہپر بڑی بنتی مگر حضرت سید بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے مجہکو حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سپرد فرمادیا تہا جنکی بدولت بچ رہا۔

نقل ہے کہ دہلی کے زمانہ قیام مین جب مولانا حسین آپکے مرید ہوئے تو اُنکے بہانجہ۔ داماد نے کہا کہ تم اُنکے کیون مرید ہوئے۔ مولانا بولے کہ تمنے حضرت کی عظمت وشان کو نہین پہچانا دیکہو گے تو معلوم ہوگا۔ وہ دونون کے دونون کہنے لگے بہتر ہے کل ہم بہی چلینگے لیکن یہ شرط ہے کہ ہم اُنکے آگے سربزمین نہین ہونگے مولانا نے جواب دیا کہ مجہے اسمین اصرار نہین ہے جو مناسب سمجہو وہ کرنا۔ غرضکہ دوسرے روز مولانا حسین کے ہمراہ اُنکے بہانجہ۔ داماد بہی حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ جوہین چہرۂ مبارک پر نظر پڑی مولانا حسین کے ساتہہ ساتہہ بہانجہ داماد بہی معاً سربزمین ہوکر پہر ایک جانب مٶدبانہ بیٹہ گئے۔ حضرت اُسوقت ایک قیمتی مندیل جسپر لال چہپا بہی لگا ہوا تہا سر پر باندہے ہوئے ایک چوکی پر تشریف فرما تہے اور چونکہ گرمی کا موسم تہا اسلئے ایک نہایت خوشنما پنکہا بہی حضرت ہاتہہ مین لئے ہوئے تہے یہ پنکہا

جب گرو کی نظر حضرت پر پڑی تو اُسنے اپنی قوت استدراجیہ سے معلوم کرکے حضرت سے کہا کہ مجھے آپکے قلب پر ایک سیاہ نقطہ نظر آرہا ہے حضرت نے فرمایا کہ میرا دل تو صاف آئینہ ہے مگر یہ نقطہ سیاہ تیری کفر کی نشانی ہے جو تجھکو نظر آرہی ہے۔ اس ارشاد سے سدیا گو خفیف ہوا لیکن اپنی قوت استدراج کی بدولت اُسے چین نہ پڑا۔ اظہار کمال کی غرض سے کبوتر بن فلک سیر ہو حضور کیلئے بہشتی انار لانیکی سعی کرنے لگا۔

اتنے ہی مین حضور نے بھی بشکل باز اُسکے تعاقب مین پرواز کی جس سے وہ سٹپٹا کر لوٹتا ہی آگیا حضرت انار بہشتی لیکر اُسکے واپس آنے سے پہلے ہی تشریف لے آئے جسوقت سدیا آیا تو تھوڑی دیر تو وہ چپ چکا۔ ہا پھر کہنے لگا کہ مین نے بہشت تک اس غرض سے پرواز کی تھی کہ آپکو وہان کا انار لا کر دون مگر دفعۃً ایک باز نمودار ہوا جسکے دیکھتے ہی مجھپر ہیبت و دہشت طاری ہوگئی۔ اور مین بیچ ہوا ہی کے عالم مین بے نیل مرام چلا آیا۔

آپ جب سدیا گرو کا سب بیان سُن چکے تو وہ انار بہشتی جو آپ لائے تھے اُسکو دکھلایا اور فرمانے لگے کہ وہ انار یہ ہے انار تو نہین ہے جسے تم لانا چاہتے تھے۔ سدیا متحیر رہگیا اور حضور کا قدمبوس ہوکر عرض پرداز ہوا کہ بیشک ضیاے آفتاب کے مقابلہ مین ذرہ کا کیا فروغ۔ یہ جگہ۔ زمین۔ مقام جسے آپنے پسند کیا ہے آپکو مبارک۔ مین یہان سے چلا جاتا ہون۔ یہ کہتا ہوا سدیا کسی سمت کے پہاڑون مین چلا گیا۔ لیکن چلتے چلتے حضور سے یہ درخواست کر گیا کہ اس عقیدتمند کو فراموش نفرما دینا چنانچہ اتبک حضور کے عرس شریف کے روز مزار مبارک کے پاس پھول اور شب کا بچا ہوا تیل سدیا گرو کے دیول کا پوجاری آکر لیجایا کرتا ہے۔

نقل ہے کہ حضور جب دوسری دفعہ شیخ الاسلام شیخ فریدالدین مسعود اجودھنی قدس سرہ کی زیارت کیلئے تشریف لیگئے تو اُسوقت حضرت شیخ منور نے آپکو جوف خانہ شیخ علاؤالدین مین ٹھیرایا۔ اُس جوفخانہ مین پریون کی سکونت تھی پس جو کوئی شخص وہان ٹھیرتا اُسکو وہ تنگ کرتین۔ مار کر باہر نکالدیتین۔ مگر شب قیام کو اُسی جوف خانہ مین جو حضور مراقب ہوئے تو پریون نے نکلکر حسب معمول ایسے ہی مزاحمت کی۔ آپ سر اُٹھا کر خفا ہوتے ہوئے پریون سے فرمانے لگے کہ چپکی رہتی ہو یا یہان سے تم سب کو باہر نکالدون۔ یہ سنتے ہی دم مارنا تو کیسا کسی نے کان تک بھی نہ کھڑکھڑائے۔

اسیطرح کی یہ بہی ایک اور نقل ہے کہ حضرت قاضی راجہ قاضی شہر نے جب یہ سنا کہ آپ لوگون سے سجدہ کرواتے ہین راگ بہی سنتے ہین تو آپکی روک تھام کے لئے آپکے آستانہ مبارک پر تشریف لائے مگر جب خدام سے معلوم ہوا کہ آپ آرام مین ہین تو قاضی راجہ واپس چلے گئے اسیطرح تین مرتبہ قاضی راجہ نے تکلیف کی اور آپکے خواب استراحت کے جواب ملنے پر قاضی موصوف واپس چلے چلے گئے بالآخر خود حضرت نے ایک روز خادمون سے کہا کہ ایک قاضی صاحب روزانہ میرے ملنے کے لئے آتے ہین تم لوگ انکی اطلاع نہین کرتے۔ اب جسوقت وہ آئین فوراً مجھے اطلاع دینا کہ ظہر کے موقع پر قاضی مذکور پہر آئے۔ خادمون نے دیکھتے ہی اطلاع کی حضرت وہ جبۂ خلافت جسکو پیر و مرشد قدس سرہٗ نے عطا فرمایا تہا زیب تن کر حضرت معز کی دی ہوئی گدی پر جب بیٹھ گئے اُسوقت قاضی صاحب کو بلوایا پس جو ہین قاضی راجہ آپکے مقابل ہوئے چہرۂ مبارک پر نظر پڑی۔ سر بسجدہ ہونے لگے حضرت نے ہاتھ پکڑکر گدی پر بٹھایا۔ بیٹھ جانیکے جو قاضی راجہ کی ادھر اُدھر نگاہین چلنی شروع ہوئین تو زبان پر بہی ہمہ اوست ہمہ اوست کے کلمات جاری تھے یہ سنکر حضور فرمانے لگے کہ قاضی صاحب خلاف شریعت عمل کرنا ٹھیک نہین اس سے قاضی راجہ اور بہی شرمندہ ہوئے اور آخر الامر حضرت کے مرید ہوکر رات دن حضرت کی خدمت مین رہنے لگے۔

نقل ہے کہ حضرت کی ابہی عمر شریف دوازدہ سالہ ہی تہی کہ ایک دن وضو کرتے ہوئے ایک (کوّے) نے لوٹہ مین بیجال کردی۔ حضرت نے جو ہین غیظ بھری ہوئی نظر سے اُسکی طرف دیکھا اُسکا اعضا اعضا جدا ہوکر حضرت کے سامنے گر پڑا حضرت کی والدہ ماجدہ نے یہ واقعہ ملاخطہ فرمایا اور حضرت سے کہنے لگین کہ یہ کیا کیا۔ آپنے کہا کہ میری اسمین کیا غلطی ہے کوّے نے کیون بے ادبی کی۔ حضرت کی والدہ نے پہر فرمایا کہ اے محمد حسینؔ کیون جو کوئی تمسے بے ادبی کریگا اُسکا یہی حال ہوگا۔ آپ متبسم ہوکر کوّے کی طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا کہ جیسا پہلے تہا ویسا ہوجا۔ وہ کوّا جیسا تہا ویسا ہی ہوکر اُڑ گیا

نقل ہے کہ گلبرگہ مین ایک عورت اور اُسکا لڑکا دونون مان بیٹے نہایت ہی متقی و صالح مشہور تہے اور لڑکے کی حبس دم مین بہی شہرت تہی۔ شامت اعمال سے ان کو ایک روز

مولانا حسین کے بھانجہ۔ داماد۔ کے دلمین خیال گذرا کہ اگر آپ صاحبدل ہین تو یہ مندیل پنکھا ہمین دیدینگے
حضرت کو یہ منصوبہ دلی انکا معلوم ہوگیا اور فرمانے لگے کہ سنو بغداد مین ایک بازیگر آکر تماشہ کرتا تھا
جو گدھا اسکے پاس تھا اسکی آنکھون پہ پٹی باندھکر اسی مجمع مین کھڑا کر دیا اور تماشائیون سے
کہنے لگا کہ کوئی ایک دوسرے کی چیز چورالین۔ چور کو یہ گدھا فوراً پہچان لیگا۔ چنانچہ بازیگر کے
کہنے کی موافق جب عمل کر لیا گیا تو بازیگر نے گدھے کی آنکھون سے پٹی کھولدی۔ پٹی کے کھلتے
ہی گدھا ہر ایک کو سونگتا ہوا جسوقت چور کے پاس پہنچا تو اسکا دامن دانت مین پکڑ کر بازیگر کے
پاس لے آیا۔
یہانتک بازیگر کی یہ نقل بیان کرکے پھر حضور فرمانے لگے کہ اگر کوئی اظہار کرامت کرتے تو اس
گدھے کے مساوی ہوتا ہے اور اگر نکرے تو لوگ اسے بے فیض کہتے ہین۔ اتنے ارشاد کے
بعد مولانا حسین کے۔ بھانجہ۔ داماد۔ کو حضرت نے مخاطب کرکے کہا کہ یہ پنکھا۔ مندیل۔ لیجاتیے۔
وہ دونون کے دونون اس مضمون کو دیکھ سن۔ کانپنے لگے اور فی الفور قدمبوس ہو
مرید ہوگئے۔
نقل ہے کہ دہلی کے بعض علماء وغیرہ نے ایک محضر مرتب کرکے بادشاہ کی خدمت مین بھجوایا
چونکہ سید بندہ نواز کے ہان عمل سربسجود ہونے سے شریعت غرا مین بڑا بھاری فتور پڑتا ہے اسلئے
اسکا انتظام فرمایا جاوے تو اسپر اول یہ حکم ہوا کہ سید الحجاب جاکر پہلے اپنا مشاہدہ پیش کرین
کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ گو سربسجدہ ہونے کی شکایت فرضی نہ تھی۔ امر واقعی یہ ہی تھا کہ ایک تو
حضور کی نگاہ کا اثر دوسرے حضور کی مجلس مین علوم دینی و حقائق و دقائق دین و ایمان سے
متعلق ایسے گفتگو ہا کرتی تھی کہ جس سے لوگ متاثر ہوکر جھومنے لگتے تھے اور سر ونکو زمین تک
ٹیک دیا کرتے تھے آپ منع بھی فرماتے لیکن اہل ذوق و شوق ایک نہ ملتے نہ وہ نظر ہی جمین
لینے دیتی۔ یہ ہی ہوا کہ جب سید الحجاب حضور کی مجلس مین آئے اور حضرت کے چہرہ مبارک پر
نظر پڑی تو وہ خود ہی لوٹ پوٹ ہوکر سربسجدہ ہوگئے۔
واپسی پر سید الحجاب نے ساری روئداد من وعن بادشاہ سلامت سے عرض کی اور کہا کہ جہان پناہ

نباید کرد محضر با چنین کس　　مرادل گفت سجدہ کن ہمین بس

نقل ہے کہ آپ پانچون وقت کی نماز کعبہ معظمہ مین پڑہا کرتے تھے اور فرض نماز کے موقع پر خانقاہ مین ہی تشریف رکھا کرتے تھے ایک روز ایک پیر مرد آپکے روبرو آیا کہنے لگا کہ آپکو مینے طواف کعبہ مین دیکھا ہے۔ آپنے فرمایا بیشک سچ ہے کعبہ میرے دروازہ کے سامنے ہی ہے مردان خدا چاہین تو طرفۃ العین مین مشرق سے مغرب تک پھر کر اپنی جگہ واپس آسکتے ہین چنانچہ اُسیوقت اُس پیر مرد کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ پلک مار جب اُسکی پلک جھلک گئی تو اُس پیر مرد نے آپکو مع حضرت مشرق مین پایا پھر جو پلک جھپکی تو اپنے مقام پر تھے۔ اسیطرح طرفۃ العین مین مغرب کی بھی سیر کرا سکو نگاہ پر تشریف لے آئے پیر مرد یہ دیکھکر بیخود ہو حضرت کا مرید ہو گیا۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت دریا کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک بزرگ دانشمندانہ وضع ہاتھ مین کتاب لئے ہوئے آپسے کچھ سوال کرنے کے لئے آئے۔ بیٹھتے ہی حضرت نے وہ کتاب اُنسے لیکر دریا مین ڈالدی۔ بزرگ نے کہا کہ آپنے یہ کیا کیا تو اسپر آپنے دریا مین ہاتھ ڈال کتاب کو نکال لیا اور جسکر بزرگ کے ہاتھ مین دیدی اور فرمایا کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو۔ اب بزرگ کی کیا مجال تھی کہ وہ کچھ سوال کرتے مگر پھر حضرت نے ہی متبسم ہوکر فرمایا کہ تمہارا سوال یہ تھا اور اُسکا جواب یہ۔

عقدِ حضرت

حضرت تنی سالہ ہو چکے تھے کہ اُسوقت علماء وحکماء کے اتفاق سے مولانا علاؤالدین نے ایک جاریہ خرید کر حضرت کی والدہ ماجدہ کی معرفت آپکی سپرد کردی تھی مگر اُس سے کوئی اولاد نہوئی

پھر چالیسوین سال مین حضرت کی والدہ ماجدہ نے اپنے روبرو مولانا سید احمد ابن جمال الدین حسینی مغربی قدس سرہٗ کی دختر نیک اختر بی بی رضا خاتون قدس سرہا سے عقد شرعی کرایا جنسے حسب ذیل دو صاحبزادہ ہوئے۔ تین صاحبزادیان۔

بڑے صاحبزادہ سعید دارین حضرت سید شاہ حسین محمد حسینی الحسینی المعروف بسید محمد اکبر المشتہر میان بڑے رحمۃ اللہ علیہ انکی شادی سلطان علاؤالدین خلجی کے بھائی حاتم خان کے نواسہ ملک جھجو کی صاحبزادی سے ہوئی جنسے ایک فرزند ارجمند میان محمد سفیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اور ایک دختر نیک اختر کی ولادت ہوئی جو میان تکلمۃ اللہ الحسینی عرف مکنو سے بیاہی گئین

کیا سوجہی کہ حضور کے خوارق وغیرہ کی جانچ کرے حضور کا امتحان لے چنانچہ اُسنے اپنے اکلوتے
لڑکے کا جو اکلوتہ ہی لڑکا تہا ایک روز جمعہ کے دن فرضی مردہ بنا مصنوعی جنازہ تیار کر اُس
راہ مین لیکر کہڑی ہوگئی جس راہ سے حضور نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے تشریف لانیوالے تہے
جسوقت حضور کی سواری آئی تو عورت مذکور نماز جنازہ پڑہوانے کی آپسے مستدعی ہوئی
آپنے فرمایا کہ یہ نماز مردہ کی ہوگی یا زندہ کی۔ عورت بولی کہ زندہ کی بہی کہین نماز ہوتی ہے
آپنے فرمایا کہ اچہا مردہ ہی ہوگا۔ قبل نماز جمعہ کے نماز جنازہ پڑہنے کا حکم نہین ہے بعد نماز جمعہ
نماز جنازہ ادا کرونگا حضرت کی تشریف بری کے بعد ماں نے جو لڑکے کو کہڑے ہو جانیکے لئے
کہا تو لڑکا کہان وہان تو پوری جانچ ہوچکی اور امتحان کا مزہ چکہہ لیا گیا یعنے لڑکا جو زندہ تہا
جان بحق ہوگیا۔ یہ حالت دیکہکر ماں ہکا بکا رہ گئی۔ فریاد وفغان کرنے لگی۔ مگر کیا ہوتا تہا۔ نماز جمعہ
بعد حضور قطب الاقطاب شیخ سراج الدین جنیدی قدس سرہٗ کی زیارت کے لئے گئی اور وہان جب پہونچی
تو دیکہا کہ پیرزال زار وقطار رو رہی ہے حضرت کے قریب پہونچکر اُسنے بہت ہی گڑگڑا کر حضرت سے
اُسکے زندہ کرنے کے لئے عرض معروض کی مگر حضرت نے فرمایا کہ جو ہونا تہا وہ ہوچکا۔ اب صبر کر یہ کہکر
نماز جنازہ پڑھ میت کو دفن کرا۔ پیر فنا۔ اُسکا نام رکہا۔ کہ اُسیوقت دز مانہ سے پیر فنا کے
نام کی شہرت ہوگئی[1]

نقل ہے کہ چند فقیرون نے ایک آوارہ گرد گائے کو ذبح کرکے کہا لیا۔ گائے کے مالک کو خبر ہوگئی
وہ سرکاری جمعیت لیکر فقیرون کی گرفتاری کیلئے آرہا تہا کہ فقیرون کو بہی اسکا حال معلوم ہوگیا
وہ خوف زدہ۔ مضطرب۔ ترسان۔ لرزان حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے اور جو واقعی
کیفیت تہی وہ عرض کرکے امداد خواہ ہوئے آپنے فرمایا کہ گائے کا کوئی حصہ باقی ہے یا سب
گوشت پوست اُسکا چٹ کر گئے۔ فقیرون نے عرض کیا کہ صرف کہال ہڈیان۔ باقی ہین حضرت نے
اُنہین کو طلب کر کہال مین ہڈیان بہروا۔ گز بہر کی ایک لکڑی دی کہ یہ اُسپر مارو اور کہو کہ
برکت محمدی جیسی تہی ویسی ہی ہوجا۔ چنانچہ حسب ارشاد ایسا ہی کیا گیا۔ گائے اُسیوقت کہڑی ہوگئی
اور مالک کے حوالہ کردیگئی۔

[1] اور اسی نام یعنی دیر فنا سہر سلطان کی درگاہ) کے اہم سے ان حضرت کی درگاہ شاہ بازار کے متصل گلبرگہ مین موسوم ہوکر اتبک مشہور ومعروف ہے۔ ۱۲ من عفی

اپنے پیچھے کھڑا کرکے آپ ہی نماز اپنی نعش پر پانچ تکبیر دن کے ساتھ ادا کی اور پھر فرمایا کہ ابتک کسی شخص نے ہمپر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہم خود ہی کہتے ہین اور بظاہر نہ ایسا کوئی مرد نظر آیا جو ہماری نماز جنازہ ادا کرتا اسلئے آپ ہی اپنی نماز جنازہ بہی ہمنے ادا کرلی۔

چنانچہ ایکسو پانچ برس چار مہینہ بارہ دن کی عمر مین دوشنبہ کے روز ۱۶ ذیقعدہ ۸۲۵ھ کی صبح آپنے اپنے پاؤن بستر پر دراز فرمائے اور دونون ہاتھ سینہ پر رکھکر چشم حق بین کھلی رکھی اور منتظر وقت رہے جو سانس آتی ذکر کرتی ہوئی آتی۔ جو جاتی ذکر کنان جاتی۔ جنکی آواز سبکو اچھی طرح سنائی دیتی۔ مقبول الحضرت شاہ ید اللہ حسینی قدس سرہٗ آپکے بستر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک کیا دیکھتے ہین کہ ایک نورانی ہنستی ہوئی صورت نظر آئی اور جوہین حضور انور کے لب پر اُسنے لب رکھا حضور کی آنکھون سے اِدھر تو پانی نکلا اُدھر دہن مبارک سے جنکو حضرت شاہ ید اللہ صاحبنے حضرت کی وصیت کی موافق چوس لیا اتنے ہی مین حیات مستعار ختم ہوگئی۔ خود بدولت حق سے واصل ہوئے۔ حضرت شاہ ید اللہ حسینی فرماتے ہین کہ قبض روح بے واسطہ ملک الموت ہوئی اور جس صورت نورانی نے نزول اجلال فرمایا تہا وہ صورت عجیب صورت متجلے و منور تہی۔ چادر کبریائی اُسکے کندھے پر پڑی ہوئی۔ حُلۂ عصمت زیب بدن کئے ہوئے۔ حسن و ناز و ملاحت وہ کہ ایک بوسہ پر جسکے نقد جان قربان ہو۔ محمد را فرو آری چو در گور ؛؛ زہے روح و زہی راحت سرائے ؛؛

یہ بات تاریخی لحاظ سے یاد رکھنے کی قابل ہے کہ فیروز شاہ بن غیاث الدین بن محمد شاہ بن سلطان علاؤ الدین بہمنی کے عہد سلطنت مین سید خضر خان ابن ملک سلیمان بادشاہِ دہلی کی وفات سے برس روز پیچھے معز الدین ابو الفتح سید مبارک شاہ کے تخت نشین ہوجانے بعد حضور انور کا وصال ہوا ہے۔

اب سانحہ کے ساتھ وصال کی تاریخین بہی ملاحظہ ہون۔

تاریخین

آنکہ سید محمدش نام است ؛؛ بیگمان سر اہل اسلام است ؛؛ شاہباز بلند پرواز است ؛؛ آشیانش بزیردہ سازاست ؛؛

عالمے را کشید از چہ آز ؛؛ برسنما ئے گیسوان دراز ؛؛ ماہ ذیقعدہ بود شانزدہم ؛؛ کہ شد سیدی بچرخ نہم ؛؛

چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید یوسف معروف سید محمد اصغر مشہور میان لہرہ رحمۃ اللہ علیہ۔
انکی شادی سید علاؤ الدین سید اجل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سے ہوئی جنسے
ایک تو وہ صاحبزادی ہوئین جنکا عقد میان محمد سفیر اللہ رح سے ہوا اور سات فرزند ارجمند
اول حضرت مقبول الحضرت الہ میان ید اللہ الحسینی قدس سرہ دوسرے میان یمین الرحمن
تیسرے یمین اللہ چوتھے میان لِید پانچوین میان باسد چھٹے میان من اللہ ساتوین میان صنعۃ اللہ
رحمہم اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔ بڑی صاحبزادی کا نام بی بی فاطمہ عرف ستی خاتون صاحبہ
جنکا عقد سید جنید کے صاحبزادہ ابن الرسول کے ساتھ ہوا۔
منجھلی صاحبزادی کا نام بی بی خونجہ بتول صاحبہ خاتون۔ جو سید لار لاہوری سے بیاہی گیئن
چھوٹی صاحبزادی کا نام بی بی خونجہ ام الدین صاحبہ خاتون جنکی شادی میان بعض رسول رح
پسر حضرت سید جنید اقدس سرہ سے ہوئی۔

طلب موت

نقل ہے کہ حضور انور کو جناب باری سے حکم ہوچکا تھا کہ جسوقت تک چاہین دنیا مین رہین
چنانچہ اکیسو پانچ برس کی عمر شریف پاکر حضرت نے اکرالعالمین سے ایک رات اپنی موت کے لئے
استدعا کی خواجہ حبیب اللہ ابو المرشد مقبول الحضرت شاہ ید اللہ حسینی الحسینی قدس سرہ کو بھی
یہ حال معلوم ہوگیا وہ آئے اور حضرت کے پیر و مرشد شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین محمود اودہی
رحمۃ اللہ علیہ کی قسم دلواکر آپ سے عرض پرداز ہوئے کہ آپنے اس ارادہ کو ملتوی فرمایئے
مگر آپنے منظور نکیا اور فرمایا کہ مرد ایک دفعہ جو اختیار کر لیتے ہین اُس سے روگردان نہین
ہوا کرتے تمنے یہ معاملہ کیونکر دریافت کرلیا کہین میرے قلب کے نزدیک تو نہین کھڑے ہوئے تھے
خبردار اس راز سے اور کسیکو مطلع نکرنا۔

کیفیت وصال

وصال کی پوری کیفیت اسطرح منقول ہے کہ وصال سے پانچ روز پہلے شاہ ید اللہ صاحب کو
حضور نے اپنے پاس بلاکر گود مین بٹھایا اور فرمایا سید محمد حسینی فوت ہوئے انا للہ وانا
الیہ راجعون۔ کہ روح پاک کے قالب سے باہر آنے پر حضرت شاہ ید اللہ صاحب قدس سرہ کو

عہد سجادگی مین وہ حوض بند ہوکر دوسرا حوض تیار ہوا جو اسوقت تک موجود ہے اور جسکی تیاری مین تقریباً دس ہزار روپیہ اُٹھا۔

شجرۂ طریقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الٰہی بحرمت خواجۂ انبیاء ابوالقاسم محمد رسول اللہ الہاشمی۔ الٰہی بحرمت خواجۂ اولیاء ابوالحسن العلی الوصی الہاشمی۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابوالنصر الحسن البصری۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد بن زید۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابوالفیض فضیل بن عیاض۔ الٰہی بحرمت خواجہ امان الارض سلطان الاولیاء ابراہیم ادھم البلخی۔ الٰہی بحرمت خواجہ سدیدالدین حذیفۃ المرعشی۔ الٰہی بحرمت خواجہ امین الدین ابوہبیرۃ البصری۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابراہیم علو دینوری۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابواسحٰق چشتی الٰہی بحرمت خواجہ قدوۃ الدین ابومحمد چشتی الٰہی بحرمت خواجہ ناصرالدین ابویوسف چشتی۔ الٰہی بحرمت خواجہ ناصرالدین ابومحمد چشتی۔ الٰہی بحرمت خواجہ قطب الدین مودود چشتی۔ الٰہی بحرمت خواجہ شریف زندنی چشتی۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابوالانوار عثمان ہارونی۔ الٰہی بحرمت خواجہ معین الدین الحسن السنجری الٰہی بحرمت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اولیاء الاوشی الٰہی بحرمت خواجہ فریدالدین شکر گنج حریقۃ المحبت مسعود اجودھنی۔ الٰہی بحرمت خواجہ سلطان العاشقین رحمۃ للعلمین نظام الدین محمد بدایونی۔ الٰہی بحرمت خواجہ ابراہیم الثانی نصیرالملت والدین محمود اولیائے اودھی۔ الٰہی بحرمت خواجہ صدرالدین ابوالفتح الولی الاکبر الصادق محمد حسینی الملقب بہ گیسو دراز رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔

اسامی مریدین وخلفائے معروف

اگرچہ حضور کے مریدین وخلفاء کی تعداد کثرت سے ہے مگر مین اُن معدودے چند مشہور ومعروف بزرگوارون کی فہرست درج ذیل کرتا ہون جنکے اکثر حالات اخبار الاخیار۔ وسلطان مغانی وغیرہ کتب سیر وتاریخ مین موجود ہین۔

حضرت شاہ یداللہ صاحب۔ حضرت شیخ علاؤالدین قریشی گوالیاری۔ حضرت شیخ ابوالفتح قریشی کالپی۔ حضرت سید صدرالدین اودہی۔ حضرت فخرالدین بغدادی۔ حضرت شیخ الٰہ داد

سال نقلش کہ ہیچ تو بسفت ٭ عقل مخدوم دین دنیا گفت ٭ مرقد عالیش بملک دکن ٭ ہست چون در بقیہ قبر حسن ٭ ٥

زیب تاج عارفان وصلش بخوان ٭ ہم رقم آن بادشاہ اتقیا ٭ سرور امجد و محقق آگاہ گو ٭ تا برآید بہر وصلش مدعا ٭

شد عیان از عقل ہادی جان شیخ ٭ رحلت آن سید دین رہنما ٭ قطب یمان نور العارفین ٭ کن رقم ترحیل آن قطب الہدیٰ ٭ ٥

ز دنیا رفت در فردوس والا ٭ چو آن سید محمد شاہ حق بین ٭ ز محبوب خدا وندے محمد ٭ عیان شد سال وصل آن شہ دین ٭

دگر قطب الہدیٰ اشرف محمد ٭ وصالش ہست با صد زیب و تزئین

ان تاریخون کے علاوہ سنش عادل تولد وارث جود ٭ وفاتش دان کہ تاج المرسلین بود ٭
سے حضور کی عمر شریف - سال ولادت - تاریخ وصال بھی برآمد ہوتی ہے -

تقسیم املاک

حضور نے اپنی زندگی ہی مین اپنی جملہ املاک و تمامی کا وارث و مالک اپنے بڑے صاحبزادہ سید محمد اکبر قدس سرہ کے فرزند ارجمند حضرت شاہ نصیر اللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ کو قرار دیکر[ف] روضہ شریف مع مسواک و مصلے و عصا وغیرہ اپنے چھوٹے صاحبزادہ حضرت شاہ محمد اصغر حسینی عرف شاہ لہرا قدس سرہ کے حوالہ فرما دیا تھا -

تعمیر گنبد روضہ شریف وغیرہ

وصال حضور کے دو سال بعد احمد شاہ بہمنی کے حکم سے تیاری گنبد روضہ شریف کا کام مع گلابہ اندرونی شروع ہو کر بمرور مدت ہفت سالہ سلطان علاؤ الدین کے زمانہ مین ختم ہوا -

من بعد ابراہیم قطب شاہ بادشاہ تلنگ کی فرمانروائی مین گلابہ بیرونی تیار ہو کر پھر محمود عادل شاہ بیجاپوری کے حکم سے قدیم کلس نکل آپکے بڑے صاحبزادہ حضرت سید محمد اکبر حسینی قدس سرہ کے گنبد پر چڑھوایا گیا اور نیا کلس حضور کے گنبد پر قایم ہوا -

جب افضل خان سپہ سالار بادشاہ بیجاپور کا دوردورہ ہوا تو اسنے دروازہ پائین و مسجد بیرونی و تعمیر سرائے کی بنیاد ڈلوائی -

بادشاہ عالمگیر نے اپنے دور سلطنت مین مسجد اندرون درگاہ سماع خانہ حجرے حوض مسجد کو تعمیر کرایا - مگر چونکہ حوض مذکور مسجد کے مقابل تنہا اسلئے حضرت سید شاہ یداللہ حسینی قدس سرہ کے

[ف] کیونکہ خود حضرت سید محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۸۱۲ھ مین ہو چکا تھا ۱۲ منہ مولفہ

مدور گنبد کیجانب چڑھ جاتا ہے۔ دوسرا اول کے ساتھ ساتھ موہنہ مین مشعل لئے ہوئے چڑہتا ہی
اور جب دونون اپنی خدمت پوری کرلیتے ہین اُسوقت مع الخیر واپس آجاتے ہین۔
اس جھیلا کے سرانجام دینے ہی کے بعد ماہ ذیقعدہ مین عرس شریف کا موقع آجاتا ہے چنانچہ
ذیقعدہ کے چاندرات کو اول درگاہ شریف کے نوبتخانہ پر نئے نقارے چڑھائے جاکر
اُسی روز سے سماع بھی شروع ہوجاتا ہے اور پائین مین رقص جو برابر شب کو سترہ دن تک
قایم رہتا ہے۔
۱۵ ذیقعدہ کی شام کو محبوب گلشن سے جسمین اور درگاہ مین ڈیڑہ میل کا فصل واقع ہے سرکاری
ماہی مراتب۔ فوج بیقاعدہ و باقاعدہ۔ سامان جلوس و آرائش وغیرہ کے ہمراہ بسرکردگی
صاحب کمشنر قسمت گلبرگہ و اسسٹنٹ کمشنر و کلکٹر ضلع و سپرنٹنڈنٹ پولیس و انسپکٹر و تحصیلدار وغیرہ
وغیرہ حضرت کا صندل مبارک بڑے کروفر کے ساتھ اُٹھکر آصف گنج و گلزار حوض پر سے
عبور کرتا ہوا درگاہ شریف مین یہی رات کے نو دس بجے تک داخل ہوجاتا ہے۔
اسی روز گلبرگہ شریف کی بڑی سڑک درگاہ شریف تک جھنڈیون۔ قندیلون سے آراستہ
ہوجاتی ہے۔ سرکاری ڈیرے خیمے بھی نصب ہوجاتے ہین اور رات بھر رقص و سرود کی بدولت
گرماگرمی رہتی ہے۔ حیدرآباد وغیرہ مقامات کے حضرات اہل عقیدت و منتی وغیرہ لوگ بھی
اسی روز شام تک کی اسپیل ٹرین سے حاضر ہوکر اپنی اپنی مرادات کو پہونچتے ہین اور اپنے
اپنے ذوق و شوق کی موافق متمتع ہوتے ہین۔
۱۶ ذیقعدہ کی شب کو شہر کی بڑی سڑک پر روشنی ہوتی ہے اور اس روشنی اور صندل شریف
کے اہتمام مین خاص وہی روپیہ صرف ہوتا ہے جسکی سالانہ منظوری سرکار عالی سے ہوتی ہی۔
البتہ درگاہ شریف کی روشنی وغیرہ کا بار اہتمام صاحب سجادہ کے ذمہ ہے۔
۱۷ ذیقعدہ کو چار بجے شب سے مومن لوگ۔ مومن پورہ۔ مخدوم پورہ۔ مین اپنے اپنے مکانون پر
روشنی وغیرہ کا انتظام کرکے وہ جوش عقیدت و خلوص ارادت کا اظہار کرتے ہین جو درخور
ہزار آفرین ہے۔
فی زماننا صندل والے دن اعلیحضرت بندگان عالی سرکار نظام کی جانب سے حضور کے مزار مبارک پر

برہانپوری۔ حضرت مولوی محمد رضا۔ حضرت مولوی محمد حسین دکنی۔ مرزا بیگ بدخشانی۔ حضرت الف شاہ مجذوب۔ حضرت شیخ ہمرہ دہرسوی قریشی۔ قاضی نورالدین اجودہنی۔ معین الدین تونانی۔ قاضی اسحق احمد۔ قاضی سلیمان محمد۔ قاضی علم الدین شرف۔ مخدوم زادہ بزرگ محمد اکبر حسینی عرف بڑے میان۔ سید ابوالمعالی۔ خواجہ احمد دبیر۔ شیخ ابوالفتح بن علاء الدین گوالیاری مخدوم زادہ میان کلمۃ اللہ حسینی۔ سید یوسف حسینی معروف سید محمد اصغر مخدوم زادہ خورد میان ید اللہ حسینی۔ شاہ نصیر اللہ حسینی۔ میان عبداللہ پسر حضرت ابوالمعالی۔ حضرت قاضی راجہ۔ شیخ زادہ شہاب الدین۔ مولانا بہاء الدین ہلوی۔ قاضی سراج الدین۔ قاضی سیف الدین لکھنوی۔ ملک زادہ عزیز الدین۔ ملک زادہ شہاب الدین۔ ملک زادہ عثمان۔ شیخ حمید الدین اجودہنی۔ قدس اللہ اسرارہم۔

جھیلا اور عرس شریف

چونکہ حضور کے عرس شریف سے مہینہ بھر پہلے (جھیلا) نامی ایک موقع خاص کا اہتمام ہوا کرتا ہے جسکو بڑے ہی جوش عقیدت کے ساتھ تیار کر کے حضور کے گنبد مبارک کے کلس پر ۱۰ شوال کو باندھا کرتے ہین لہذا مین بھی عرس شریف کے بیان سے پہلے اول جھیلا کا ہی بیان شروع کرتا ہون اُسکے بعد عرس شریف کا تذکرہ کرونگا۔

جھیلا۔ پھولون کے ہارون کا نام ہے جو چالیس سیر تک کا ہوتا ہے اور ہر سال عرس شریف سے پہلے گنبد مبارک کے کلس پر باندھتے ہین۔

یہ موقع بھی خاص ایام عرس کے صندل شریف سے کچھ کم شان وشوکت نہین رکھتا صرف اتنی ہی کمی رہجاتی ہے کہ باہر کے زائرین تعداد مین اسوقت کثرت سے نہین ہوتے۔

جھیلا گنبد مبارک کے کلس پر بندھنا کوئی معمولی بات نہین۔ جان جوکھون کا موقع ہے مگر واہ رے جوش عقیدت وخلوص ارادت کہ اسکے باندھنے والے بے تکلف اسکو باندھ کر صحیح وسلامت اتر آتے ہین۔

جھیلا مذکور کے کلس پر باندھنے کیلئے اول دو ایک اہل عقیدت کا انتخاب کیا جاتا ہے اُسکے بعد انمین سے ایک تو ہارونکا مجموعہ لیکر صرف ایک رسی کے بل پر اُسکے سہارے سہارے

سیر النبی اوراد نامہ شرح فقہ اکبر فارسی شرح قصیدہ امالی شرح قصیدۂ حافظیہ با فضائل خلفاء راشدین ضرب الامثال حواشی قوۃ القلوب عقیدۂ چند ورقی حدائق الانس رسالہ دربیان آداب سلوک ظاہر رسالہ دربیان اشارات محبان حق رسالہ مراقبہ رسالہ دربیان معرفت حضرت رب العزت جل جلالہ رسالہ سفر کتاب الاسمار کتاب الاسمار کے ثمروں مین آپکے تصوف کے اسرار وغوامض کو کوٹ کوٹ کر بھرا ہی اور وہ بھی اپنے خاص رنگ کے ساتھہ۔ بنا برعلیہ نمونہ کے طور پر دو ایک سمر ذیل مین نقل کرتا ہون انمین پہلا سمر وہ سمر ہے جسکو حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار الاخیار مین تحریر فرمایا ہے دوسرا اس سے الگ اور یہ سمر وہ سمر ہے جسکی شرح جناب شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہ نے اور ایک اور کسی بزرگ نے لکھی چنانچہ مین سپہلے اخبار الاخیار والا سمر نقل کرتا ہون اسکے بعد دوسرا سمر مجلس حیران نامی مع شرحون کے نقل کرونگا۔

ناظرین کو چاہیے کہ وہ شراح کے مذاق شرح جداگانہ سے ذوق اٹھائین اور ذہانت ورسائی طبع کے ادائے داد مین دریغ نکرین (وہوہذا)

سمر چہل ونہم

یک روز چنین اتفاق افتاد کہ آبے طول وعرض آن ماشاءاللہ تا چہ قدر باشد اما عمقش از کم زیادت نیست جمعے میروند یکے ازان میان من ہم ہستم یک دخترے سالے پانزدہ ہے اونیز درمیان آب میرود تحفہ اینست ماہمہ کمر ہا برہنہ ایم آن دختر کہ راجامہ ست کہ اگر از پرتو او خلقت حور باشد حور راسخر دعوائے خدائی کند رنگ ورخسارہ وقد وبالائے او از امرو شباب تا احسن صورت رمزنے بیفزاید میان من واو مقدار یک فرسنگے باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچہ شبہے را بعروسے باحترام درآن قیاس یک فرسنگے مرا با وے اتصال دادند شخصے از غیب الغیب شاہد شد جامہ بر ما انداخت چنانچہ کس مرکسے را بپوشد درآن حالت خود را ہم از جمال ہم بدان حسن ہم بدان لطف عین آن دختر دیدم او عاشق من شد ومن عاشق او ہم ازان میان از من وازان دختر مہتر علیہ السلام سر برکرد وزیادہ برآورد انا ابن اللہ میان ہر دو دعوے

ایک زرین غلاف اور ایک کمخواب کا تھان چڑھایا جاتا ہے اور دیگر تحائف بھی بطور نذر دیے جاتے ہیں چنانچہ ایک فہرست مصارف نذر و نیاز سنین ماضیہ بھی دستیاب شدہ درج ذیل کر کے دست بدعا ہوتا ہون کہ اس مبارک موقع عرس کی شرکت و شمول اور آستانہ عالی کے حضوری کی حضوری کی فقیر کو بھی توفیق رفیق حاصل ہو آمین ثم آمین۔

کشتی کا لٹنا

درگاہ شریف کے روبرو چند قدم کے فاصلہ پر نہر کا ایک بہت بڑا کشتی نما ظرف ہے جسپر شیر مچھلی وغیرہ کی شکلین بنی ہوئی ہین۔ اور مشہور ہے کہ یہ کسی دیول کا چراغ ہے۔

الغرض اسمین بریانی۔ مالیدہ وغیرہ بھر دیا جاتا ہے اور فاتحہ کے بعد اسکو لٹا دیا جاتا ہے۔

لوٹنے والون مین دو فریق ہوتے ہین ایک تو بڑے روضہ والے دوسرے چھوٹے روضہ والے۔

اسی لوٹا کھسوٹی مین جو روندا ہوا کھانا دوسرے معتقدین و زائرین کے ہتھے چڑھ جاتا ہے وہ اسکو چٹ کر لیتے ہین کیونکہ خاص لوٹنے والے کھانے مین سے کسیکو معاوضہ پر بھی نہین دیتے

تصنیفات کی تفصیل

چونکہ تصنیفات و تالیفات مین آپکا ایک رنگ خاص اور اکثر کتب و رسائل تصوف وغیرہ تصوف آپسے یادگار۔ اسلئے جن رسائل و کتب کی تفصیل ہمین ملگئی ہے وہ نقل کیجاتی ہے شائقین کو چاہیے کہ بہم پہنچا کر معائنہ سے بہرہ اندوز ہون۔

ملتقط تفسیر قران بقالب سلوک	تفسیر ثانی بطریق کشاف	حواشی کشاف	شرح مشارق بطور سلوک
ترجمہ مشارق	معارف شرح معارف	ترجمہ عوارف	شرح تعرف
شرح فصوص	شرح آداب المریدین عربی و فارسی	شرح تمہیدات عین القضاۃ	وجود العارفین

رسالہ دربیان رایت ربی فی احسن سورہ۔ شجرۂ نسب جو شرح سے زیادہ رسالونکا مطالعہ فرمانیکے بعد لکھا گیا۔ شرح رسالہ قشیری فارسی خلافت نامہ جو اپنے خلفاء اور ارباب مجاز کے لئے تحریر فرمایا۔ رسالہ دربیان بود و ہست ترجمہ رسالہ شیخ محی الدین ابن عربی استقامت الشریعۃ بطریق الحقیقۃ حظائر القدس جسکو عشق نامہ کہتے ہین

تلاوت الوجود	درالاسرار	رسالہ عروج و نزول	رسالہ رویت	سبیل المحققین والمجذوبین	

چهار قسم ترکیب مراد باشد تصویرش آنکه مساوات چند جزو غیر مغلوب در مرکب مستدعی انحلال ترکیب
است بسبب تساوی میول و جزو مغلوب قاصر از اجتماع نتوانند شد لاجرم یکے غالب خواهد بود پس
پیش ترکیب ثنائے دوازده محسوب شوند و چهار ترکیب ثلاثی نیز دوازده و یک ترکیب رباعی چهار
ازین بست و هشت و ثنائے آب و آتش و دو ثلاثی اینها یا هوا فاسد ست که هوا مغلوب ست بسبب
رقت قوام سهل الانحراف ست و بسبب آن لطیف جوهر رنگ شریک غالب گرفته تدافع مغلوب
میشود بست و چهار ترکیب باقی صالحه باشند آنگاه چهار دیدیم یعنی بعد از استقرار مزاج چهار درجه
کمال اولی طبائع پیش آمد که هر یکے برائے صدور آثار چون کمال ست سه ناقص بودند یعنی
صورت معدنی و نباتی و حیوانی از وصول بعالم تجرد قاصر اند و یکے دو خانه و دو گوشه نداشت
یعنی نفس ناطقه که صورت انسانی ست دو جز ماده و صورت دو طرف امتداد نداشت
که مجرد بذات بود آن برادر زردار کمان بے خانه و بے گوشه تجرید یعنی بدن از مصی نفس ناطقه را
قبول کرد تیرے می بایدبایست یعنی نفس ناطقه را برائے اتصال با مور خانه چه از ذات
خود قوائے دراکه میابد چهار دیدیم شکسته بودند یعنی چهار قوت یافت یکے حس مشترک که دریابنده
صور جزئیه است دوم وهم که دریابنده معانی جزئیه است سوم عقل که دریابنده کلیات ست
این هر سه شکسته پائے اند یا نچه لنظیر ندارد و منتزع از محسوسات نیست نمیتوانند رسید و یکے تیر
و پیکان نداشت یعنی چهارم که نور ایمان ست از پریدن و زوال و خلیدن و شبهات
در امان آیین ست فان الیقین مالایحتمل النقیض حالا دبالا آن تیر بے پر و پیکان تجریدیم و لطلب
صید بصحرا شدیم یعنی بشرف ایمان صحیح مشرف گشته تتائید آن طالب کشف حقیقت گشتیم
و تحقیق این نکته آنست که هر نوع علمی که بحصول صورت باشد خالی از کیفیت و طلبیت نیست
راه بسوئے بے کیف و اصل محض ندارد و مسئله وصول بآنحضرت جز معرفت اجمالی لحاظے
صرف که ایمان بالغیب نام دارد نتواند بود چهار آهو دیدیم یعنی بطفیل دوام توجه بعالم
اطلاق چهار حقیقت مشهود گشت سه مرده بودند یعنی سه حقیقت که باصطلاح اهل تصوف
ناسوت و ملکوت و جبروت و باصطلاح اهل اشراق برازخ و مثل و انوار و باصطلاح
اهل حکمت طبیعت و نفس و عقل باشند اعدام امکانے اند و در قبضه غیر کالمیت فی ید الغسال

افتادمن میگویم عیسے پسر من ست او میگوید پسر من عیسے فریاد میکند و میجهد و از ما هر دو تبری مینماید نه از ان تو ام و نه از ان او من از ان خودم و خود بخودم و آن دختر که بعد از انکه میگوید عیسے از ان من ست من خود را عین او میبایم و آن آب بسر که با تو گفتیم همه والله اعلم۔

رسالهٔ حل معما

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد از حمد حضرت اله و درود بر پیغامبر و الا جاه و بر آل و اصحاب دین پناه بندهٔ مسکین محمد رفیع الدین بن شیخ الاسلام زبدة العرفا بالله سیدی و سندی ولی الله ابن الشیخ العظیم مولانا عبد الرحیم اسکنهما الله فی النعیم و الحقه بسلفه الصالحین وا مے نماید که بعض یاران حل سمری از اسمار حضرت غریب نواز محمد گیسو دراز قدس الله سره درخواستند انچه حاضر الوقت شد برقیم می آید قال العارف المحقق رفعه الله قدره باسمه سبحانه الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی رسوله محمد و آله اجمعین قوله تعالی و تلک الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون بدانکه ما چهار برادر بودیم یعنے کون و فساد چهار عنصر بودند از نه دیه یعنی در جوف نه فلک سه جامه نداشتند یعنے نار و هوا و ما سطح ملون که از نفوذ نظر حائل باشد نداشتند بلکه شفاف اند و یک برهنه بود یعنے ارض و رویه چشم آشکار بود آن برادر برهنه درست زر در آستین داشت یعنے زمین فراوان صور نوعیه و هیئت عرضیه در استعداد داشت ببازار رفتیم تا بجهت شکار تیر و کمان بخریم یعنے در همه عالم ترکیب داخل شدند تا استعدادات وهبی و کسبی بدست آرند و تحصیل کمالات عالم تجرد نمایند قضا رسید بر چهار گشته شدیم یعنے باستیلائے قوائے فلکی و روحانی از کواکب و ارباب الانواع صور بسائط مخفی و مضمحل گشت و بست و چهار زنده برخاستیم بعد از فعل و انفعال بست و چهار قسم مزاج پیدا شدند هشت مزاج اعتدال و هشت مزاج غیر اعتدال و هشت مزاج اختلال مانش آنکه تکافو حقیقی حرارت یا برودت و یبوست با رطوبت معاً محالست لاجرم مرکب را بجانبے انحراف خواهد بود اگر بیک کیفیت غیر متضاد بود چهار مزاج مرکب ست این هشت مزاج اگر با فعال دینیه مرکب ملایم ست مزاج اعتدال ست و اگر مخالف افعال ست مزاج غیر اعتدال ست و اگر منافی سنته است مزاج اختلال است و محتمل ست که بست و

نبود و ارسوم برتربیت خود را در تربیت الٰہی که وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی اشارت باوست حواله نموده این
طریقه را لازم گرفتیم و درین اثنا ترقیات در اسماء و صفات پیمودیم و یکے دیدیم بر نتاق بلند که
هیچ حیله دست بآن نمی رسید یعنی وصول تجلی ذات در ار الورار که منبع مجمع اسماء و صفات
و معدن ارزاق روحانی و جسمانیست منظور افتاد که تمام قوای بشری ازان قاصر بودند و بجز
غایت انکسار و نفی آثار و اعیان بآنجناب راه نبود که اقرب مایکون العبد الی ربه و هو ساجد
رمزے ازان ست چهار گز منا کے زیر پاے کندیم یعنی چهار درجه لطون فرو نتیم و چهار طبقه را از
مالوفات خود بر کندیم و بدن را در ریاضت و نفس را در مجاهده و قلب را در مشاهده عظمت و روح را
در شعاع احدیت بنوعے از تلاش محو ساختیم تا بعدم اصلی لاحق گشتیم و مقام کان الله ولم یکن
معه شیء و هو الآن کما کان حاصل شد و اگر خواهی بدن و نفس را یکے گیری و چهارم عین ثانیه تماری
چنانچه پیش عظماے محققین مسلم ست که مادام نظر از تعین عین ثانیه و از اسمے که مبدء تعین اوست نگذرد و
خلع طوق استعداد جزئی نموده تا شیون ذاتیه نرسد بحقیقت تجلی ذات بدون آمیزش زنگ مرآت
استعداد متجلی له و اصل نشود دست بآن دیگ رسید یعنی تجلی حقیقی ذات میسر گشت و در مرآت وحدت
مشاهده کثرت اسماء و صفات الٰہی و تعینات و اعتبارات امکانے بحصول انجامید بدانکه مراد
از نفس روح هوائے ست و از قلب نفس ناطقه و از روح وجودیکه وقت میثاق بود و از عین امتیازی که در
عالم الٰہی بود و از شیون ذاتیه اندراج و اتحاد با ذات مرافت پیش از تمیز علمی و عملی چون شکار یخته شد شخصے از
بالاے خانه فرود آمد که بخش من بدهید که نصیبے مفروض من دارم یعنی چون عارف منتهی شد و مظهر مجموع کمالات
و متحقق بجمیع شیون و صفات گشت و هر شانے خط خود از وے گرفت شان اسم المضل که مظهر او ابلیس ست
ظهور کرده مقابل شد که بتصدیق لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا حصه من نیز حواله کنید برادر کامل مکمل
در کمین نشسته بود یعنی فیض روح القدس که مصداق و ایدناه بروح القدس نه باشد بهر می فقت
بمقتضاے فانه یسلک من بین یدیه و من خلفه رصدا قرین حال بود استخوان آن آشکار را از دیگ برآورده
بر تارک سر وے زد یعنی عقده ما لاینحل و ذہنی که بمقتضاے کثرت اسماء است بنا بر غیریت موسوم نموده منزه فقر
حجاب ساخته در نظر خلائق علم کرد چون استخوان تحلیل نمیشود و عمود بدن ست و این عقده نیز نمی کشاید و مدار
انتظام نشاتین ست تعبیر باستخوان بر طابق ست و زخمست شخدی از بالاے یا نشسته او بیرون بر آمد یعنی اسفل

جان ہر یکے کہ مدبر و باطن اوست در وخارج ست جانہا ناسوت نموت و جان ملکوت جبروت
و جان جبروت لاہوت ست و یکے جان نداشت یعنے چہارم کہ حضرت لاہوت ست مدبر باطن
ندارد بلکہ خود قیوم ہمہ و البطن الباطن ست و بذات خود زندہ و جان ہمہ است آن برادر زردار
برہنہ کمان کش تیر انداز کمان بے خانہ و بے گوشہ آن تیر بے پر و پیکان بران آہوے بیجان زد
یعنے آن شخص ارضی انسانی صادق الایمان ذات مقدسہ را ہدف ہمت ساختہ و آلات
و معدات فطری و کسبی فراہم آوردہ و کشش و کوشش علمی و عملی نمودہ و طے مراحل ارادت
کردہ از علم الیقین بعین الیقین رسید و چون مجذوب سالک بود از راہ اندراج النہایۃ و
یومن وراء الحجب آشناے حضرت لاہوت گردید کمندے میبایست تا صید را بفتراک بندیم
یعنے معاملہ و علاقہ میبایست کہ از عین الیقین بحق الیقین بر آید و از تعلق بتخلیق گراید چہار کمند
و بدیدیم سہ پارہ و یکے دو کرانہ و میانہ نداشت یعنے چہار معاملہ پیش آمد خوف و طمع و محبت کہ ہرسہ
آلودۂ غرض و قابل انقطاع بودند و چہارم فنا فی الوحدۃ کہ تحمل طرفین و وسط ندارد
صید را بدان کمند بیکرانہ و بے میانہ بر میان بستیم یعنے بواسطہ معاملہ چہارم اندرون جان را
آشیانۂ ہماے لاہوت ساختیم و بطریق مطالعہ وحدت در کثرت جمال محبوب در خود دیدیم
و از حق الیقین بہرہ یافتیم خانہ میبایست کہ مقام کنیم و صید را پختہ سازیم یعنے قانون و طریقہ
میبایست کہ بواسطۂ ملازمت بر آن از حق الیقین بحقیقۃ الیقین و از تخلق بتحقق عروج نمودہ شود
و جمیع لطائف و طبقات را برنگ معرفت منصبغ ساختہ و حجب وجود را فرق کردہ اید چہار خانہ
و دیدیم سہ در ہم افتادہ یعنے چہار طریقہ یافتہ شد روش اہل شریعت کہ مبنی بر تصحیح عبادات
و اصطلاح معاملات و تہذیب اخلاق و تعمیر اوقات باورا دست و روش اہل عزیمت کہ مبنی
بر مراعات پرہیز و حساب عوات و خواندن اسماء و موکلات است و روش اہل طریقت کہ مبنی
بر محافظت انفاس و جلسات و ذکر با ضربات و تصویرات ست و اہل این ہر سہ باہم منازعت
و مناقشہ دارند و از خرق حجب وجود فرو ماندہ اند و یکے سقف و دیوار نداشت در ان خانہ
بے سقف و بے دیوار در آمدیم یعنے چہارم را ہ اہل حقیقت کہ مبنی بر دوام شہود و تنزیہ معبود
و نفی موجود و بذل موجود بطفیل جذبہ ملک و ددست این راہ از سقف تقلید و دیوار

برهان العاشقین بنظر آمده چون مشتمل است بر سرگذشت طالب از مرتبه جمادیه تا بلوغ باعلی مرتبه کمال لهذا تسمیه باین بجاست والحمد لله الذی عنده علم ا ت ومن جوده نیل الطیبات والصلوة والسلام علی محمد صاحب الآیات المحکمات والمتشابهات وعلی آله وصحبه انجم الهدایات ونسال الله الغفور والهدایة فی جمیع الحالات وتالیف شد بتاریخ سیزدهم شهر جمادی الثانی سنه ۱۲۲ هجری

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد وآله اجمعین قوله تعالی وتلک الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون ما چهار برادر بودیم از نه دیه ازان جامه نداشتند و یکی برهنه بود آن برادر برهنه درستی زر در آستین داشت ببازار رفتیم تا جهت شکار تیر و کمان بخریم قضا رسید ما چهار بقدرت خدای تعالی کشته شدیم از چهار مقتول بیست و چهار زنده برخاستیم آنگاه چهار کمان دیدیم شکسته و ناقص بودند یکی دو گوشه و دو خانه نداشت پس آن برادر برهنه زردار کمانکش آن کمان بی دو خانه و بی دو گوشه را بخرید تیرے میبایست چهار تیر دیدیم شکسته و ناقص بودند یکی پر و پیکان نداشت آن برادر برهنه زردار کمانکش آن تیر بی پر و پیکان را بخرید بطلب صید بصحرا شدیم چهار آهو دیدیم سه مرده بودند یکی جان نداشت آن برادر زردار برهنه کمانکش تیرانداز ازان کمان بی دو خانه و بی دو گوشه و ازان تیر بی پر و بی پیکان بران آهوی بیجان زد کمندے میبایست تا صید را بفتراک بندیم چهار کمند ریسمان دیدیم شکسته بودند یکی دو کرانه و میانه نداشت آن برادر زردار کمانکش تیرانداز آن را که دو کرانه و میانه نداشت خرید صید را ازان کمند بی دو کرانه و بی میان بربستیم خانه میبایست که مقام کنیم و صید را پخته سازیم چهار خانه دیدیم سه درهم افتاده بودند و یکی سقف و در و دیوار نداشت دران خانه بی سقف و بی در و دیوار درآمدیم دیگے میبایست تا آن صید را پخته سازیم دیگے دیدیم که ته نداشت بر طاق بلند که بهیچ حیله دست بآن دیگ نمیرسد مغاک چهار گز زیر پای کندیم و دران شدیم دست بآن دیگ رسید چون شکار پخته شد شخصی از بالاخانه بیرون آمد و گفت که بخش من بدهید که من نیز نصیبے مفروض دارم پس آن برادر برهنه زردار کمانکش تیرانداز کامل و مکمل در کمین نشسته بود استخوان آن شکار را از دیگ برآورد و بر تارک سر او زد درخت سنجدی و زردآلو از پاشته پای او بیرون آمد بر سر آن درخت زردآلو رفتیم آنجا خربزه کاشته بودند

طبیعات وجود را که قدم اشخص کبراست و مسمی است بهیولی اجسام و نمونه وحدت ذات ست از نظر مختفی
داشته و کثرت صوری جواهر و اعراض را که بر صفحه او شگفته و شاخ و برگ آورده اولاً موجب تحیر ناظران نموده
همگنان را بوضعی مست و مدهوش ساخت که از حقیقت خود غافل بلکه منکر گشتند گان چون درخت سنجد مسکرات
تعبیر با و مناسب افتاده بر سر درخت زرد آلو فتیم یعنے ثانیاً بتقاضاے موافقت و مخالفت طبع و رطلب
مرغوب هرب از نامرغوب سرگردان شدند چون رنگ زرد دلفریب ست که صفراء فاقع لونها تسر الناظرین
بزردآلو تعبیر رفت خربزه کاشته بودند یعنے ثانیاً گرفتار لذت و حلاوت و منهمک در لغومت و فریب که
همرو خربزه حاصل ست گشتند لفلاخن آب بیدادند یعنے تقاضاے نفس و هوا را بامانی و عقائد باطله
پریشان رجماً بالغیب پرورش میکردند از ان درخت بار سنجانه فرود آمدیم یعنے کاملان در باطن خود اندیشیده
نمایش بحضرت عزت بردند که باز داشتن مردمان از تشبیهات محال و صحبت با خلق و تالیف ایشان از بهر آنکه
هدایت بے زر و دولت دشوار بوسعت خلق ضرور و فتوح ظاهر منظور قلیه زردک ساختیم و بر بنا گذاشتیم
یعنے فتوح ظاهر را فائده خلق عوام ساختند و بیشتر لذات را مباح داشتند چون رنگ زرد زرد داست
بندوک مناسبت چندان خوردند که آماس شدند و بیدا نشتند که فربه شدیم یعنے طالبان دنیا بحرص تمام تمتع
گرفتند و گمان بردند که بسعادت رسیدند از خانه بیرون نتوانستند رفت در نجاست خود ماندند یعنی محبت
دنیاوی و تیرگی باطن و آلودگی شهوات و اخلاق ذمیمه و عقائد سخیفه در دل ایشان قرار گرفت
تا که زهد و طاعت بر ایشان سخت دشوار و موت بغایت ناسازگار و خوی ازگشت دلهاے ایشان
باین پلیدی پاے بند ماند و درین زندان گرفتار و ما بآسانی از کید خانه بیرون شدیم یعنی مثل ما
جمعے که توفیق رفیق و طوق جذبه الٰهی زیور گردن ایشان بود به آسانی از غرور دنیا و فریب آن
برستند و برجستند و از مکر الٰهی و املی لهم ان کیدی متین و بتسویل زین لهم الشیطان اعمالهم نجات
یافتند و بدستاویز فقد استمسک بالعروة الوثقی درآویختند و پیوستند و بمفر فی مقعد صدق عند ملیک
مقتدر جا گرفتند و بمقصد اقصے رسیدند ارباب تعرف برین حالات باز نمانند یعنے اهل معرفت باین
حجب گرفتار نگشوند که هل یستوی الذی یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب و درین فقره
فقره اشارت که وسیله نجات از مهلکه بهتر از علم حقیقت و صحبت اهل آن هست انیست ایچه اندیشه
این نسخه مسار تا آن رسیده تا مراد مصنف چه باشد والله اعلم - مخفی نماند که نام این رساله

فرو روندگان را و از حال بحال گردندگان را و از نه دیه مراد از ربع عناصر و حواس خمس ظاهر دانند و آنکه
گفت سه جامها نداشتند یکے برهنه بود پس بتحقیق بدانید هر چهار بحقیقت برهنه اند زیرا که ایشان را چیزے
صورت مظهر ندارد و ایضاً وجه دوم آنکه گفت سه جامها نداشتند ازین مراد عالم تجرید است که این هر سه
خطره اند که کثافتے دارند و از مرتبه الهامی ایشان را فروتر میشمارند و آنکه برهنه بود ازین مراد عالم تفرید است
زیرا که این خطرهٔ الهامی هیچ کثافتے و ملوثے ندارد و از تجرید مراد ترک دنیاست و از تفرید مراد ترک وجود
و عقبے ست چنانکه مصنف نزهة الارواح میگوید بیت ؎ نماز عام تسبیح و سجود است ؛ نماز عاشقان ترک وجود است
و آنکه گفت آن برادر برهنه درستی زر در آستین داشت ازین آستین سخاوت مراد است بزرگے
میفرماید ؎ ملک بمیراث نگیرد کسے ؛ تا نزند تیغ دو دستی بسے ـ پس درویش را شاید هر چه رسد ایثار کند
و در گرو خود ندارد و از چهار اگر نفس کافر سستی نکند و ضعیفش نه پندارد و از درستی زر لطیف و پاک و خالص
مراد است از کثافت شرک آنکه گفت ببازار رفتیم تا بجهت شکار تیر و کمان را بخریم یعنے در بازار طلب
و محبت حق رفتیم تا بجهت شکار نفس اماره تیر ندامت و کمان همت بخریم و آنکه گفت قضا در رسید ما هر چهار
بقدرت خدائے تعالے کشته شدیم از چهار مقتول هست و چهار زنده برخاستیم از قضا مراد فرمان کلمه
نفی و اثبات است که طالبان حق هر دم لا اله میگویند خود را و هر دو عالم را از پیش خود میرانند و الا الله
در دل مے نشانند چنانکه ؎ آفرینش را همه پے کن به تیغ لا اله ؛ تا دلت خالی شود سلطان الا الله را
؎ لا ترا از خود رهائی میدهد + با خدایت آشنائی میدهد ؎ تا بجاروب لا نروبے راه + نرسی در سرائے
الا الله + هر دمے که طالبان حق تعالے تیغ لا میکشد آن لحظه این هر چهار خطره کشته میشوند بعد لمحه هست و چهار
زنده خاسته پیش طالبان حق میروند یعنے این هر چهار خطرات در ابتدائے حال در معاملات طالبان
حق را بصورت تجلیات انواع طریق پیش می آیند و از شش جهت انوار گوناگون مینمایند از طرف
کتف راست بصورت نور کراماً کاتبین میخزند و در کتف چپ مانند نور ملائکه کاتبه رنگها می آمیزند و بسوئے
قلب بمثل نور محمدی پیش می آیند و از طرف بعد نیز بهیئت نور ابلیس پر زور و مقهور و عصائے بدست گرفته
مینمایند و در زیر و بالا بشکل نور فرشتگانی که برائے محافظت طالبان گماشته اند تجلیات میکنند جلوه گرهیا
می افگنند پس طالبان حق را باید که هوشیار باشند و نفی کردن این راهزنان را فرض شناسند و دم
تفرید زنند و قدم بیشتر نهند ؎ اگر هزار بدیع الجمال پیش آید + ببین و نگذر خاطر بهیچ کس مسپار

و بفلاخن آب میدادند چون دران منزل رسیدیم ازان درخت داشته با دیگران فرود آوردیم
و قلیهٔ زردگی ساختیم و با اهل دنیا گذاشتیم چندان بخوردند که آماس گشتند نیه اشتند که فربه شدند از فقا
بیرون شدیم و بر در خانه بخفتیم و بسفر روان شدیم ارباب تصوف و الوالالباب تعرف و سرداران
فقرا سر این حالت را باز نمایند تا فائده گیرند

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و العاقبة للمتقین و الصلوٰة و السلام علی رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعین . بدان
اے عزیز این رساله بندگی حضرت میر سید محمد گیسو دراز قدس الله سره العزیز الطریق معما بود و الی
یومنا هیچ کس آنرا حل نموده این فقیر حقیر برخصت درویشان و بمدد باطن ایشان بقدر فهم و ارادت
غیبی شرح داد و برهان الواصلین نام نهاده از ارباب تصوف و الوالالباب تعرف و سرداران فقرا
از برائے الله تعالی جائے که در عبارت و استعارت غلط و ناموزون باشد آنجا قلم باصلاح برانند
و بفکر تمام از حکم حدیث تفکر ساعة خیر من عبادة سبعین سنة بخوانند و اگر از معنی عالی نزد خاطر
کسے بگذرد باز نمایند و با فقیر بموافقت حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم الفقراء کنفس واحدة باشی
آیند اکنون بدانید و آگاه باشید از چهار برادران مراد چهار خطرات اند نفسانی و شیطانی و ملکی
و الهامی علامت نفسانی شهوات عاجله و لذات و میل شهوت ولیکن مباح نیز باشد و در طاعت و
عبادت گرانی و کاهلی نمایند علامت شیطانی حرص بر معاصی و مناهی بود و بر شهوت که موجب
بعد و عقاب باشد ترغیب علامت ملکی تحریص و خیرات بود و ازان سکونت و طمانیت پدید آید
و علامت الهامی ذوق و شوق و محبت بحقتعالی در دل بگذرد و طالب ربه آگاه اند و بیدار کنند
که این شر است و خیر پس ازین خطرهٔ الهامی هر طالب را الطریق مرشد است تا در وحدت از آنجا این راه
طلب میکند و قدم بیشتر می افگند اگر باور نمیدارید پس از همه پیغمبران معلوم کنید که در ابتدائے حال
جمله پیغامبران را خطرهٔ الهامی ارشاد نموده است پیش از آنکه وحی ظاهری و باطنی بر ایشان متنزل
شده بود یکے از ایشان هیچو حضرت ابراهیم خلیل الله علیه السلام را کما قال الله تعالی فلما جن علیه
اللیل رای کوکبا قال هذا ربی فلما افل قال لا احب الآفلین آه یعنی خطرهٔ نفسانی و شیطانی
گفت این پروردگار منست بعده خطرهٔ الهامی ارشاد نمود و فرمود دوست و استوار ندارم من

خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ والمغفرۃ طوبی لمن کان لہ فی عمرہ نفس ناردم و آنکہ گفت بسبب صید الصحرا شدیم چہار آہو
دیدیم سہ مردہ بودند یکے جان نداشت یعنی بطلب شکار نفس در صحرائے دل رفتیم چہار نفس دیدیم
در عوارف المعارف و در مرصاد العباد آوردہ است یکے مطمئنہ دوم لوامہ سوم ملہمہ چہارم امارہ این سہ
کہ مردہ اند حکم ایشان موتوا قبل ان تموتوا دارد واین کہ بیجان ست بیجان چہ باشد بلکہ بے جان است
ﮯ دشمن دانا کہ پئے جان بود ❊ بہتر از آن دوست کہ نادان بود ❊ علامت دشمن عاقل آنست
کہ بیکایک حملہ نمیکند اما بوقت فرصت از بیخ می افگند مثلہ چون وزدان و یار اہزنان بحرکت
مردمان بکمین گرفتہ میمانند ہیچ آواز دوم نمیکنند اما بوقت فرصت کالا مردمان بغارت می برند
ومیکشند آن برادر برہنہ زردار کمان کش تیر انداز از ان کمان بے دوخانہ وبے دو گوشہ
آن تیر بے پر و پیکان را بدان آہوئے بیجان زد یعنی بر نفس امارہ زد کہ ہمیشہ منتظر در کمینگاہ
نشستہ میماند و طالبان را از فریب و بہ مکر از راہ می لغزانند چنانچہ در قرآن خبر میدہد کہ حضرت
یوسف علیہ السلام گفت وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء چنانکہ بیت است۔ ﮯ
ازین کافر کہ مارا در نہاد ست ❊ مسلمان در جہان کمتر فتادست ❊ پس کمندے میبایست تا صید را
بفتراک بندیم چہار کمند ریسمان دیدیم سہ پارہ پارہ بودند ویکے دو کنارہ ومیانہ نداشت یعنی
کمند چار قل پس ظاہر صورت ایشان حبل المتین دارد وحکمش برایت قدس فقد استمسک
بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا آرد واصلاحش بمرتبہ فرود بالا می آرد آن برادر برہنہ زردار کمان کش
تیر انداز یعنی خطرۂ الہامی آنرا کہ دو کرانہ ومیانہ نبود خرید یعنی کمند سورۂ اخلاص سا برخود اختیار
کرد کہ خاصہ توحید است وسوم حصۂ قرآن است وتلاوت آن ثواب بیکران است اگر کسے سہ بار
قل ہو اللہ احد بخواند ثواب آنرا ہمچو خواندن تمام قرآن می شمارند وازین کمند صید نفس را بمیان
بستیم پس خانہ میبایست کہ مقام کنیم وصید را پختہ بسازیم چہار خانہ دیدیم سہ دہم افتادہ بودند
یکے سقف و در و دیوار نداشت یعنی خانۂ غربت وتنہائی وعجز وصبر اگرچہ ہر چہار صبر گوئی روا باشد
الصبر اللہ الصبر فی اللہ الصبر علی اللہ الصبر عن اللہ اولی تر است کما قال اللہ تعالیٰ فاصبر ان اللہ
لا یضیع اجر المحسنین مراد از سہ دہم افتادہ ویکے سقف و در و دیوار نداشت حکمش ہمان کہ بالا تحریر
افتادہ بالا تجریدے وتفریدے شرحش نہاد اگرچہ مقام ناسوت وملکوت وجبروت ولاہوت

واز ذمان ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار هراس نمایند و به پیروی حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم بر حکم ما زاغ البصر وما طغی آیند پس ای عزیزان حساب در دل خود کنید و چهار را با شش ضرب افگنید بست و چهار میشوند فهم گردید یا نه باز چون طالبان حق در مجاهدات این کافران را دباغت مینهند وشب وروز بلکه هر دم وعده ریاضت درمیان می نهند فتح باب آسمانی وتقویت وعنایت وکرم سبحانی بر طالبان درمیگشایند وبشارت نصرت اذا جاء نصر الله والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین الله افواجا فسبح بحمد ربک واستغفره انه کان توابا می آید بعده این کافران با ایشان بآشتی می آیند وموافقت مینمایند خاصه که این خطره الهامی تا در وحدت باز نست اگرچه در آنحضرت اغیار ست ومیان حق وباطل ارشاد مینماید تا بمقام ابلیس همراه طالبان می آیند بعده طالبان نیز بر حکم فرمان وان جنحوا للسلم فاجنح لها با ایشان اخلاص میبازند و با ایشان یگانگی نموده محبت وعشق به معشوق با فراغ دل میبازند

وآنکه گفت آن گاه چهار کمان دیدیم شکسته وناقص بودند یکی دو گوشه و دو خانه نداشت یعنی کمان قناعت وتوفیق وتوکل وهمت پس بحقیقت ایشان شکسته اند واز این شکستگی غربت وبیچارگی مرادست چنانچه در کلام قدسی خدا تعالی میفرماید انا عند المنکسرة قلوبهم لاجلی واز سه کمان شکسته مقام تجرید مرادست زیرا که قناعت وتوفیق وتوکل از مرتبه همت فروتراند واز کمان بی دو گوشه و بیخانه مقام تفرید مرادست زیرا که مرتبه همت از ایشان عالی تراست پس آن برادر برهنه زردار کمان کش یعنی خطره الهامی آن کمان بی دو خانه ؛ بی دو گوشه را خرید یعنی کمان همت را کما قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم قیمة المرء همته ایضا قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم المرء یطیر بهمته حقتعالی در دست این خاک وآب کمانی نهاده است که جبرئیل ومیکائیل زه نتوانند کشید ؎ حقا که بزه بیاورد کس ؛ چرخ فلک ای سرکمانم ؛ چون کمان خرید تیری ببایست چهار تیر دیدیم شکسته بود یکی پر و پیکان نداشت یعنی تیر ملامت وعقاب وطعنه وندامت پس شکستگی ایشان همان حکم دارد واز شکسته ویکی پر و پیکان تجریدی وتفریدی شمارد آن برادر برهنه زردار کمان کش یعنی خطره الهامی آنرا که پر و پیکان نبود خرید یعنی تیر ندامت را اختیار کرد قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم التوبة ندامة وخواجه نظامی گنجوری راست ؎ هر نفسی کان بندامت بود ؛ شحنه غوغای قیامت بود ؛ وایضا خواجه حسینی مصنف نزهة الارواح میفرماید ؎ آدم بدمی که او نه دم زند ؛ در بارگه رضا قدم زد ؛ ایضا قول

بزرگے سیفر باید ٥ معشوق مرا گفت نشین بر در من ؛ نگر اردرون ہر کہ ندارد سر من ؛ پس
طالبان را باید کہ دران مقام ہوشیار شوند بمغروری نروند زیرا چہ بسیار سالکان تا در وحدت
کشتہ شدند و بفریب حرکت ابلیس لعین از مقام علوی بمقام اسفل السافلین رفتند ہمچو حضرت آدم
صلوات اللہ علیہ و حوا را فریب داد دیگران بیچارہ کیا نند کما قال اللہ تعالے وقلنا یا آدم اسکن
انت وزوجک الجنۃ وکلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین فازلہا
الشیطان عنہا فاخرجہما مما کان فیہ پس آن برادر برہنہ زردار کمان کش و تیرانداز کامل مکمل
درکمین نشستہ بود یعنی خطرۂ الہامی کہ حق و باطل میداند و طالبان را در وحدت کامل مکمل از
حرکت و فریب ابلیس لعین آگاہ میدہاند درکمین نشستہ بود یعنی بسیر سفر وحدت کامل مکمل بود
چنانکہ ع کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا ٭ دانست کہ شیطان آمد بران دیگ آن برادر استخوان
شکارے از دیگ برآوردہ بر تارک سرش زد یعنی تا آنکہ نفس امارہ بر طالب غالب باشد محبت مال و زر دنیا
از دلش میرود پس محبت مال و زر و نقرہ و دینار بر تارک سر ابلیس زد مراد استخوان سگ بود
کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب و درخت سنجدی و زرد آلو از پاشنہ پائے او
بیرون آمد یعنی درخت دنیا و فساد و گمراہی درخت زقوم دوزخ گوئی شاید کہ دنیا بمنزلہ درخت
دوزخ است کما قال اللہ تعالے ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ ن اجتثت من فوق الارض ما لہا من قرار
ایضا والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن و بر سر آن درخت زرد آلو رفتیم یعنی بر سر دنیا پائے نہادیم آنجا خرپزہ
کاشتہ بودند یعنی تیر نہیا و لذتہا و بفلاخن آب میدادند یعنی طالبان حق آب کلمۂ لاحول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم لذتہائے محبت دنیا از دل خود بدر انداختند یعنی چنانکہ کلوخ را بفلاخن از دور می اندازند
ہمچنان از لاحول آنرا از پیش راندند و درون خویش را از و پاک و پاکیزہ میساختند چون دران منزل
رسیدیم ازان درخت دلمنے بادنجان فرود آوردیم یعنی چنانچہ بادنجان دنیا سیاہ است در حقیقت
میوۂ دنیا یعنی نعمت مال و زر نیز سیاہ است پس بہ محبت دنیا بجز سیاہ روئی و سوختن در دوزخ
دیگر حاصل نیست کما قال اللہ تعالی ووجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ترہقہا قترۃ ایضا یوم یحمی علیہا فی
نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔ بادنجان فرود
آوردیم یعنی بہ محبت آن درون سیاہی و فساد گمراہی حاصل و پدید آورد اندرل خود سرد آوردیم

گوئی شاید پس تحقیق این بریسته مقام حکم خراب دارد کما قال الله تعالیٰ کل من علیها فان ویبقیٰ وجه ربک ذوالجلال والاکرام دران خانه که سقف و در و دیوار نبود در آمدیم یعنی در صبر و یا در مقام لاهوت رسیدیم که بے نام و نشان است هیچکس بیان او را بر زبان نمی آرد دیگ بالیست تا آن صید را پخته سازیم و دیگی دیدیم که ته نداشت بر طاق بلند که هیچ حیله دست بآن نمیرسد یعنی فقر کما قال صلی الله علیه وآله وسلم الفقر فخری وبه افتخر و ایضاً الفقر شین عند الناس فی الدنیا وزین یوم القیمة عند الله وایضاً الفقر سواد الوجه فی الدارین اے خال الوجه فی الدارین پس معلوم شد که مقام فقر بلند تر است و خدائے تعالیٰ بجز انبیاء و اولیاء خود غیرے را نداده است و در فقر بر اغیار نگشاده۔

حکایت

وقتے درویش پیش سلطان ابراهیم ادهم علیه الرحمة از درویشے خود گله میکرد سلطان ابراهیم ادهم گفت که برو تو نگر شدی پس از چند روز آن درویش را دیدند که غنی شد درویش گفت اے خواجه من از برکت نفس تو غنی شدم اما آن تو از کجا دانستی که من غنی خواهم شد گفت بمجرد آنکه تو از درویشی خود گله کردی من دانستم که از تو این دولت خدائے تعالیٰ خواهد زد زیرا که او درویشی خود بکسے ندهد که از درویشی گله کند تو قدر درویشی چه دانی که چه نعمت است و آنکه گفت چار گز مغاک زیر پائے کندیدیم و دران شدیم بعده دست بدان دیگ رسید از چار گز مغاک مراد چار دیوار عزلت دارد و گوشه گرفته شب و روز بحکم حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم لکل شئ مصقلة ومصقلة القلب ذکر الله تعالیٰ دل را صیقل دادیم و بقوة ذکر ناسوتی ملکوتی و ذکر لاهوتی سوراخ قلب فؤ دینه را بکشادیم و در دریائے فکر غواصی کردیم چنانچه بزرگے میگوید ؎ غواص وار غوطه زدم در بحار فکر دُرّ یقین از ته دریا بر آوردم ؎ سید اهل صلاح مصنف نزهة الارواح میگوید مبتدی صاحب قلوب است و منتهی صاحب عزلت خلوت چیست از خلق گوشه گیرد و عزلت چیست خود را از میان برگیرد چون از مقام تجرید گذشتیم بمقام تفرید رسیدیم بعده دست بدان دیگ رسید یعنی بدیگ فقر چون شکار پخته شد یعنی نفس اماره را بصفت مطمئنه آوردیم و بدر توحید رسیدیم شخصے از بالائے خانه بیرون آمد و گفت که من نیز نصیبه مفروض دارم یعنی از در وحدت ابلیس لعین آمد در ان گرالنه که او بر در وحدت همیشه نشسته خیرے را امیر اند و خود را عاشق صادق میگویاند چنانچه

جمیع طالبان و دوستان را منتفع و بهره‌مند سازد و همت و توفیق همه توفیق ایشان روزی و میسر گرداند
بحرمة النبی وآله الامجاد فقط

کلام

دوستان مید هند پند مرا
اجتهاد از سرشت چند مرا
منکه آزاد سرفرازستم
جدا او در بلا فگند مرا
سوزش شمع رخ فزون بدهند
چون کبابی بران نهند مرا

دشمنان طعنه ها زنند مرا
منکه مخلوق عشق یارستم
زلف او گشت پای بند مرا
گریه و آه چیست هر نفسی
گر بسوزند چون سپند مرا
پروبالت اگر محمد سوخت

پیر گشتی و عشق رسم بازی
کی بود پند سودمند مرا
خانمان و دلم پریشان شد
دوستی کرد دردمند مرا
نایره عشق گرم تر بکنند
بیخ و بنیاد عشق کنند مرا

کلام دیگر

گر داده حق ترا فراغ است
وهم است و خیال و هزل و لاغ است
مرغ دل من بدام شخصی است
هم کبک بدان خرام زاغ است

امروز هوای کشت و باغ است
جز بر در تو سری ندارم
طاؤس به نسبتش کلاغ است
بوالفتح به نقد وقت بشناس

جز دلبر و یا حکایت او
بر کسی و عرش هم دماغ است
هم سرو بلند با کمال است
گر داده حق ترا فراغ است

دیگر

ندیدم که آن بد خو بر من آید چه میبازد
گران شهسوار من بمیدان گوی میبازد
تعالی الله نگاریا جان موزون زیبای
زهی مسکین آن بیدل دو لشکر یکطرف تازد

سوار مست آید سمند حسن بنیازد
همه عالم نظر دارد بجاه و مال خود آخر
تو اندر خنده آمی چنین نقش دگر سازد
اجازت بوسه گر یابد محمد عاشق بیدل

غبار از سینه میخیزد و جان از درد میسوزد
چه عیبست این جوان من که حسن خویش میبازد
لب لعل و سینه خالش بار دم یکجا شده
همی معذور میدارش رسنی گر لبش نازد

دیگر

امروز آن نگار جمالی دگر نمود
ای اهل دل بگوئی تو بر مصطفی درود

عارض بدرد است صنمه پرده از رخ گشاد
سوز فراق و شمع رخ جان و دل بسوخت

رخساره گلشن است لبش شکر لطیف
پروانه وش برآرد آتش ز سینه دود

كما قال الله تعالىٰ لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون چنانچه خواجه حافظ شيرازى ميفرمايد ع حضورى
گر همى خواهى ازو غافل مشو حافظ * متى ما تلق من تهوى دع الدنيا * گر تو خواهى عشقبازى را
برو ديوانه شو * تن بسوز و جان بباز و از همه بيگانه شو * و قليه زردگى ساختيم يعنى ظاهر دنيا زردار
مينمايد و اين عجوزه مكاره پيرزال محتال بصورت جوان پيش طالبان مى آيد چنانچه بزرگے ميفرمايد
ع زاليست چو خود نماے گيتى * اى مرد مگرد گرد اين زال * در نزهة الارواح آورده است كه مرد
آنست كه گرد دنيا نگردد و دولت عقبےٰ سرمايه او باشد لا ترهق وجوههم قتر و لا ذلة نشان
ايشان هاست يريدون وجهه در شان ايشان يعنى اين دنيا دارم مقصود ديگر است داده ايم
ترك يكے زن زن ديگر چه كنم كرده ام خانه خراب گر از سر چه كنم و اين خود ظاهر است چون كسے را
بر يكے غضب رود و مغضوب زرد فام مى نمايد چون كسے زن خود را ناموافق و بد كردار مى بيند
او را طلاق دهد و عدت منقطع مى شود پس آن زن را از زردروئى حاصل مى آيد و پس كردار
خود با مردان نميكشايد آن قليه زردك يعنى زيبائى و آرائش دنيا با اهل دنيا گذاشتيم ميدانند
اهل دنيا كه آن گويند كسانيكه بمتابعت قارون ملعون بويند زكوة راه خدائے تعالىٰ ادا نمايند
همچون قارون ملعون بتمردى و سرفرازى پيش آيند چندان خوردند كه آماس كردند كما قال الله تعالىٰ
انه لحب الخير لشديد و جملگى اعمال خود را بر فساد و تباهى او سپرده كه بر نگاه شدند از خانه بيرون نتوانستند
در انجا ماندند بيرون آمدن نخواهند توانست هميشه تا ابد الآباد خوارى عذاب خواهند و آب گرم
و تلخ خواهند چشيد كما قال الله تعالىٰ و اذا نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب و ان جهنم
كانت مرصادا للطاغين مآبا لابثين فيها احقابا لا يذوقون فيها بردا و لا شرابا الا حميما و غساقا جزاء وفاقا
ما آب سائى از كلبه آن خانه بيرون شديم و بر در خانه خفتيم يعنى بر در خانه توحيد خفتيم و از فريبهاے
ابليس لعين و از مكرهاے دنياے دنيه فرحت و راحت و خلاص يافتيم چنانكه چون پاسبانان
از خوف دزدان و راهزنان فرحت ميابند و بسوے خفتن ميشتابند همچنان چون طالبان جمله
واديها و بلاها و آفتهاے راهزنان شيطان خلاصى ميابد بسوے وحدت ميشتابد همچنان
از در وحدت كه مقام ابليس لعين است بسوے محمد مصطفى صلى الله عليه وسلم كه در هر محبوبست
سفر كرديم اينجا خطرة العامى مذكور ابس لشت انداختيم و بسفر روان شديم الحمد لله على كل حال الله تعالىٰ

عروس مبارک

اگرچہ حضور کے عرس کے انتظام واہتمام حال کے متعلق بجز تعطیل دو روزہ دفاتر گلبرگہ شریف اور کچھ مفصل حالات معلوم نہیں ہوئے مگر ان جو ایک فہرست مصارف سنین ماضیہ کی دستیاب ہوتی ہے وہ ذیل میں نقل کیجاتی ہے دست بدعا ہوتا ہوں کہ اس مبارک موقع کی شرکت وشمول اور آستانہ عالی کی حضوری کیلئے فقیر کو بھی توفیق رفیق حاصل ہو۔ آمین ثم آمین۔

نقل فہرست

نام مہتمم	نام صاحب عرس فاتحہ	نام ماہ	تعداد روپیہ
میر احمد علی عرف لقو جنگ بہادر	عرس حضرت محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس اللہ سرہ العزیز	ذیقعدہ	[illegible] روپیہ نذرانہ اشرفی [illegible] بحت طعام [illegible]
ایضاً	تیاری غلاف حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ	ایضاً	[illegible] روپیہ
ایضاً	معمول چہلہ وتیاری قندیل نیاز حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ	ایضاً	[illegible] چہلہ [illegible] قندیل [illegible]

تقریظ

بریختہ قلم ندرت رقم۔ فدائے حسن مقالات طریقت۔ نوالۂ ذوق لذات حقیقت۔ سالک صراط مستقیم ناہج منہج قویم شیفتہ حرف وحکایات اولیائے عظام۔ دلدادۂ تذکار واخبار حضرات صوفیہ کرام۔ دردمندان علل نظریہ را دوا۔ بیماران اسقام شریہ را شفا۔ زبدۃ الحکماء سید الشعراء وحید زمن ابواحمد حکیم سید محمد حسن حسنی نقشبندی مجددی مظہری دہلوی ثم الالوری سلمہ اللہ تعالیٰ۔

نبض شناس ابدان صحیحہ وسقیمہ مضامین نو دکہن مزاج دان کیفیات مختلفہ اجسام ہر علم وفن شناسائے خواص ماثر مفردات سخندانی عارف منافع مرکبات نکتہ سنجی وشیوا بیانی سفوف عجائب نثر در معاجین غرائب نظم کاتر کیب دہ منعصف طبعان حق پسند کا درخور ہزار آفرین ذرہ کحال بجواہر معلومات مفید دیدۂ بیخبران ضعیف البصر غبی تحقیق دکی تدقیق وذی ہوش دارئی ہنر سبع الذاق رسیع المشرب فلسفیانہ مشق صلح کل سب شرلشر حکیم محمد عمر فصیح کے

یک بوسه که یافت ازان لعل بیکان | ستان گشت مردم و در رقص و در سرود

دیگر

شاد باش ای عاشق دیدار یار
از سر زهد و صلاح و رسم و عار
جرعهٔ یابم اگر از جام عشق

فارغ از تا بود و بود روزگار
هرچه از یاران رسد خوشتر بود
جان و دین و دل کنم بروی نثار
وهم بردم بر کوهی بر رفته باد

غرفه در دریای مستی و خوشی است
گرچه باشد محنت و درد و فگار
جدا او دیدم محمد بر سر نیش

وله

یک جرعهٔ می بجام ما کن
یک چشمک آن مدام ما کن
آهسته تری بگوش برخوان
پس هر دو جهان بکام ما کن

یک بار لبی بکام ما کن
گر بگزری تو ببام آن شاه
گستاخ مشو پیام ما کن
دشنام دهی تو چاکران را

ساقی قدحی بدست ما ده
ای باد صبا سلام ما کن
ای شاهد غیب یک کرشمه
مخصوص بدین نیام ما کن

دیگر

تو از سر تا قدم حسینی و نازی
ترا زیبد نگارا سرفرازی
ترا چون تو نظیری نیست دیگر
برای دلبری از دل نوازی

فریفته گشت ما را عشقبازی
سران سروهان را بر درت سر
سر و شکل و خوبی خود بنازی
محمد را نظر جز بر خدا نیست

همه عالم اسیر جعد تو گشت
ضرورت خواست از تو بی نیازی
نباشد ز یوری زیبا ترای یار
بپندار عشقبازی او مجازی

دیگر

ترا حق داده روی بر جمالی
که عشق من ز تو خواهد وصالی
ترا ناز و کرشمه داد چندان
ندارد احتمال قیل و قالی
سوال بوسه از لعل آن شاه
نباشد هیچ بالایش مثالی

مرا بخشید عشق بر کمالی
برین حسن و نمک ناز و کرشمه
که ما را برد از حالی بحالی
اگر کردی اشارت بوسه لعلش
محلی هست بر فرض محالی
محمد و جبلت عشق باز م

ز حسن خویش آنکه برخوری تو
نمی بینم بتو دیگر مثالی
لبت باریک بس نازک تنک تر
یقین گشتی نماندی احتمالی
درخت سرو و نخل و نیشکر هم
نمی آید دگر از من خصالی

تم محرم راز الٰہی ہو تم ماہ سے لے تا ماہی ہو
سبحان اللہ سبحان اللہ ای بندہ نواز گیسو دراز

تم نور چراغ دہلی ہو تم زینت بزم چشتی ہو
تم مہر صفا تم ماہ رضا اے بندہ نواز گیسو دراز

تم شان غریب نوازی ہو سرآمد بندہ نوازی ہو
بہر طفیل رسول خدا اے بندہ نواز گیسو دراز

اے راحت جان معین الدین اے نور نگاہ قطب الدین
اے کعبۂ چشت کے راہ نما اے بندہ نواز گیسو دراز

صدقے تری گیسو درازی کے قربان تری بندہ نوازی کے
مین تجھپہ فدا مین تجھپہ فدا اے بندہ نواز گیسو دراز

شاہا یہ منیر کہان جائے ترے در کا غلام جو کہلائے
اب در پہ تمہارے آن پڑا ای بندہ نواز گیسو دراز

از نتیجۂ فکر نیاز قمر الدین صاحب قمر دہلوی

ہو مجھکو زیارت روضہ کی ای بندہ نواز ای گیسو دراز
ہے ابتو تمنا دلمین یہی اے بندہ نواز ای گیسو دراز

رہے جاہ و حشم پہ نہ اپنی نظر مجھے دولت فقر عطا ہو اگر
مین جانتا ہون اسکو شاہی ای بندہ نواز ای گیسو دراز

مقبول جناب فرید الدین محبوب ای عاشق روئے نظام الدین
سید نصیر الدین چشتی ای بندہ نواز ای گیسو دراز

ای رونق مسند صدق و صفا ای راہرو تسلیم و رضا
مرضی خدا مرضی تری ای بندہ نواز ای گیسو دراز

جب تک نہ زیارت ہوگی مجھے ممکن ہے بھلا صبر آجائے
کم ہوگی نہ میری نالہ کشی ای بندہ نواز ای گیسو دراز

ہے جوش پہ میرا بحر گناہ منجدھار مین ڈوبا بیڑا مرا
تم پار کرو میری کشتی ای بندہ نواز ای گیسو دراز

کب تجھ سے نہان ہے سر خدا ای واقف رمز فنا و بقا
معلوم ہی سب اثبات و نفی ای بندہ نواز ای گیسو دراز

مجھے حسرت دید نے مار لیا کر رشک مسیحا چارہ مرا
تپ ہجر مین میری جان چلی ای بندہ نواز ای گیسو دراز

تم چاہو تو یہ مشکل ہے کیا ہو دیدۂ دل روشن میرا
تم ہو نور چشم علی ای بندہ نواز ای گیسو دراز

للہ کرم مجھپر کیجے اک جام مئے وحدت دیجے
ہے حد سے زیادہ تشنہ لبی ای بندہ نواز ای گیسو دراز

سچ پوچھو تو رشک سکندر ہون مین عاشق زلف معنبر ہون
جائیگی نہ یہ آشفتہ سری ای بندہ نواز ای گیسو دراز

جاگ اٹھے مرا بخت خفتہ رو رو کے یہ کرتا ہون مین دعا
رویا مین زیارت ہو تیری ای بندہ نواز ای گیسو دراز

گم کردہ راہ محبت ہون آوارۂ دشت ضلالت ہون
ہان کیجیے میری راہبری ای بندہ نواز ای گیسو دراز

مین لکھون کیا تعریف تری ہو منہ چھوٹا اور بات بڑی
اب شرم ہی تیرے ہاتھ مری ای بندہ نواز ای گیسو دراز

بس گریہ و زاری چھوڑ کہین اب مانگ صلہ ای ضبط حزین
ہو دور یہ میری بیماری ای بندہ نواز ای گیسو دراز

تمت

آبا و اجداد کرام اگرچہ طب یونانی اور معالجات امراض جسمانی مین ید طولانی رکھتے تھے اور سرکار الور اسی پیشہ شریفہ کی بدولت کمال عز و امتیاز سے محسود اقران رہے اور تا حال اسی زمرہ مین وظیفہ یاب ہین مگر اس نوجوان اولوالعزم نے بسبب استغنا و عدم توجہ رب النوع اپنے پیشہ موروثی کی مسلک سے سخت افسردہ خاطر ہوکر عطف عنان کی اور تکمیل طب روحانی اور تداوی عوارض نفسانی اور علل قلبی کی طرف اپنی توجہ مبذول کی اور بالقائے ملہم غیب عزم مصمم کیا کہ ان امراض کی چارہ گری مین ہمہ تن کوشش کیجئے اور سردست کوئی نسخہ ایسا ترکیب دیجئے جو مفرح ارواح مقوی قلوب مسکن اوجاع ذنوب ماحی آثار صغائر و کبائر رافع کدورت خواطر و ضمائر محلل ورام مشکلات دافع تبخیر خطرات و شہوات مبرد حرارت حمیات غوایت و نادانی مزید اطمینان دلی مزیل پریشانی منشط قلوب مہموم و مغموم تریاق انواع سموم دافع سستی عقاید و ضعف ایمانی مفتح سدد وساوس نفسانی وغیرہ فوائد عدیدہ پر مشمول اور طلبہ شریعت و طریقت کا دستور العمل مقبول و معمول ہو چونکہ جزو اعظم ایسے نسخہ کا صحبت اولیائے عظام اور صلحائے کرام ہی مگر فی زماننا اہل اللہ کے مستور الحال کی بدولت جو ایسی صحبتون کا پایہ کیمیا کی نایابی تک پہنچگیا ہی اسلئے امجد سلف کی صحبتونکے نتائج جو ملفوظات کے نام مشتہر اور انہین حضرات اور ذوات قدسیہ کی سوانح عمری کو قایم مقام انہین کے وجود باجود کا سمجھکر منجملہ اخبار اخیار و اذکار ابرار برگزیدگان بارگاہ سرمدی و ستودگان درگاہ صمدی کے زبدہ دودمان مصطفوی نقاوہ خاندان مرتضوی صدر آرائے انجمن شریعت و طریقت مسند نشین بزم معرفت و حقیقت مہر منیر آسمان عالم ناسوت ماہ مستنیر فلک عوالم جبروت و لاہوت مجمع فضائل و مصدر کرامات نامحصور مخزن مکارم اخلاق معدن مراحم و الطاف رب غفور کشاف عقود و اسرار الہیہ مطرح فیوضات نامتناہیہ حضرت شاہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز خلیفہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی سوانح عمر شریفہ اور ملفوظات عالیہ منیفہ کو منتخب کرکے تکمیل و صحت حالات متبرکہ کو اقصیٰ غایت سعی پر پہنچا کر یہ سوانح مرتب کی جو محبی مکرمی مشہور روزگار مرزا محمد عبد الغفار بیگ صاحب ملک التجار و مالک مطبع افضل الاخبار دہلی کی تحریک و فرط شوق تمام اور حسن انتظام و اہتمام سے بحلیہ طبع آراستہ و پیراستہ ہوا ہی۔ اللہ تعالیٰ سعی ساعی کو مشکور اور سامعین و ناظرین نیک و بد کو اس سے بہرہ مند فوائد دارین و منافع کونین فرماوے اور حسن کو رسواد سیہ کار تقریظ نگار کا بھی بطفیل انہین بزرگان دین و ائمہ شرع متین کے خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

غزل مدحیہ از شاعر شیرین بیان حافظ منیر الدین احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا جیانی متوا

تم مظہر شان حبیب خدا ای بندہ نواز و گیسو دراز
اے صل علےٰ ای صل علےٰ ای بندہ نواز و گیسو دراز

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب

صالحات الملقب بہ حیات صالحہ

شمس العلماء ڈاکٹر مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی کے طرز کا ایک جدید ناول ہے کہ جسمین ایک شریف خاندان کا بچا کھچا ہوا صالحہ جیسی با تمیز با سلیقہ لڑکی کا کچا چٹھا ہے صالحات پردہ نشین عورتونہی کیلئے نہیں بلکہ ایسے قابل مہذب مردون کی دیکھنے کے لائق لڑکیون کیواسطے عبرت لڑکون کیلئے نصیحت۔ بادی النظر مین سوتیلی ماں کا قصہ ہے لیکن ضمناً وہ کل باتین آ گئی ہین جو ہر شخص کو زندگی مین پیش آتی ہین خواب جو تمام قصہ کی جان ہی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی۔ دوزخ جنت کی سیر صرف مطالعہ کتاب سے ہو سکتی ہی۔ پھر دہلی کی ٹکسالی کی زبان قلعہ معلے کے محاورہ اور وہی بیگمات کی زبان۔ ممکن نہین کہ اسکا ایک صفحہ کے دیکھنے کے بعد دلچسپی کا ہاتھ کتاب کو بغیر ختم کئے چھوڑ دے باوجود اسقدر خوبیون کے قیمت صرف ۱۲ا

حیات ولی

حیات ولی ایک جدید اور قابل دید کتاب ہے جسمین عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ اور انکے محترم خاندان کی سوانح عمری کا دلچسپ اور مفصل حال یا اس بابرکت اور عالی خاندان کی سچی تاریخ ہی جو نہایت مستند تذکرون اور معتبر ذریعون سے منتخب کی گئی ہی۔ شاہ ولی اللہ صاحب اور انکے خاندان کے متعلق تقریباً دو سو چھتر واقعات اور انکے سچے تاریخی مستند اور دلچسپ حالات ولادت و طفولیت اور سن تمیز و طریقہ تعلیم کی پوری کیفیت تحصیل علوم ظاہر و باطن کی دھوم اخلاق و عادات کشف و کرامات ملفوظات و مکتوبات الہامات اور تصرفات اعلاے کلمۃ اللہ کیلئے رنج و تعب خاندان کا شجرہ اور حسب و نسب اور کی تکمیل تصنیفات کی تفصیل فضائل و مناقب کے سلسلے آپکی عربی نثر و نظم کا تذکرہ وصال یعنی وفات کا واقعہ غرضکہ شاہ صاحب اور انکے خاندان کے متعلق کوئی دلچسپ بات ایسی نہین جو اس کتاب مین نہ ملے اور آپکی سوانح عمری کا کوئی حصہ ایسا نہو گا جو اس نایاب مجموعہ مین نظر نہ آوے اس کتاب کے چار حصے کئے ہین پہلے مین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے اجداد عظام کے حالات درج ہین اور دوسرے مین آپکے ننہال کے بزرگان کرام کی کیفیات تیسرے مین آپکے والد بزرگوار شاہ عبد الرحیم کے واقعات اور چوتھے مین خود شاہ صاحب اور انکے چارون چمکتے ستارون یعنی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مولینا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولینا شاہ عبد الغنی صاحب کے مفصل و مکمل سوانح اس کتاب کا مطالعہ گویا پردہ غفلت اٹھاتا ہی گویا دیکھنے والا خود ان بزرگون کی متبرک حلقے مین داخل ہو جاتا ہی اسپر طرہ یہ کہ جابجا حاشیہ نوٹ دئے ہین اور بلحاظ ضخامت شائقین سے بہت کم دام لئے ہین یعنی فی جلد صرف عہ

دہلی گائیڈ المعروف بہ رہنمائے دہلی

اگرچہ دہلی اب پہلی سی دہلی نہین رہی لیکن اسکے پورانے کھنڈرات کسقدر منہدم عمارتون کے پتھر زبان حال سے اپنے گذشتہ واقعات کا مرثیہ پڑھنے کیلئے کھڑے ہین جو بہت سے گرانبہا لعل و جواہر اور بیش قیمت دفینے اپنے کلیجہ مین پنہان رکھتے ہین۔ رہنماے دہلی انہین مقامات کی زیارت یا سیر کرنیکے لئے نہایت جانکاہی کی مرتب کیا گیا ہی اگر آپ اس بیچ رہنماے دہلی کو اسکے مشہور مقامات کی اجنبی راہون مین خضر طریق بنا لینگے تو اس تحریری رہنما کے ہوتے کسی تقریری رہبر کی ضرورت نہین دہلی کی حسین مشہور مقام کی سیر مد نظر ہو آنکھ بند کرکے چلے جائیے اسمین دہلی کی سچی تاریخ اور واقعی حالات قدیم عمارات اور مشہور مقامات قلعہ معلی و بیرون شہر کے دلچسپ واقعات اور بزرگان سلف کے متبرک مزارات بااین ہمہ قابل یادگار عمارات اور مشہور و معروف مقامات کا نہایت صحیح نقشہ اس خوبی سے اضافہ کیا گیا ہے جسکو دیکھکر ناظرین اصل و نقل مین ہرگز تفاوت نہ پا سکینگے اور نقشہ کے ساتھ انکی علامات کی کیفیت اور اسکے بانی کی مختصر تاریخ ہی قیمت فی نسخہ صرف

دیوان راسخ

عاشقان حسن سخن کو مژدہ اور شائقان خوش کلام کو نوید کہ جناب مولانا مولوی حافظ عبد الغنی صاحب راسخ دہلوی کا کلام جو عام و خاص مین شہرت پذیر تھا الحمد للہ کہ کتاب کا زمانہ خیالی بصورت دیوان بکوشش بلیغ ہو کر جلوہ آرائے عالم ہوا اس دیوان کو طرز قدیم کا آئینہ اور طرح جدید کا سفینہ کہئے تو بجا ہے انصاف یہ ہی کہ عاشقان حقیقی و مجازی کے احوال پاک و صاف خیالات کو سلیس و سہل ممتنع اردو مین ظاہر کرنا اگر معجزہ نہین تو سحر حلال ضرور ہی ترکیب الفاظ غضب ہے اور وضع تشبیہ طرز استعارات ستم ہی اور طرح کنایات طلا طرح انداز اظہار مضامین دلنشین اور نکتہ کو اسرار معنی قابل تحسین تنقید صوری و معنوی سے مبرا اسکا ہر شعر اگر کلام ہی تو ہم پایہ الہام ہی اور ہر شعر اگر جادو ہے تو معجز کلام قیمت نہایت کم یعنے فی جلد صرف عہ

تفسیر سورۃ الم نشرح

یہ تفسیر جناب مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب سجادہ نشین جناب نواب محمد قطب الدین خان صاحب کی تصنیف ہے جسمین فاضل مصنف نے اسمین شرح صدر مصطفوی صلعم کو اردو سلیس زبان مین نہایت تشریح کے ساتھ بیان کیا ہے اور آنحضرت کی سوانح کا پورا بیان کرکے صدہا معجزات مع حوالہ کتب بسیط بیان کئے ہیں پھر اسلام کے چارون رکنون یعنے صوم و صلوۃ حج و زکوۃ کا ایسی تفصیل کیساتھ ذکر کیا ہے کہ مقتدیونکو اسکے مطالعہ کے بعد فقہ کی چھوٹی چھوٹی کتابین پڑھنے کی ضرورت نہین فاضل مصنف نے جو فقہ اسمین بیان کئے ہین وہ بڑے بڑے ان مطولات سے اخذ کئے ہیں جو علماء کے نزدیک مستند ہین جیسے فتاوی عالمگیری فتاوی قاضیخان در مختار المستفاد ی ... وغیرہ تمام مسائل ... کرتے ہین کہ ... منفرد جامع کتاب ... ہے

شمس العلماء ایل ایل ڈی جناب مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا اردو سلیس بامحاورہ

معتبر و مستند ترجمۃ القرآن

جسکی نسبت محققین نکتہ دان علماء و فضلاء کے متفقہ الفاظ ہین کہ سلاست و متانت اور اظہار مطالب و تفہیم معنی کے لحاظ سے اس ترجمہ سے بہتر اور عمدہ اور مطلب خیز ترجمہ ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے جسکی شہرت اور مقبولیت عام کی وجہ سے عرصہ پانچ سال مین قریباً تیس ہزار جلدین مختلف صورتون مین شائع ہو چکی ہین۔

فاضل مترجم نے اسکے دلچسپ اور سلیس اور بامحاورہ اور عام فہم اور مستند بنانے مین کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ اسکے مطالعہ کرنیوالون کو قرآن شریف کا مطلب سمجھنے مین نہ تو کسی استاد کی امداد کی ضرورت پڑتی ہے نہ چندان علم و فضل درکار ہوتا ہے بلکہ عام استعداد کا ہر اردو خوان پڑھا ہوا اور ان پڑھ جاہل اور عالم حتے کہ معمولی عورتین اور بچے بھی پورا پورا فائدہ اٹھا سکتے ہین ترجمہ کے ساتھ نہایت مفید حاشیے اور فائدے بھی جابجا چڑھائے گئے ہین جس سے قرآن کا اہم اور مشکل مطلب بخوبی حل ہو گیا ہے مسائل اور احکام کی تحقیقات اور محاورہ عرب کو اردو کی روزمرہ بول چال سے منطبق کرنے کی وہ کوشش کی گئی ہے کہ اس سے بہتر ہو نہین سکتی غرضکہ دنیا کی تمام مروجہ تفسیرون سے بے پروا کر دینے والا اور کلام الٰہی کا اصلی منشاء ہر ایک شخص کے خواہ وہ کسی رتبہ کا آدمی ہو ذہن نشین کر دینے والا مرقع بھی ایک ترجمہ ہے۔

قرآن شریف و حمائل شریف حسب تفصیل ذیل موجود ہین

قرآن شریف دو صفحہ کلان تقطیع ۲۲×۲۹ ہے کاغذ ولایتی چکنا سفید نہایت خوشخط اول مین ایک مختصر دیباچہ اور مطالب قرآن مجید کی مبسوط فہرست لگائی گئی ہے جنا شدہ قیمت مجلد ... اعلیٰ جلد ... روپیہ قرآن شریف متوسط قلم ترجمہ بمقابل عربی ونیز صفحہ پر حاشیہ ... ترجمہ ... صفحہ کے حاشیہ پر فوائد قیمت سفید ... حمائل شریف خورد ۱۰×۲۷ کی تقطیع پر آٹھ قطعہ صفحہ مین صرف متن قرآن اور دو حصہ مین ترجمہ اور حاشیہ پر فوائد۔ متن قرآن مین ہر آیت کے متعلق سلسلہ وار ہندسے لگا کر اسی کے مطابق ترجمہ مین نشان لگا دئے ہین تاکہ ہر آیت کا ترجمہ باسانی معلوم ہو جائے ہدیہ مجلد ... ہدیہ اعلیٰ جلد ... حمائل شریف کلان ۱۸×۲۲ کی تقطیع پر اسکے اول مین بھی دیباچہ اور مطالب قرآن کی مبسوط فہرست لگائی گئی ہے کاغذ ولایتی سفید چکنا غرض یہ حمائل ہمہ صفت موصوف ہے ہدیہ مجلد ...

ادعیۃ القرآن مولفہ شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی جسمین قرآن شریف کی تمام دعائین جمع کیگئی ہین اور ہر دعا کا شان نزول کہ یہ دعا کسنے کی اور کس موقع پر اور کس غرض سے کی کس مطلب کے لئے کار آمد ہے غرض یہ کتاب قرآنی دعاؤن کا مجموعہ ہے اس سے بہتر وظائف کی کتاب نہین ہو سکتی قیمت صرف ۶/

عالی جناب شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی ایل ایل ڈی کی بالکل نئی کتاب

اجتہاد

اجتہاد علامہ مصنف نے ایکطرف اسلام کے پاک عقائد اور مستحکم ارکان کو دین فطرۃ سے ثابت کیا ہے اور دوسری طرف یہودیون اور عیسائیون اور ہنود وغیرہ کے معتقدات و اعمال بیان کرتے ہوئے نہایت دیانت و انصاف سے جائزہ لیکر اسلام کی حقانیت کا ایسا زبردست اور لاجواب ثبوت دیا ہے کہ کسی مذہب کا کوئی آدمی جبتک وہ آدمی ہے اور انصاف و راستی کا جوہر رکھتا ہے صداقت اسلام کو بے تسلیم کئے رہ نہین سکتا اثبات و توحید رسالت کے ادق و اہم مباحث کو فطری ثابت کرنے مین مصنف کا زور عبارت اور قلم کی جولانیان خصوصیت کے ساتھ قابل دید ہین اور بدعات اور ترک دنیا کے معرکۃ الآرا مضامین پر جو زبردست ریمارک کئے ہین دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین پھر انہی مباحث مین بہت سے وہ عمدہ نفیس مفید مطالب لکھے ہین جو اپنے وقت کے نہایت کار آمد مین اور جن کے اظہار کیلئے ایک بڑی طویل فہرست درکار ہے زور عبارت اور بیان کا پیرایہ بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے کہ ایک عجیب تنزل الرائے مسائل جنکو اسلام مین طرح طرح کے شکوک واقع ہین سوال کرتا اور اپنے شکوک ظاہر کرتا چلا جاتا ہے اور مصنف عجیب ڈھنگ سے اسکو نہایت تسکین بخش جواب دیتے جاتے ہین الغرض اجتہاد جیسی کتاب جو نہ صرف مسلمانون کو مفید ہے یہودیون اور عیسائیون اور ہنود کو بھی بجائے خود معتدبہ فائدہ پہونچاتی ہے اور مدعی مطلعون اور بحث و مناظرہ کرنیوالون اور انگریزی تعلیم یافتہ نوجوانون کیلئے تو ہر کار کا حکم رکھتی ہے دنیائے اسلام مین اپنی طرز کی اپنی ہی نظیر ہے ہندوستان مین جب سے علم کی روشنی پھیلی اور اسلام کا آفتاب چمکا ہزارون نہین بلکہ لاکھون اسلام کے فدائی اہل قلم گذرے مگر یہ خوبی کہ مصنف اجتہاد کو خدمت اسلام ... تو کوئی ... جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء اجتہاد ۲۲×۲۹ کی تقطیع ولایتی سفید کاغذ پر ۲۰۰ صفحہ پر نہایت اہتمام کے ساتھ چھپکر تیار ہو گیا قیمت علاوہ محصولڈاک عہ مقرر ہے

تاریخ اسپین اردو یہ ایک مشہور تاریخ ہے اسمین ملک اسپین کے حالات اول سے آخر تک مفصل طور سے درج ہین جسکی ضخامت ۷ سو صفحہ کے قریب ہے قیمت عام للعہ رعایتی عہ **مقدمہ ابن خلدون اردو** ترجمہ قیمت عام ... رعایتی ... **تاریخ خاندان عثمانیہ** اردو ہر دو حصہ از ابتدائے عہد حکومت سلطان محمد چہارم تا خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان شہنشاہ ترکی قیمت عام للعہ رعایتی ہے۔ **حکومت بست سالہ** سلطان عبد الحمید خان شہنشاہ ترکی قیمت عام ... رعایتی ... **محاربات تھسلی** مع تصاویر و نقشہ جات ہر سہ حصہ یعنی کارزار روم و یونان قیمت عام ... رعایتی ہے۔ **محاربات پلیونا** وہ لڑائیان جو ۱۸۷۷ء کی جنگ مین بمقام پلیونا روم و روس مین ہوئین ہر سہ حصہ قیمت عام ... رعایتی ... **آیات بینات** مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم متعلقہ باغ فدک نہایت عمدہ کتاب ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت عام ... رعایتی ... **قرآن شریف** چو صفحہ مترجم موضح البیان قیمت عام ... رعایتی ... **تفسیر عزیزی اردو** پارہ عم قیمت عام ... رعایتی ... (محصولڈاک بذمہ خریدار)

ملنے کا پتہ:- مرزا محمد ... مالک مطبع افضل المطابع واقع ... دہلی

کتب خانہ
۱۵۴۵۸

از جناب شمس العلماء ایل ایل ڈی مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ... وجدید تصنیف

الحقوق والفرائض

یہ انسانی زندگی خصوصاً اسلامی زندگی کا ایک نہایت جامع اور مکمل دستور العمل ہے جسے حضرت مصنف دام برکاتہم نے نہایت محنت وتحقیق اور بڑی نہایت جانفشانی سے تیار کیا ہے۔ دنیائے اسلام میں اپنے طرز کی پہلی ہی کتاب ہے جو ایک فن شناس اسلام اور علامۂ دہر کے قلم سے عین موقع ضرورت پر لکھی گئی ہے ایسی جامع ایسی مکمل ایسی مفید کتاب آجتک ہمنے تو دیکھی نہیں امام غزالی کی احیاء العلوم کیمیائے سعادت اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی حجۃ اللہ البالغہ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی احقاق الحقوق بے شک عمدہ اور اچھی کتابیں ہیں مگر جو جامعیت جو انضباط جو ترتیب جو تفصیل و توضیح آپ اسمیں دیکھیں گے وہ کسی دوسری کتاب میں نہ پائیں گے مصنف علامہ نے انسان کے تمام تعلقات کو قرآن سے بتکرار انسانی فرائض کو الگ الگ کرکے دکھایا ہے ہر ایک فرض کا عنوان بڑے موٹے حرفوں میں لکھا ہوا عنوان کے نیچے قرآن مجید کی آیت جلی اور نہایت خوشنما عربی خط میں لکھی ہوئی آیت کے مقابلہ میں ترجمہ ہے اور فٹ نوٹ میں اسکا فائدہ یا شان نزول۔ پھر ایک موٹی جدول میں آیت کے متعلق معتبر حدیث ہے جس کی ضرورت کبھی کبھی اور جہاں آیت نہیں وہاں نری حدیث ہے۔ آیۃ اور حدیث کے ذیل میں عنوان کے متعلق بہت سے جزوی مسائل کا بیان ہے اور ان سب کے بعد مصنف علام نے اپنی طرف سے توضیح کے طور پر نہایت دلچسپ اور شگفتہ پیرایہ میں ایسی عمدہ اور جامع تقریر کی ہے جس سے تمام مطالب سابقہ ذہن نشین ہو جاتے ہیں ... ہم اس مطلب کو سمجھانے کیلئے خود مصنف دام فیضہم کی زبان سے چند فقرے بیان کرنے مناسب سمجھتے ہیں آپ دیباچہ میں فرماتے ہیں کہ

"ہمنے انسان کی حالت کو غور سے دیکھا تو اسکو ایک قسم کا مخلوق پایا کثیر العلائق۔ تعلق سے ایک طرف پیدا ہوتے ہیں حقوق دوسری طرف فرائض پھر ہمنے انسان کے تعلقات کی ایک فہرست بنائی نہ کہنا جامع۔ فہرست کا منتخب کہ حقوق اور فرائض الگ الگ کمل پڑے۔ پھر ہمنے ایک ایک فرض کی سند تلاش کی۔ اول قرآن مجید سے اور قرآن مجید میں نہ ملی تو حدیث سے پھر جہاں ضرورت دیکھی ہر ایک فرض کے ذیل میں ... تمام کمیت و کیفیت فرمادی کتاب کی بتلی والحمدللہ علی ذلک"

اس کتاب کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں خدا کے حقوق کا بیان ہے اور دوسرے میں خدا کے علاوہ دوسروں کے حقوق کا پہلا حصہ چھپ چکا ہے اور دوسرا زیر ترتیب۔ غرضکہ یہ کتاب زندگی کا دستور العمل ہے جامع کیسے جیسے معاملات آدمی کو دنیا میں پیش آتے ہیں سب کے بارے میں حکم و ہدایت اس دستور العمل میں موجود ہے اور اس جامعیت کے ساتھ موجود ہے کہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا اور جزوی مسئلہ بھی ایسا نہیں جو اسمیں نہو اسکی جامعیت کی ادنے مثال یہ ہے کہ مثلاً حقوق اللہ میں خدا کا ایک حق نماز ہے مصنف نے عنوان نماز قائم کیا اور چونکہ طہارت وضو اور تیمم و غسل وغیرہ شرائط نماز ہے تو مصنف نے اول ان سبکو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے پھر متعلق طہارت نہیں بلکہ اسکے تمام اقسام اور متعلقات اس خوبی سے بیان کئے ہیں کہ آدمی کو جو مطلب دیکھنا ہو دیکھ سکتا ہے اور اسے دوسری کتاب کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ پھر نماز میں تمام اقسام نماز اور اسکے شرائط واجبات مستحبات مکروہات اسی بسط و توضیح کے ساتھ بیان کئے ہیں جیسا کہ ہم طہارت میں ذکر کر آئے ہیں اسی پر قیاس کرلو روزے اور حج و زکوۃ وغیرہ کو پہلے حصے یعنے حقوق اللہ کی چار قسمیں ہیں اعمال قلبی اعمال لسانی اعمال بدنی۔ اعمال مالی ان میں سے ہر قسم گویا ایک جداگانہ حصہ ہے اور ہر ہر حصے میں کئی کئی فصلیں ہیں مثلاً اعمال قلبی میں اس قدر فصلیں ہیں۔ ایمان باللہ۔ توحید۔ مخالفت شرک۔ رجا۔ خشیۃ۔ الصبر۔ الطاعت۔ الوفاء بالعہد۔ انابت و رجوع تسلیم و رضا۔ توکل۔ استقامت۔ اعمال لسانی میں۔ حمد و ثنا۔ تسبیح و تقدیس۔ خدا کی عظمت۔ ذکر اللہ۔ ذکر نعمت۔ شکر۔ دعا۔ توبہ و استغفار۔ استعاذہ۔ استعانت۔ خضوع و خشوع۔ تضرع۔ و عجز۔ افترا علی اللہ۔ استہزاء عن آیات اللہ۔ اعمال بدنی میں نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ۔ اور اعمال مالی میں۔ زکوۃ۔ صدقات۔ قربانی وغیرہ۔ یہ پہلے حصہ کی نہایت مختصر اور مجمل فہرست ہے رہا دوسرا حصہ اسکی فہرست کی سمائی کہتے کئی جزو درکار ہیں الغرض الحقوق والفرائض بالکل نئے ڈھنگ اور نئے طرز کا نہایت مفید اور کارآمد دستور العمل ہے اس کا ایک نسخہ ہر شخص کے پاس ہو اور ہر مسلمان کے پاس نہو تو گیا گذرا ہر مسلمان خاندان میں تو ضرور ہو ورنہ پھر نہ کہنا کہ ہمکو کسی نے سنایا سمجھایا نہیں اور دہوکے تو سنیگا کون۔ وما علینا الا البلاغ المبین ٭

المشتہر

میرزا محمد عبد الغفار بیگ مالک افضل الاخبار دہلی پنجہ دہلی واقع حویلی اعظم خان۔

10458